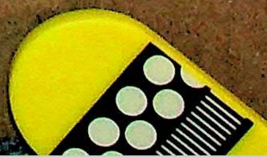
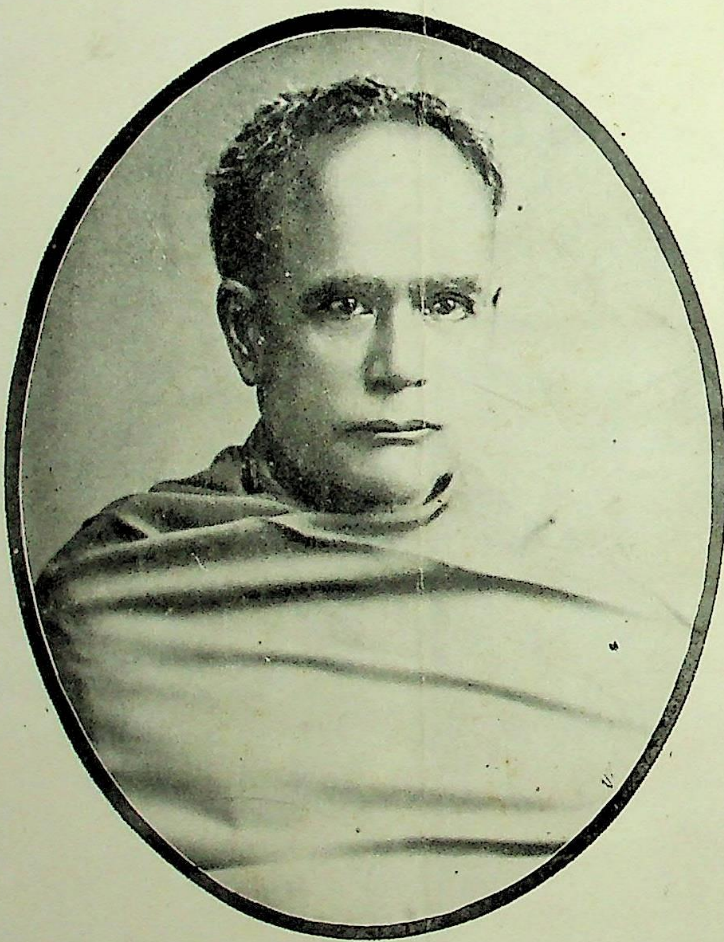




ISHWAR CHANDRA VIDYASAGAR.

Kuntaline Press, Calcutta.

دیباچہ

موجودہ زمانہ کی کم سن قابل رحم ہندو بیوگان کی حالت میرے بیان کی زیادہ تر محتاج نہین ہے - بدھوا بواہ کے جاری نہونے سے جو جو قومی و اخلاقی بُرائیاں ہماری سوسایٹی میں روز بروز پیدا ہوتی جاتی ہین وہ عوام الناس پر ظاہر ہیں - صغیر سنی میں شادی کے رواج نے اِن بُرائیوں کو اور بھی زیادہ کردیا ہے اور بال بدھواؤں کی تعداد کو بہت کچھ بڑھا دیا ہے - ہندوستان میں اون ہندو بیواؤں کا شمار جنکی عمر بیس۲۰ برس سے کم ہے گذشتہ خانہ شماری کے بموجب ۲۲۵۶۲ ہے -

چونکہ رسم بدھوا بواہ از روے شرتی - سمرتی - پران وغیرہ شاستر اجایز ہے پس ہر ایک درڑہ سناتن دھرمی کا فرض ہے کہ اصلاح قوم و ملکی ہمدردی کے لحاظ سے پنہ سنسکار کے امتناع کی رسم کو بیخ و بُن سے اوکھاڑنے میں دل و جان سے کوشش کرکے ابول بال بدھواؤں کو دوامی بیوگی کی مجبوری کی حالت سے آزاد کرنے اور اونکے دھنباد کا مستحق ہو -

میں نے بنابریں بدھواؤں کی غمزدہ و افسوسناک حالت پر ترس کھاکر اپنی بال بدھوا بہن شری متی گنگا دیئی کا پنر بواہ جو گیارہ سال کی عمر میں بیاہی گئی تھی اور شروع تیرھویں سال قبل از گونہ بیوہ ہوگئی بابو شب نراین اسٹوڈنٹ بی - اے - کلاس خلف جناب بابو بھولا ناتھ چودھری متوطن آگرہ سے جنکی پہلی بیوی قبل از گونہ فوت ہوگئی تھی اور اسوقت انکی عمر ۲۴ سال ہے اور میرے ہمقوم ہیں بتاریخ ۱۹ اپریل ۱۹۰۶ء مطابق بیساکھ سُدی پورنماشی سمبت ۶۱ ۹ بمقام کانپور عام جلسہ میں ہندو شاستر کی اگیا انوسار

کر دیا - اِس شادی میں شہر کانپور کے بڑے بڑے معززو اعلےٰ افسران سرکاری و بیرسٹران و وکلا، و دیگر مہذب و تعلیم یافتہ و نیز چند صاحبان اہل برادری بھی شریک تھے - اون صاحبان نے جنکو شاستر کے اصولوں سے واقفیت ہے اِس دھرم کاریہ کو بہت پسند کیا - لیکن بعض احباب و اہل برادری نے مختلف مقامات سے خصوصًا دہلی کے بھائیوں نے اِس دھرم سمبندھی کاریج پر سخت ناراضی ظاہر کی اور ہمیر اِس فعل کو خلاف شاستر قرار دیا - لہذا اون صاحبان کی تسلی و اطمینان کے واسطے یہ مختصر رسالہ جسمیں بہت سے ضروری اعتراضات کے جوابات بھی درج ہیں انکسار کے ساتھ خدمت میں پیش کر کے التماس کرتا ہوں کہ اگر سہوًا کسی مقام میں غلطی رہ گئی ہو یا کوئی دیگر فرو گذاشت ہو گئی ہو تو اوس سے اطلاع دیکر مجھے ممنون احسان فرمادیں فقط

الراقم قوم کا خادم
ڈاکٹر مراری لال از کانپور

پہلا باب

پرمان از روے وید و دھرم شاستر وغیرہ

شادی بیوگان کی بابت سب سے بڑا بھاری سوال اوّل یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا ہندو دھرم شاستر کی مستند پستکوں میں بیواؤں کی دوبارہ شادی کرنے کی اجازت ہے یا نہیں۔ سب سے بڑا بھاری ثبوت جو اس بارہ میں پیش کیا جا سکتا ہے اوّل وہ کلام وید مقدس ہے جسکے منتروں میں بدھواؤں کے شادی کرنے کی صاف آگیا ہے۔ دوئم۔ مختلف سمرتیاں جو دھرم شاستر کے نام سے مشہور ہیں اونمیں بھی وید کے احکام کی پابندی و بجا آوری صاف طور سے پائی جاتی ہے۔ سوم۔ پران و اتہاس وغیرہ کی کتابوں میں بھی بہت سی ایسی نظیریں پائی جاتی ہیں جو امر مذکورہ بالا کی صداقت کے ساتھ شہادت دیتی ہیں۔ چہارم۔ تنتر آدی شاستر جنکا حال کے زمانے میں پرچار ہے۔ پنجم۔ مشہور عالم فاضل ٹیکا کاروں و بھاش کاروں کی رائے ششم۔ موجودہ زمانہ کے سنسکرت داں دیسی و یورپین وِدوانوں کی راے کا خلاصہ۔ پس ہم دفعہ وار ذیل میں چند منتخب منتر و اشلوک وغیرہ درج کرتے ہیں جنکے مطالعہ سے لوگوں کے دل سے یہ بات بالکل اوٹھ جائیگی جو یہ کہتے ہیں کہ شاستر میں آگیا درکنار بدھوا بواہ کا ذکر تک بھی نہیں ہے۔

اوّل ویدک پرمان

उदीर्ष्व नार्य्यभि जीवलोकमितासुमेतमुपशेष एहि।
हस्तग्राभस्य दिधिषोस्त्वमेतत्पत्युर्जनित्वमभि सम्बभूथ॥

यजुर्वेद, तैत्तिरीय, आरण्यक; प्रपाठक ६. अनुवाक १. श्लोक १४.

ترجمہ ساین آچاریہ کرت:۔ اے استری۔ تو اس مرے ہوے پتی کے ساتھ

سو رہی ہے۔ اُٹھ۔ اور جیتے ہوئے پرانیوں کے گروہ کے آگے آو۔ تو کسی بدھوا سے ہاتھ پکڑنے والے (۱) پنربواہ کی اچھا والے پتی کی استری ہو۔

یجروید تیتریہ ارنیک۔ پرپاٹھک ۶ انوواک ۱ اشلوک ۱۴

نوٹ:۔ یہ منتر دیگر ویدوں میں بھی (رگ وید۔ شام وید۔ اتھروید) اور نیز اشولاین گرہ سوتر (۴-۲-۵۷) وبودھاین میں بھی پایا جاتا ہے۔

امرکوش کا مصنف تحریر کرتا ہے کہ جس طرح اس عورت کو جسنے دوبارہ شادی کی ہو پنربھو (पुनर्भू) و دِدھیشو (दिधिषू) کہتے ہیں — اس قسم کی عورت کے پتی کو بھی ددھیشو (दिधिषु) کہتے ہین

شرح اس منتر میں ایک اگنی ہوتری براہمن کی استری کی طرف خطاب ہے۔ قدیم زمانے کی رسم کے مطابق بدھوا اپنے مرحوم خاوند کے چتا کے بغل میں لیٹ جاتی تھی۔ قرابت مندوں میں سے کوئی اُسکو یہ منتر پڑھکر داہنے ہاتھ سے اوٹھاتا تھا اور اُسکے رشتہ داروں کے گروہ میں واپس لے آتا تھا۔ یہ منتر بدھوا بواہ کی خاص سند ہے اور ترجمہ جو اوپر لکھا گیا ہے وہ سایَن آچاریہ کرت ٹیکا کا لفظ بلفظ ارتھ ہے۔ جس حالت میں ایک اگنی ہوتری کی استری کو جسکے اولاد ہو چکی تھی دوبارہ شادی کرنے کی اجازت دی گئی تو بیکس بال بدھواؤں کی بابت جو اعتراض کیا جاتا ہے وہ محض بے بنیاد اور فضول معلوم ہوتا ہے۔

ایک رسالہ مصنفہ پنڈت راجہ رام شاستری جو بدھوا بواہ کے کھنڈن میں بنارس سنسکرت کالج کے پنڈتوں نے شایع کیا تھا اوسمیں لفظ جیو لوک (जीवलोक) کا ارتھ "مرتیو لوک سے پرتھک" کیا ہے۔ یعنی اس سنسار کو مرتیو لوک ٹھہرایا ہے لیکن ڈاکٹر راجیندر لال مترنے اسکی بخوبی تردید کی

(۱) पाणिग्राही = جو پُرش بواہ کرے

انگریزی زبان میں ڈاکٹر کا مترجمہ مشعل ماہو با دیہا کے فضیلت کا خطاب ہے ۱۲

اور ثابت کیا ہے کہ یہ امر کسی باقاعدہ سُوتر یا تمثیل سے سدھ نہیں ہوتا ہے۔ سایَن اچاریہ نے ایک مقام میں اسکا ارتھ "زندہ پُتر اور پوتر کا لوک"، کیا ہے۔ (دیکھو انڈو آرین جلد دوم صفحہ ۱۵۵)

नैकस्या बहवः सह पतयः ॥

ऐतिरीय ब्राह्मण, प० ३, ख० २२.

ارتھ:- ایک استری کئی پتی ایک ساتھ نہیں کرسکتی

ایتریہ براہمن پنچک ۳ کھنڈ ۲۲

شرح ۱- لفظ "سہ"، کے یہاں خاص معنی ہیں۔ نیل کنٹھ مہابھارت کے ٹیکاکار نے آدی پرب ادھیائے ۱۹۵ میں اسطرح تشریح کی ہے کہ لفظ "سہ"، اس ویدک منتر میں یہ مراد رکھتا ہے کہ ایک عورت کو کئی پتی ایک ساتھ ایکہی وقت میں منع ہے لیکن مختلف وقتوں میں مختلف پتیوں کا کرنا بیجا نہیں سمجھا گیا۔ نیز اس منتر کو مادھو آچارج نے پراشر سنگھتا کے ٹیکے میں بھی تحریر کیا ہے۔

कुहस्विद्दोषा कुहवस्तोरश्विना कुहाभिपित्वं करतः कुहोषतुः
को वां शयुत्रा विधवेव देवरं मर्य्यं न योषा कृणुते सधस्थ आ

ऋग्वेद अ० ७ अ० ८ व० १८ मं० २

ارتھ:- اے اشونی کمار- رات کو تم کہاں رہتے ہو- دن کو تم کہاں رہتے ہو- تمہارے رہنے کی جگہہ کونسی ہے- کون یگ کرنے والا تمکو ویدی پر بُلاتا ہے- جیسے بدھوا اپنے دوسرے پتی کو یا استری اپنے پتی کو اپنے شئیا پر بُلاتی ہے-

رگ وید- ۷- ۸- ۱۸- ۲

شرح اشلوک مذکورہ بالا سے صاف ظاہر ہے کہ پراچین زمانہ میں بدھواؤں کا

Indo Aryan Vol II page 155

اسنے دوسرے پتی کے ساتھ رہنا معیوب نہیں سمجھا جاتا تھا بلکہ اِنکے سوبھاگ کی نظیرًا تشبیہ دیجاتی تھی ۔

या पूर्व्वं पतिं वित्त्वा अथान्यं विन्दतेऽपरम् ॥
पंचौदनं च तावजं ददातो न वियोषतः ॥

अथर्व वेद. काण्ड ९, प्रपाठक २०, अनुवाक ३, मंत्र २७

ارتھ :- اِستری جسکا پہلا پتی مرگیا ہو اور پھر دوسرے پتی سے شادی کرے تو اج پنچودن یگ کرنے سے انکا آپس میں کبھی بچھوہا نہیں ہوگا ۔ اتھروید ۹-۲-۳-۲۷
مندرجۂ ذیل اِشلوک اور بھی زیادہ تر واضح ہے ۔

समानलोको भवति पुनर्भुवा परः पतिः ॥

अथर्व वेद-९-२०-३-मं० २८

ارتھ :- یہ دوسرا پتی پُنر بواہتا اِستری کے ساتھ ایک ہی لوک کو پراپت ہوتا ہے ۔
اتھروید ۹-۲۰-۳-منتر ۲۸ ۔

علاوہ بریں اتھروید ۹-۵-۲۹ میں درج ہے کہ :-

"ایسی بواہتا (بدھوا) اِستری اور پُرش گئو مع بچھڑا - سجیا - کپڑا - اور سونا دان کرنے سے سورگ میں سب سے اُتّم لوک کو پراپت ہوتے ہیں"

شرح :- سورگ لوک میں پراپت ہونیسے بڑھکر گرہست آشرم کے واسطے دوسری نعمت نہیں ہے - پھر یہ اطمینان کہ اِستری پُرش ایک ہی لوک میں رہینگے اِس سد آچار کی خوبی کو اور بھی دوبالا کردیتا ہے ۔

आराध्ये दिधिषु पतिं ॥

तैत्तिरीय ब्राह्मण ३-४-४.

ارتھ :- ارادھی دیوی کے نمت دھیشو پتی کے بلی دان کی آگیا دیگئی ہے ۔

تیتریہ براہمن ۳ - ۳ - ۴ -

شرح :- پراچین زمانے میں جب نرمیدھ یعنی انسان کی قربانی کا رواج جاری تھا اور دیوتاؤں کے مختلف یگوں میں براہمن چھتری ویش مرد عورت بچہ بلاتمیز خاص خاص حالتوں میں قربانی کیے جاتے تھے - اوس زمانے میں وید کے سوتروں کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس شخص کی قربانی جسنے بدھواسے شادی کی ہوا دھمی دیوی کو (جو کارج کے بندھ ہونے میں بادھا ڈالتی تھی) زیادہ تر مرغوب خاطر تھی - اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بدھوا بواہ کی رسم بہت ہی قدیم زمانے سے پائی جاتی ہے - اور نو ایجاد نہیں ہے جیسا بعض لوگ خیال کرتے ہیں -

نظایر مذکورہ بالا کے علاوہ مادھو گوبند راناڈے براہمن جج ہائی کورٹ بمبئی تحریر کرتے ہیں کہ رگ وید کے آٹھویں اشٹک میں ایک منتر ہے جو اکثر شادی کے موقع پر اچارن کیا جاتا ہے جسکا مطلب حسب ذیل ہے :-

"تیرا پہلا پتی چندرما تھا - اور بعد گندھرب تیرا پتی ہوا - اگنی تیرا تیسرا پتی تھا - اور جو پرش سے اُتپت ہونگے وہ تیرے چوتھے پتی ہونگے"

شرح :- منتر مذکورہ بالا سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایک کنیا متواتر تین دیوتاؤں کی استری ہو کر چوتھے بار پرش کی استری ہوتی ہے - لیکن اصلی منتر میں یہ الفاظ "جو پرش سے اُتپت ہونگے" صیغہ جمع میں استعمال کیے جانے کی وجہ سے خاص خصوصیت رکھتے ہیں - اور یہ منشا ظاہر کرتے ہیں کہ انسان سے یکے بعد دیگرے یعنی ایک خاوند کے مرجانے کے بعد دوسرے خاوند سے متواتر شادی ہو سکتی ہے -

یہ امر کہ بدھواؤں کا پنر بواہ ویدک زمانے میں ایک قومی رواج سمجھا جاتا تھا بہت سے دلائل سے ثابت ہو سکتا ہے۔ منجملہ انکے سب سے بڑی بھاری دلیل یہ ہے کہ سنسکرت زبان میں قدیم زمانے سے ایسے الفاظ پائے جاتے ہیں مثلاً "ددھیشو" وہ آدمی جسنے بدھوا سے شادی کی ہو" پر پوروا " (परपूर्वा) وہ عورت جسنے دوسرا پتی کیا ہو پونر بہو وہ پُتر جو بدھوا کے دوسرے پتی سے پیدا ہوا ہو۔

باوجود بدھوا بواہ کھنڈن کرنے والوں کے خلاف میں وید کا بچن تلاش کرنے کی تمامتر کوششوں کے اُنکو پتہ لگاتے لگاتے صرف ایک منتر ملا ہے جسکو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:-

यदेकस्मिन् यूपे द्वे रशने परिव्ययति तस्मादेको द्वे जाये विन्देत।
यन्नैकां रशनां द्वयोर्यूपयोः परिव्ययति तस्मान्नैका द्वौ पती विन्देत

तैत्तिरीय यजुर्वेद संहिता, अ० ६ अ० ६ प्र० ४ अ० ३

اَرتھ:- جیسے ایک جوے میں دو رسیاں باندھی جاسکتی ہیں۔ اسی طرح سے ایک مرد دو عورتوں سے شادی کر سکتا ہے۔ پر جیسے ایک رسی دو جوؤں میں نہیں باندھی جاسکتی۔ اسیطرح ایک استری دو پتی سے بیاہ نہیں کر سکتی۔

تیتریہ۔ یجُروید سنگھتا۔ اشٹک ۶۔ ادھیا ۶۔ پرپاٹھک۔ انوواک ۳۔

شرح:- مخالفین نے اِس منتر سے کہ "ایک استری دو پتی کو نہیں بیاہ سکتی" یہ نتیجہ نکالا ہے کہ بدھوا بواہ وید برودھ ہے۔ لیکن وید کے اس منتر کا اصلی مطلب یہ نہیں ہے۔ منتر مذکورہ بالا سے یہ مراد ہے "جیسے کہ ایک جوے میں دو رسیاں ایک ساتھ ہی باندھی جاسکتی ہیں اسی طرح سے ایک آدمی ایک ہی وقت میں دو استری بیاہ سکتا ہے۔ اور جسطرح

ایک رسّی دو مختلف جوے میں ایک ہی وقت میں نہیں باندھی جاسکتی ہے - اسی طرح ایک عورت ایک ہی وقت میں دو پتی نہیں کرسکتی"
اِس سے یہ مراد نہیں سمجھنی چاہیے کہ خاوند کے مرنے کے بعد استری اپنا پنر بواہ نہیں کرسکتی بلکہ ایک پتی کی حیات میں دوسرا پتی کرنا منع ہے - یہ منتر وید کے مفصلہ ذیل منتر नैकस्या बहवः सह पतयः کی تائید کرتا ہے جسکو نیلکنٹھہ مہابھارت کے ٹیکاکارنے سدھ کیا ہے -

دوم - پرمان ازروے سُمرتی یعنی دھرم شاستر

دفعہ اوّل میں یہ امر اچھی طرح سے سِدّھ کردیا گیا ہے کہ مختلف ویدوں کے منتروں سے بدھوا بواہ کی آگیا پوری طرح سے ثابت ہے - لیکن چونکہ قوانین دھرم شاستر کا لوکک آچار و بیوہار میں زیادہ تر رواج ہے اسلیے چند چیدہ و مختصر اشلوک مستند دھرم شاستروں سے اس ثبوت کے حوالہ میں دینا جس سے عوام الناس کو پورا پورا یقین آجاے مناسب خیال کرتے ہیں - مفصلہ ذیل سُمرتی مشہور و مستند دھرم شاستروں میں داخل ہیں :-

مَنو	اَترِی	بِشنو	ہاریت
یاگوَلکیہ	اُشناہ	اَنگِرا	یَم
آپستمب	سمبرت	کاتیاین	برہسپتی
پراشر	ویاس	شنکھہ	لِکھِت
دکشش	گوتم	شاتاتپ	بششٹھہ

اِن میں سے بہت سی سُمرتیوں میں بدھوا بواہ کے بارہ میں کافی ثبوت پاے جاتے ہیں جو ناظرین کی خدمت میں پیش کیے جاتے ہیں - ایک بات یہ بھی

قابل غور ہے کہ آیا وہ کل احکام وو دھرم جو ان دھرم شاستروں میں ہدایت کیے گئے
ہیں یکساں سب جگوں کے واسطے مقرر کیے گئے ہیں یا پرتھک پرتھک خاص
جگوں کے واسطے - اس سوال کا جواب منو کے دھرم شاستر کے پہلے ادھیاے
کے مفصلۂ ذیل اشلوک میں اسطرح لکھا ہے —

अन्ये कृतयुगे धर्म्मास्त्रेतायां द्वापरेऽपरे ।
अन्ये कलियुगे नृणां युग ह्रासानुरूपतः ॥

मनुस्मृति अध्याय १, श्लोक ८५.

ارتھ: - جگوں کے انوسار منش کا پرشارتھ کم ہونے کی وجہ سے ست جگ کے دھرم
اور ہیں اور تریتا کے دوسرے - دواپر کے دھرم اور ہیں اور کلجگ کے دوسرے
یعنی وہ دھرم جو ست جگ میں برتے جاتے تھے انپر اب کلجگ میں عملدرآمد نہیں
ہو سکتا - کیونکہ کلجگ کے آدمی اور جگوں کی نسبت بدھی اور بل میں بہت کمزور
ہیں - پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کلجگ کے دھرم کس خاص دھرم شاستر میں
ملتے ہیں - اسکو مفصلۂ ذیل اشلوک سے جو پراشر سنگھتا کے پہلے ادھیاے میں درج
ہے حل کرتے ہیں -

कृते तु मानवा धर्म्मास्त्रेतायां गौतमाः स्मृताः ।
द्वापरे शांख लिखिताः कलौ पाराशराः स्मृताः ॥

पराशर संहिता, अध्याय १, श्लोक २४.

ارتھ: - وہ دھرم جو منو کے شاستر میں درج ہیں ست جگ کے متعلق ہیں - وہ جو گوتم کے شاستر
میں درج ہیں تریتا کے متعلق ہیں - وہ جو شانکھ اور لکھت کے شاستر میں درج ہیں دواپر
کے متعلق ہیں - اور وہ جو پراشر کے شاستر میں درج ہیں کلجگ کے متعلق ہیں -

[1] مہابھارت کے بارہویں پرب - ادھیاے ۲۳۲ - اشلوک ۲۷ میں بھی اس قول کی تائید کی گئی ہے۔

پراشر سنگھتا ادھیاے اوّل اشلوک ۲۴-

تحریر مذکورہ بالا سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ست جگ میں قوانین منو-تریتا میں قوانین گوتم دواپر میں قوانین سانکھ اور لکھت اور کلجگ میں جہاں سمرتی کاروں کی راے میں اختلاف ہو قوانین پراشر کو ترجیح دی گئی ہے-اور یہ امر کہ پراشر مہاراج کا کلام کلجگ سے خاص تعلق رکھتا ہے پراشر سنگھتا کے پہلے ادھیاے کے مفصلہ ذیل ترجمہ سے اچھی طرح واضح ہوگا-

"پراچین کال میں رشی لوگ بیاس دیو سے اسطرح مخاطب ہوے-ہے ستوتی کے پتر! کرپا کرکے کلجگ کے دھرم اور آچار برنن کیجیے-بیاس دیو رشیوں کا یہ بچن سنکر بولے-چونکہ میں سب تتّووں کا جاننے والا نہیں ہوں-میں کل دھرم کس طرح بیان کرسکتا ہوں-میرے پتا سے اس بارہ میں پوچھنا چاہیے-رشی لوگ بیاس دیو کے ساتھ پراشر کے آشرم میں آئے-بیاس دیو اور رشیوں نے پرنام کیا-پھر پرکرما کی اور ہاتھ جوڑ کر پراشر کی استوتی کی-مہان رشی پراشر نے انکا ستکار کیا-اور انکی کشل منگل پوچھی-ازاں بعد بیاس دیو نے کہا-اے پتا میں نے آپ سے ست جگ تریتا اور دواپر کے دھرم منو وغیرہ کے کہے ہوے سنے ہیں-کل دھرم ست جگ میں اتپت ہوے اور کلجگ میں نشٹ ہوگئے-اسلیے کرپا کرکے چار برنوں کے سادھارن دھرم برنن کیجیے-بیاس کا بچن سنکر پراشر منی بستار کے ساتھ کلجگ کا دھرم کہنے لگے"

طول کے خیال سے مول اشلوک درج کرنے سے معذور ہیں-

اور نیز دوسرے ادھیاے کے شروع میں بھی مفصلہ ذیل اشلوک درج ہیں جسمیں پراشر بھگوان نے کہا ہے کہ میں خاص کلجگ کے دھرم بیان کرونگا-

अतः परं गृहस्थस्य धर्म्माचारं कलौ युगे ।

धर्म्मं साधारणं शक्यं चातुर्वर्ण्याश्रमागतम् ॥

सं प्रवक्ष्याम्यहं पूर्व्वं पराशर वचो यथा ॥

पराशर संहिता अध्याय २.

ارتھ:- اب میں کل دھرم اور آچار برن کرونگا جیسے کلجگ میں گرہست کو چلنا چاہیے۔
میں پہلے چار برن اور آشرموں کے سادھارن دھرم بیان کرونگا جنکو پراشر نے برن کیا تھا۔

پراشر سنگھتا ادھیائے ۲

اشلوک مذکورہ بالا کے ملاحظہ کرنے سے ناظرین کو ذرا بھی شک کا مقام باقی نہیں رہیگا کہ پراشر سنگھتا کلجگ کا خاص دھرم شاستر ہے۔ اب ہمکو دیکھنا چاہیے کہ بدھوا بواہ کی بابت پراشر بھگوان نے کلجگ میں کیا آگیا دی ہے۔

پراشر سمرتی

नष्टे मृते प्रव्रजिते क्लीवे च पतिते पतौ ।
पञ्चस्वापत्सु नारीणां पतिरन्यो विधीयते ॥
मृते भर्त्तरि या नारी ब्रह्मचर्य्ये व्यवस्थिता ।
सा मृता लभते स्वर्गं यथा ते ब्रह्मचारिणः॥
तिस्रः कोट्योऽर्द्ध कोटी च यानि लोमानि मानवे।
तावत् कालं वसेत् स्वर्गे भर्त्तारं यानुगच्छति ॥

पराशर- स्मृति:, चतुर्थ अध्याय, श्लोक २८-३०

ارتھ:- اگر خاوند کا پتہ نہ ملے - مرجاے - سنیاسی ہوجاے - مخنث ہو یا پتت ہوجاے - تو ان پانچ آفتوں میں دوسرا پتی ہونا چاہیے - پتی کے مرجانے پر جو عورت برہمچرج دھارن کرلیتی ہے وہ مرکر سورگ کو جاتی ہے جیسے برہمچاری جاتے ہیں - اور جو پتی کے ساتھ ستی ہوجاے تو وہ جتنے انسان کے بدن پر روم ہیں اوتنے کال تک سورگ میں رہتی ہے (یعنی ساڑھے تین کروڑ برس تک) پراشر سمرتی ادھیائے ۴ - اشلوک ۲۸ - ۲۹ - ۳۰

شرح - اِس پرکرن میں پراشر بھگوان نے تین باتیں دکھلائی ہیں اوّلاً یہ کہ یا تو استری دوسرا پتی قبول کرے دوم یہ کہ وہ برہمچرج اختیار کرے سوم یہ کہ وہ ستی ہو جاوے اِن میں استری کو اختیار ہے کہ جو پکش چاہے قبول کرے - لیکن برہمچرج سے رہنا اِس زمانے میں کم سِن بیواؤں کے واسطے بہت مشکل ہی نہیں بلکہ غیر ممکن ہے - ستی ہونے کی قانوناً ممانعت ہے - اِسلیے مناسب یہی معلوم دیتا ہے کہ حسب منشاے احکام شری پراشر بھگوان بدھوا بواہ کی رسم کو جاری کیا جاوے -

اشلوک مذکورہ بالا پر مخالفین کے اعتراضات کا کھنڈن

(۱) ہمارے مخالفین کا یہ اعتراض کہ پراشر مذکورہ بالا اشلوکوں کے پہلے دو پد باگدتا (वाग्दत्ता) یعنی جس کنیا کی سگائی ہونے کے بعد برَ مر گیا ہو اُسکی شادی کی بابت آ گیا دیتے ہیں اور بیاہتا استریوں سے کچھ علاقہ نہیں رکھتے ٹھیک نہیں معلوم ہوتا ہے - کیونکہ پراشر کے اِس اشلوک کے اَرتھ سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ یہ باگدتا کنیا سے کچھ بھی علاقہ رکھتے ہوں جبکہ صاف اِسمیں لفظ "नारीणां" یعنی "استریوں کو" موجود ہے - ماسواے اِسکے مادھوا چارج ٹیکا کار نے جو کلجگ میں بدھوا بواہ کے خلاف ہے اِس امر کی اچھی طرح سے تصدیق کی ہے کہ پراشر نے پانچ مذکورہ بالا آپتیوں میں استری کے پنر بواہ کو جایز رکھا ہے - علاوہ بریں یہ اشلوک نارد سمرتی میں بھی پایا جاتا ہے جہاں اِس اشلوک کے آخر میں دکھایا گیا ہے کہ مختلف برن کی استریوں کو اگر خاوند مفقود الخبر ہو جاوے تو ایک میعاد مقررہ تک انتظار کر کے دوبارہ شادی کر لینی چاہیے - اگنی پران اور دیگر متعدد دیہ میں بھی یہ اشلوک آیا ہے جنکے مولفوں نے پنر بواہ کے متعلق اِنکو

لکھا ہے۔ پس ایسی حالت میں باگیّتا سے جو لوگ اِس اشلوک کو منسوب کرتے ہیں یہ اُنکا کہنا محض غیر واجب ہے۔ بلکہ موجودہ زمانے کی رسم کے بموجب روز دیکھنے میں آتا ہے کہ زبانی بچن تو درکنار بعض اشخاص با وجودیکہ تِلک تک کی رسم بھی ادا ہو جاتی ہے اوسپر بھی بعض حالتوں میں اگر بَر مُتموّل ملے یا اور کوئی وجہ ہو تو پہلے بر کو چھوڑ کر دوسرے بَر کے ساتھ شادی کر دیتے ہیں۔

(۲) بعض یہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ اشلوک نیچ جاتی سے متعلق ہے لیکن لفظ "प्रव्रजित" جسکے معنی سنیاسی کے ہیں صرف دوِج جاتی سے علاقہ رکھتا ہے کیونکہ دوِج کے سوا شودروں کو سنیاس دھارن کرنیکا ادھکار نہیں دیا گیا ہے اسلیے یہ اشلوک خاص اونچے برنوں کی جاتی کے لیے مخصوص ہے۔ اور شودروں سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا۔ ناظرین پر یہ بھی واضح رہے کہ مادھو آچاریہ پراشر کے ٹیکاکار نے کسی مقام میں نیچ جاتی کے متعلق اِس بچن کی بیوستھا نہیں دی ہے۔

(۳) مخالفین میں سے بعض اپنے خیالات کی تیز پروازی سے دوسرے پد کے لفظ "पति" کے معنی محافظ۔ رَکشک۔ یا ولی قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مذکورہ بالا حالتوں میں دوسرا مُربی کرنا لکھا ہے۔ اِسکی تردید اِس طرح پر کیجا سکتی ہے کہ پہلے پد میں جو لفظ پتی ہے اور جسکے معنی خاوند کے ہیں دوسرے پد کے لفظ "پتی" کے اگر معنی مُربی یا ولی کے قرار دیے جائیں تو لفظ "अन्य" یعنی دوسرے کا زور بالکل زایل ہو جاتا ہے اور معنی بالکل غیر مفہوم ہو جاتے ہیں۔ لفظ دوسرا یہاں پر خصوصًا بمقابلہ پہلے کے لایا گیا ہے۔ اور جب پہلے کے معنی خاوند کے ہیں تو دوسرے کے معنی بھی خاوند کے ہونگے ولی کے نہیں ہو سکتے۔

مسٹر جسٹس مہادیو گوبند رانا ڈے براہمن جج ہائیکورٹ بمبئی لکھتے ہیں کہ اگر دوسرے پد میں لفظ پتی کے معنی رَکشک یا مُربّی یا محافظ کے لیے جائیں تو

کیا مخنث آدمی جو سوائے ایک خاص حاجت براری کے دنیا کے اور سب کام اچھی طرح سے کر سکتا ہے اپنی بیاہتا بیوی کا محافظ نہیں ہو سکتا۔ اسلیے پتی کے معنی یہاں پر محافظ کے قایم کرنے صریح غلطی ہے۔

نارد سنگھتا کے بارھویں ادھیائے اشلوک ۱۱ لغایت ۱۸ میں جہاں چودہ قسم کے مخنثوں کا ذکر ہے صاف لکھا ہے کہ اگر خاوند چار قسم کے مخنثوں میں سے کسی قسم کا مخنث ہو تو استری کو سماگم ہونیکے بعد بھی پتی کو چھوڑ دینے کا اختیار ہے۔ اگر خاوند اکشپت یا موگھ بیج جو اوپر کے چار قسم کے علاوہ ہیں ثابت ہو تو چھ ماہ آزمایش کرنے کے بعد دوسرا پتی کرنا واجب ہے ان اشلوکوں کو بدھوا بواہ سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ لیکن چونکہ مخالفین میں سے بعض اس امر پر بڑا زور دیتے ہیں کہ لفظ پتی کے معنی مربی یا ولی یا محافظ کے ہیں۔ ان اشلوکوں سے اور جو اشلوک اوپر درج کئے گئے ہیں ذرا بھی شک باقی نہیں رہتا کہ لفظ پتی کے خاوند کے سوائے دوسرے معنی ہرگز نہیں ہو سکتے۔ جب اصلی اشلوک میں صاف درج ہے کہ اگرچہ استری کے ساتھ سہ گمن کیا ہو یعنی (कृते) تو بھی وہ پتی کرم (یعنی فرایض خاوندی کے بجالائے) کے جوگ (विपतिकर्मणि) نہیں ہے۔ اور اسلیے دوسرا پتی یعنی خاوند کرنا واجب ہے۔ تب پتی کے معنی ولی کے کیونکر ہو سکتے ہیں۔

علاوہ بریں منو۔ نارد۔ یم۔ وشسٹ۔ برہسپتی و دیگر شاستر کاروں نے لفظ پتی کی اس طرح تشریح کی ہے۔ "نہ صرف بر کے ہاتھ میں جل دینے سے نہ منہ سے بچن اچارن کرنے سے۔ بر پتی یعنی کنیا کا خاوند کہلاتا ہے۔ بلکہ کنیا کا ہاتھ پکڑ کے ساتویں پھیرے کو پورا کرنے سے جو کہ بر کنیا ساتھ لیتے ہیں بر نشچے پتی ہوتا ہے"۔ لفظ پتی کے مذکورہ بالا تعریف سے یہ اچھی طرح ثابت ہو گیا

کہ پتی کے معنی اس جگہ ولی اور محافظ کے نہیں ہو سکتے۔

(۴) بعض یہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ بچن پراشر کا نہیں ہے بلکہ شنکھہ کا ہے کیونکہ اس سے پہلا جو اشلوک ہے اوسمیں شنکھہ کا بچن پایا جاتا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ دوسرا اشلوک بھی شنکھہ کا ہے محض غلط ہے۔ کیونکہ شنکھہ سمرتی میں اس اشلوک کا نام ونشان تک بھی نہیں پایا جاتا ہے۔

(۵) بعض یہ کہتے ہیں کہ اس اشلوک میں پنر بواہ کا بدھان نہیں بلکہ نشیدھ ہے اور اسکی دلیل میں یہ امر پیش کرتے ہیں۔

"पति रन्यो ऽविधीयते।"

اس میں 'अविधीयते' ایسا پدچھید ہے۔ یعنی 'विधीयते' کے پہلے 'अ' نفی کا لگاکر معنی نشیدھ کے نکالتے ہیں۔ لیکن یہ اسنگت ہے۔ کیونکہ 'आख्यातिक क्रिया' کے ساتھ 'नञ्‌समास' نہیں ہوتی ہے۔ اور اگر 'अविधीयते' کے 'अ' کو 'अव्यय' مانیں تو پھر سندھی کے قاعدے سے خلاف ہوتا ہے۔

(۶) بعضوں کا یہ اعتراض ہے کہ اس اشلوک میں لفظ 'पतौ' بیاکرن کی بیھگتی کے قاعدے سے سدھ نہیں ہو سکتا۔ ڈاکٹر رام کرشن گوپال بھنڈارکر پی ایچ۔ ڈی۔ ایل۔ ایل۔ ڈی۔ کو قلمی جین دھرم کی پستکوں کی تلاش میں گیارھویں صدی کی ایک پستک ہاتھہ لگی جسکا نام "دھرم پرکشا" ہے۔ اس جین پستک میں ایک براہمن کا جو بنارس میں پڑھتا تھا قصہ درج ہے کہ وہ ۳۵ برس کی عمر کے بعد اپنے گانوں میں واپس آیا۔ لیکن افلاس کی وجہ سے وہ کنیا کے ساتھہ بواہ نہ کر سکا۔ زاں بعد وہ ایک جین پنڈت کے پاس گیا۔ اسنے اسکو بیوہ سے شادی کرنے کا مشورہ دیا۔ اور جب براہمن اس تجویز کو سنکر تامل وپس وپیش کرنے لگا تب جینی پنڈت نے اسکو اس پراشر کے اشلوک کا حوالہ دیا جو جین مت

کی پشتک میں اسطرح درج ہے۔

पत्यौ प्रव्रजिते क्लीबे प्रनष्टे पतिते मृते।

دوسرا پد اس اشلوک کا پراشر اور جین مت کی پشتک میں یکساں ہے۔ اس پشتک کے ملجانے کا بڑا بھاری لابھہ یہ ہوا کہ وہ دقت جو پونا کے مباحثہ میں پنڈتوں نے لفظ पतौ کے قواعد کے گردان کی رو سے غیر مکمل ہونے کے باعث پیش کی تھی وہ جین پشتک میں لفظ पत्यौ ملجانے سے بالکل رفع ہو گئی۔ اور یہ اعتراض انکا غیر واجب ثابت ہوا۔

(۷) بعض پراشر کے اس اشلوک میں لفظ پتی کے معنی "सन्तानोत्पादक" (اولاد پیدا کرنے والا) کے کر کے اسکو نیوگ سے منسوب کرتے ہیں۔ لیکن اسمیں جو لفظ 'नारीणां'، ہے وہ باتخصیص نہیں ہے کہ آیا ناری یعنی عورت بے اولاد ہو یا با اولاد ہو۔ کیونکہ پراشر مذکورہ بالا پانچ خاص حالتوں میں دوبارہ شادی کرنیکی عام اجازت دیتے ہیں قطع نظر اسکے کہ اولاد پیدا ہوئی ہو یا نہوئی ہو۔ پس ایسی حالت میں جب کہ پراشر کی پنربواہ کے مادہ میں عام آگیا ہے تو اس اشلوک کو نیوگ سے منسوب کرنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ اگر اولاد ہو چکی ہے تو نیوگ ناجایز ہے۔

نوٹ۔ ناظرین رسالہ ہذا پر واضح ہو کہ نیوگ اور بدھوا بواہ دو مختلف رسم ہیں اور ایک کو دوسرے سے کچھہ سروکار اور علاقہ نہیں ہے۔ نیوگ کے لغوی معنی مقرر کرنے کے ہیں۔ بعض شاستر کاروں نے لکھا ہے کہ خاوند کی زندگی میں اگر اولاد نہ ہوتی ہو یا خاوند کے مرجانے بعد اگر اولاد نہ پیدا ہوئی ہو تو کٹمبھہ یا جاتی کے بزرگ لوگ ایسی حالت میں دیور یا کسی دوسرے سگوتر کو مقرر کر دیتے تھے کہ اوس سے سہاگن یا بدھوا استری ایک پتر اور بعض حالتوں میں دو پتر اتپن کرا وے۔ اور اگر وہ عورت

بیوہ ہو تو سنتان ہو جانے کے بعد حالت بیوگی میں رہے۔ اور وہ
اولاد بدھوا اور سہاگن استری کے اصلی خاوند کی اولاد سمجھی جاتی تھی
نیوگ کرتا کی نہیں۔ اسکی نظیریں شاستر میں بہت سی ملتی ہیں۔
مثلاً شری وید ویاس جی سے جو امبا اور امبالکا کے پیٹ سے پانڈو
اور دھرتراشٹر پتر ہوئے وہ شیترج (क्षेत्रज) پتر تھے۔ اور راجہ شانتنو
کے اولاد کہلاتے ہیں۔ وید ویاس جی کے نہیں۔ پانڈو کی استری
کنتی اور مادری کے جو پانچ پتر یعنی جدھشٹر بھیم ارجن نکل
اور سہدیو پیدا ہوئے اور جو پانچوں پانڈوں کے نام سے مہابھارت
میں مشہور ہوئے انکی اتپتی بھی اصل میں نیوگ سے ہوئی ہے جنکا
اتہاس مہابھارت میں درج ہے۔ موجودہ زمانہ کے خیالات کے
مطابق رسم نیوگ اچھی نہیں سمجھی جاتی۔ بلکہ عورت کی دوبارہ شادی
ہونی شاستر وکت خیال کرکے موجودہ سماج کی حالت کے زیادہ تر
موافق معلوم ہوتی ہے۔

(۸) بعض یہ اعتراض کرتے ہیں کہ استریوں کے پنر بواہ کے وشے میں
مادھواچارج نے لکھا ہے کہ پراشر کا مذکورہ بالا بچن یگانتر یعنے کلجگ کے سوا
دوسرے جگ سے علاقہ رکھتا ہے۔ اس بارے میں ناظرین کو ملاحظہ کرنا چاہیے
کہ خود مادھواچارج نے فرمایا ہے۔

(اول) सर्व्वेष्वपि कल्पेषु पराशर स्मृतेः
कलियुग धर्म्म पक्ष पातित्वात ॥

माधवाचार्य्य वचन।

ارتھ۔ پراشر سنگھتا کا خاص مقصد یہ ہے کہ سب کلپوں میں سے کلجگ کا دھرم نروپن کیا جا

(دوم) علاوہ بریں نند پنڈت نے لکھا ہے۔

दत्त पदं कृत्रिमस्याप्युपलक्षणम् औरसः क्षेत्रजश्चैव दत्तः कृत्रिमकः सुत इति कलि धर्म्म प्रस्तावे पराशरस्मरणात्।

नन्द पण्डित.

ارتھ - کیول دتک پد ہے لیکن کرترم پُتر کا بھی لحاظ رکھنا ہوگا ... ... اسی غرض سے پراشر نے جس باب میں کلجگ کا دھرم بیان کیا ہے کرترم پُتر کی بھی بدھی تحریر کی ہے -

نوٹ - پراشر کا یہ بچن چوتھے اُدھیائے میں ہے اسلیے حسب رائے نند پنڈت چوتھا باب جسمیں پنربواہ کا بھی ذکر ہے کلجگ کا دھرم نروپن کرتا ہے -

(سوم) بھٹوجی دیکشت نے کہا ہے -

न च कलि निषिद्धस्यापि युगान्तरीय धर्मस्यैव नष्टे मृते इत्यादि पराशर वाक्यं प्रतिपादकमिति वाच्यं कलावनुष्ठेयान् धर्म्मानेव वक्ष्यामीति प्रतिज्ञाय तद् ग्रन्थ प्रणयनात् ॥

भट्टो जी दीक्षित कृत चतुर्विंशति स्मृति व्याख्या.

ارتھ - پراشر کے "نشٹے مرتے" وغیرہ بچن کو یگانتر دھرم کے بابت بدھان کرکے کلجگ میں نشیدھ کیا گیا ہے - یہ بات کیونکر ہو سکتی ہے - کیونکہ پراشر نے یہ پرتگیا کرکے کہ میں کلجگ کا دھرم برنن کرونگا پراشر سنگھتا مرتب کی ہے -

نوٹ - بھٹوجی دیکشت نے بواہ کے متعلق بچنوں کو بچارنے کے سمے یہ رائے تحریر کی ہے چنانچہ اونکی رائے کے مطابق آغاز سے انجام تک پراشر سنگھتا میں کلجگ کے دھرم برنن کیے گئے ہیں

چہارم اگر پراشر کے پنربواہ سمبندھی بچنونکو مادھواچارج کی رائے کے مطابق مان لیا جائے کہ وہ کلجگ سے علاقہ نہیں رکھتے تو بھر برہمچرج سادھن کرنا اور ستی ہونا بھی جنکا ذکر

اِن بچنوں میں ہے کلجگ کے واسطے منع سمجھا جائیگا۔ اور ایسی حالت میں مول اشلوک کا مطلب بالکل فوت ہو جائیگا اور خود مادھواچاریج کی ٹیکا غیر مفہوم اور بے معنی ہو جائیگی کیونکہ یہ امر غیر ممکن ہے کہ ایک بچن کے تین احکام میں سے ایک کا علاقہ دوسرے جگ سے ہو اور دو کا تعلق کلجگ سے باقی رہ جاے ایسی حالت میں بدھواؤں کا برہمچرج ساد ھن کرنا بھی کلجگ میں نشیدھ سمجھا جائیگا۔ یہ امر خود مادھواچاریج کی راے میں تناقص پیدا کرتا ہے۔ اور ناظرین خود انصاف کر سکتے ہیں کہ کہاں تک پراشر سنگھتا کا اصلی مطلب ظاہر کرنے میں یہ عالم کامیاب ہوا ہے۔

پنجم مادھواچاریج نے خود یہ بھی ایک مقام میں تحریر فرمایا ہے "یہ امید بہت کم ہوتی ہے کہ کلجگ میں سادھارن پُرشوں کی طبیعت کا میلان اُن دھرموں کی بجا آوری کی طرف ہو جنکا انجام کرنا دقت طلب ہے۔ اسلیے پراشر نے کلجگ کے واسطے ایسے دھرم مقرر کیے ہیں جنکی تعمیل بآسانی ہو سکے"

پنر بواہ خاص آپتی کی حالت میں ایک سادھارن دھرم خیال کرکے پراشر نے بدھواؤں کو پنہ سنسکار کی آگیا دی ہے۔ کیونکہ برہمچرج کا سادھن کلجگ میں کٹھن ہے۔ بہت کم یہ دھرم سادھن کر سکتی ہیں سویم ستی ہونا اوس سے بھی زیادہ تر دشوار ہے۔ اس غرض سے بلحاظ تقاضاے بشریت پراشر نے ازراہ انصاف پرستی یہ نیم مقرر کیا۔ لیکن اگر پنہ سنسکار جو سب سے زیادہ آسان دھرم ہے دوسرے جگ کے واسطے سمجھا جاے اور ستی ہونا اور برہمچرج سادھن کرنا جو بہت مشکل کام ہے خاص کلجگ کے واسطے سمجھا جاے تو ایسا مطلب پراشر کے ہی کلام کے برودھ نہیں ٹھہرتا ہے بلکہ مادھواچاریج خود اپنے کلام سے آپ قائل ہوتا ہے کیونکہ یہ سدھ ہو چکا ہے کہ کلجگ میں بمقابلہ دیگر جگوں کے لوگ بُدھی اور بل میں کم ہونگے۔ پس یہ ہرگز سمجھ میں نہیں آسکتا کہ ایک آسان طریقہ چھوڑ کر لوگوں کی

کمزور نسل کو ایک دقت طلب اور دشوار پسند راستے پر چلنے کو مجبور کیا جاے -

اوپر کی بحث سے مفصلہ ذیل نتیجہ نکلتا ہے :-

اوّل — یہ راے مول سنگھتا کے معنی اور منشاء کے خلاف ہے -

دوم — یہ راے خود مادھواچارج کے بھاشّ کے برعکس ہوتی ہے -

سوم — مادھواچارج نے آدی پُران کی سند پر یہ نتیجہ نکالا ہے لیکن وہ اشلوک جو مادھواچارج نے نقل کیا ہے پُران مذکورہ بالا میں دستیاب نہیں ہوتا

چہارم — اگر پُران مذکورہ بالا کے اشلوک کو اصلی مان بھی لیا جاے تو سُمرتی کے مقابلے میں پُران کا بچن نظیراً اسند نہیں مانا جائیگا - اسکو بیاس جی نے سِدھ کیا ہے -

پنجم — خاص قاعدہ عام قاعدے پر حاوی نہیں ہوتا - یہ خاص آپت کال کا دھرم نروپن کیا گیا ہے - لہٰذا دلایل مذکورہ بالا کی رو سے یہ ماننا کہ پُنر نواہ سمبندھی پراشر کا بچن کلجگ سے علاقہ نہیں رکھتا کسی حالت میں سِدھ نہیں ہوتا ہے (اسکی مفصل بحث وِدّیا ساگر کے بنگلہ رسالہ کے صفحہ ۱۴۶ لغایت ۱۶۰ میں درج ہے)

نوٹ :- سری یت پنڈت راجا رام شاستری پروفیسر بنارس کالج نے بھی مادھواچارج کی غلطی کا سہارا پاکر اپنے رسالہ میں خلاف راے ظاہر کی ہے لیکن کوئی معقول دلیل سے سدھ نہیں کرسکے -

پراشر سُمرتی کے علاوہ اور بھی دھرم شاستروں میں بدھوا بواہ کی آگیا پائی جاتی ہے - منو سُمرتی -

या पत्या वा परित्यक्ता विधवा वा स्वयेच्छया
उत्पादयेत पुनर्भूत्वा स पौनर्भव उच्यते ॥

सा चेदक्षतयोनिः स्याद् गतप्रत्यागतापि वा।
पौनर्भवेन भर्त्रा सा पुनः संस्कार मर्हति ॥

मनुस्मृति अध्याय ९ श्लोक १७५-१७६

ارتھ :- جس عورت کو پتی نے ترک کر دیا ہو یا بدھوا ہو گئی ہو اپنی اچھا سے دوبارہ شادی کرکے جو سنتان پیدا کرے اُسے پونربھو کہتے ہیں - اگر وہ استری اکشت یونی (یعنی پتی کے ساتھ میل نہ ہوا ہو) ہو یا گت پرتیاگتا ہو (یعنی پتی کو چھوڑ کر کے دوسرے پُرش کا آسرا کرے - پھر سابق پتی کے گھر آجاوے) تو اسکا دوبارہ سنسکار ہو سکتا ہے - (کلوک بھٹ ٹیکا کار)

منوسمرتی ادھیائے ۹ اشلوک ۱۷۵ و ۱۷۶ =

نوٹ - جس حالت میں منو نے ایسی ایسی حالتوں میں دوبارہ شادی جایز رکھی ہے - پھر اُسکو سراسر بدھوا بواہ کے مخالف بتانا بڑی بھاری بھول ہے

ایضاً منو

प्रोषितो धर्म्म कार्य्यार्थं प्रतीक्ष्योऽष्टौ नरः समाः।
विद्यार्थं षड् यशोर्थं वा कामार्थं त्रींस्तु वत्सरान् ॥

मनुस्मृति अध्याय ९ श्लोक ७६.

ارتھ :- استری کو پُرش کا آٹھ برس تک انتظار کرنا چاہیے اگر وہ تیرتھ جاترا وغیرہ کیواسطے گیا چھ برس تک اگر وِدّیا اور شہرت کے واسطے پردیس گیا ہو - صرف تین برس تک اگر کام ارتھ (یعنی دوسری عورت کے ساتھ) چلا گیا ہو -

منوسمرتی ادھیائے ۹ اشلوک ۷۶

نوٹ - نندن ٹیکاکار نے اپنی شرح میں صاف طور سے لکھا ہے کہ اسقدر عرصہ تک انتظار کرنے کے بعد استری اپنا دوسرا بیاہ کر سکتی ہے - اور اس معنی کو

ڈاکٹر برنل صاحب نے تسلیم کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہی معنی صحیح معلوم ہوتے ہیں۔

ایضاً منو سمرتی (از پراشر مادھوی مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی صفحہ ۴۹۱) मनुस्मृति..

नष्टे मृते प्रव्रजिते क्लीबे च पतिते तथा ।
पञ्चस्वापत्सु नारीणां पतिरन्यो विधीयते ॥

पराशर माधवः पृष्ठ ४९१ (एशियाटिक सोसाइटी एडीशन)

ارتھ:- اگر پتی کا پتہ نہ ملے - مرجاوے - سنیاسی ہوجاوے - مخنث ہو - یا پتت ہوجاوے - (مذہب چھوڑ دے) تو ان پانچ صورتوں میں استریوں کو دوسرا پتی کرنیکو کہا گیا ہے۔

نوٹ:- آجکل کی منو سمرتی میں یہ اشلوک موجود نہیں ہے۔ لیکن مادھوا چارج نے اسے منو مہاراج کے اشلوک کے طور پر پراشر سمرتی کے ٹیکا میں حوالہ دیا ہے۔

شرح- بعض مخالفین کا یہ اعتراض ہے کہ منو سمرتی میں بدھوا بواہ کی اجازت نہیں ہے۔ لیکن اشلوک ہائے مذکورہ بالا سے یہ امر اچھی طرح ثابت ہوتا ہے کہ منو کے وقت میں رسم بدھوا بواہ جاری تھی۔ ایسا نہ ہوتا تو پونربھو کو لڑکوں کی فہرست میں نہ گنتا جنکو ترکہ پانے اور شرادھ کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ (دیکھو منو سمرتی ادھیائے ۹ اشلوک ۱۸۰ و ۱۸۵)

ناردسمرتی-

कन्यैवाक्षतयोनिर्या पाणिग्रहणदूषिता ।
पुनर्भूः प्रथमा प्रोक्ता पुनः संस्कारमर्हति ॥

नारदस्मृतिः द्वादश पद श्लोक ४६.

ارتھ:- جو اکشت یونی کنیا صرف پانی گرہن سے دوشت، ہوئی ہو وہ پہلی پنربھو کہلاتی ہے
اسکا سنسکار یعنی بواہ پھر ہونا چاہیے -

ایضاً نارد   نارد سمرتی بارہواں پد اشلوک ۴۶

नष्टे मृते प्रव्रजिते क्लीबे च पतिते पतौ ।
पञ्चस्वापत्सु नारीणां पतिरन्यो विधीयते ॥
अष्टौ वर्षाण्युदीक्षेत ब्राह्मणी प्रोषितं पतिम् ॥
अप्रसूता तु चत्वारि परतोऽन्यं समाश्रयेत् ॥
क्षत्रिया षट् समास्तिष्ठेदप्रसूता समात्रयम् ।
वैश्या प्रसूता चत्वारि द्वे वर्षे त्वितरा वसेत् ॥
न शूद्रायाः स्मृतः काल एष प्रोषितयोषिताम् ।
जीवति श्रूयमाणे तु स्यादेष द्विगुणो विधिः ॥
अप्रवृत्तौ तु भूतानां दृष्टिरेषा प्रजापतेः ।
अतोऽन्यगमने स्त्रीणामेष दोषो न विद्यते ॥

नारद स्मृतिः द्वादश पद श्लोक ९७ - १०४.

ارتھ:- اگر کسی استری کا پتی مفقود الخبر ہو جاے - مرجاے - سنیاسی ہو گیا ہو - مخنث ہو - یا
ذات سے پتت ہو گیا ہو تو ان پانچ آفتوں میں استریوں کا دوسرا پتی ہونا چاہیے - اگر خاوند
گھر سے نکل گیا ہو اوس صورت مین براہمنی آٹھ برس اور اگر اولاد نہو تو چار برس -
چھتری کی استری چھ برس اور اگر اولاد نہو تو تین برس - ویش کی استری چار برس اور
اگر اولاد نہو تو دو برس اسکے بعد دوسرا خاوند کرے - شودر کی استری کے واسطے
جسکا خاوند پردیس گیا ہو کوئی قید وقت کی نہین ہے - اگر سنا جاے کہ پردیس مین خاوند
زندہ ہے تو ہر سہ برن کی استریوں کو انتظاری کا وقت دُگنا کر دینا چاہیے - یہ قاعدہ

اُن حالتوں میں جبکہ خاوند مفقود الخبر ہوگیا ہو۔ پرجاپتی یعنی برہما نے مقرر کیا ہے اسلیے

ایسے موقع میں دوسرا خاوند کر لینے میں استریوں کو دوش نہیں ہے۔

نارد سمرتی بارہواں پد اشلوک ۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱

ایضاً نارد سمرتی

प्रतिगृह्य च यः कन्यां वरो देशान्तरं व्रजेत्।
त्रीन्ऋतून्समतिक्रम्य कन्यान्यं वरयेद्वरम् ॥
नारद स्मृतिः द्वादश पद श्लोक २४.

ارتھ:۔ کنیا گرہن کرنیکے بعد اگر بر دیشانتر چلا جاوے۔ تو تین رتو تک کنیا انتظار کر کے دوسرا خاوند کر لیوے۔ نارد سمرتی ۱۲ پد ۲۴ اشلوک

شرح۔ یہ آئین اُن استریوں کی بابت ہے جنکا پتی سماگم سے پہلے شادی کے بعد ترت پردیس چلا گیا ہو۔

ایضاً نارد

उद्वाहितापि सा कन्या नचेत् सम्प्राप्त मैथुना।
पुनः संस्कार मर्हेत यथा कन्या तथैव सा ॥

ارتھ:۔ بواہی ہوئی کنیا بھی اگر تھن کو پراپت نہ ہوئی ہو تو پھر بواہ کے جوگ ہے جیسی کنیا ہے ویسی ہی وہ ہے۔

نارد سمرتی اصل میں منو سمرتی کا اختصار ہے اور اسلیے
نارد کا بچن منو کے برودھ نہیں ہو سکتا

شری نارد بھگوان یکے از مولف قوانین منو اپنی نارد سمرتی میں بیان کرتے ہیں کہ اول سوائمبھو منو نے اپنے دھرم شاستر کو ایک لاکھ اشلوک اور ایک ہزار اسی ادھیاؤں میں تصنیف کیا تھا۔ زاں بعد نارد نے جو سپت رشیوں میں سے ایک ہیں

اور نیز پرجاپتی کے نام سے بھی مشہور ہیں اس گرنتھ کو بارہ ہزار اشلوک میں اختصار کیا۔ پھر مارکنڈے رشی نے آٹھ ہزار اشلوک میں اسکو چھانٹا۔ سب سے آخر میں سُومتی بھرگو کے پُتر نے چار ہزار اشلوک میں اسکا اختصار کیا۔ مُنش اور یہ اس آخری اختصار کو جو منو سنگھتا یا بھرگو سنگھتا کے نام سے مشہور ہے پڑھتے ہیں اور بستار منو سُمرتی لکھا ہے کہ دیولوک میں ہے جسکو دیوتا اور گندھرب پڑھتے ہیں لیکن موجودہ حالت میں منو سُمرتی کے اشلوکوں کو شمار کرنے سے ظاہر ہوا کہ منجملہ چار ہزار اشلوک کے صرف ۲۶۸۵ اشلوک اب اسمیں پائے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر جولیس جولی جو دارالعلوم ورزبرگ کے سنسکرت پروفیسر تھے اپنے نارد سُمرتی کے دیباچہ میں جو ایشیاٹک سوسایٹی اوف بنگال کیطرف سے مختلف قلمی پُستکوں سے مقابلہ کرنے کے بعد شایع ہوئی ہے اس طرح لکھتے ہیں:-

”برٹش میوزیم کے مسٹر بنڈل صاحب نے مجھے عاریتاً ایک پراچین نارد سُمرتی کی پُستک دی تھی جو نیپالی حروف میں تاڑ کے پتّے پر لکھی ہوئی تھی۔ اور جسمیں تاریخ خاتمہ سمبت ۵۲۷ مطابق ۱۴۰۷ عیسوی درج تھی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قریباً ۵۰۰ برس قبل کی لکھی ہوئی تھی۔ اسکے آخری اَدھیائے سے پہلے اَدھیائے کے خاتمہ کی عبارت سنسکرت کے مفصلہ ذیل الفاظ میں درج تھی۔

“इति मानवे धर्म्म शास्त्रे नारद प्रोक्तायां संहितायां व्यवहार प्रकरणं नाम समाप्तम् ॥”

ارتھ:- یہ منو کا دھرم شاستر نارد کا کہا ہوا اور سنگرہ کیا ہوا منسوب بہ بیوہار پرکرن تمام ہوا۔

ان امورات پر غور کرنے سے یہ بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ نارد سُمرتی ایک قسم کا منو سُمرتی کا اختصار ہے۔ اور ان دونوں سُمرتیوں میں ڈاکٹر جولی صاحب نے بھی بہت کچھ تعلق دکھلایا ہے۔*

*See Sacred Books of the east Vol XXXIII Introduction page XI and XII

اب چونکہ نارد سمرتی میں پانچ مذکورہ بالا حالتوں میں استریوں کے پُنر بواہ کی آگیا ہے لہذا اس آگیا کو پراشر اور نارد جی کی ہی آگیا نہیں سمجھنی چاہیے۔ بلکہ خاص سوامبھو منو مہاراج کی آگیا تصور کرنی چاہیے اور اسی غرض سے مادھواچارج ایسے عالم پراشر کے ٹیکا کار نے اس اشلوک کو منو مہاراج کا اشلوک قرار دیا ہے چونکہ نارد کا قول منو کے قول کے خلاف نہیں سمجھا جا سکتا ہے۔ اسلیے اشلوک مذکورہ بالا جسمیں بدھوا بواہ کی اجازت ہے اصلی بستار منو سمرتی کا اشلوک سمجھنا چاہیے۔

شاتاتپ۔

वरयेत कुल शीलाभ्यां न युज्येत कदाचन ।
न मंत्राः कारणं तत्र न च कन्या नृतं भवेत ॥
समाच्छिद्यतु तां कन्यां बलादक्षत योनिकाम् ।
पुनर्गुणवते दद्यादिति शातातपोऽब्रवीत ॥

ارتھ:۔ جو پُرش نیچ کل کا ہو یا سُشیل نہو وہ کنیا کے ساتھ بواہنے جوگ نہیں ہے۔ اگرچہ بواہ کے منتر اور بدھی ہو چکی ہو تو بھی وہ کنیا پن سے الگ نہیں ہو سکتی (کیونکہ ایسی حالت میں نہ منتر کارن ہوتا ہے اور نہ کنیا بھاؤ دور ہوتا ہے) اگر پتی کے ساتھ سماگم نہوا ہو تو کنیا کو زبردستی چھین کر دوسرے گنوان و کل شیل کے ساتھ اُسکا بیاہ کر دینا چاہیے یہ شاتاتپ نے کہا ہے۔

شرح۔ اشلوک مذکورہ بالا سے یہ نتیجہ صاف نکلتا ہے کہ شادی کے پورے سنسکار ہو جانے پر بھی بعض حالتوں میں سنسکار کی کچھ وقعت نہیں سمجھی گئی ہے جب خاوند کی حیات میں شاستر کی یہ منشا نہیں ہے کہ استریوں کی شادی کے مادہ میں کسی طرح کی حق تلفی ہو تو یہ ہرگز سمجھ میں نہیں آتا کہ خاوند کے مرنے کے بعد سنسکار و منتر اُچارن وغیرہ کسی طرح پر حارج ہو سکیں۔

کاتیاین

वरयित्वा तुयः कश्चित् प्रणश्येत पुरुषो यदा।
*ऋत्वागमांस्त्रीन तीत्य कन्याऽन्यं वरयेद्वरम ॥

पराशरभाष्य धृत कात्यायन वचन.

ارتھ:- اگر کنیا کی شادی کرنے کے بعد خاوند نشٹ ہو جاے تو کنیاں تین رتیوں کے بعد اپنا دوسرا بیاہ کر سکتی ہے۔

ایضاً کاتیاین

स तु यद्यन्यजातीयः पतितः क्लीव एव वा।
विकर्मस्थः सगोत्रो वा दासो दीर्घामयोऽपि वा॥
ऊढापि देया सान्यस्मै सहाभरणभूषणा† ।

पराशर भाष्य और निर्णय सिन्धु धृत कात्यायन वचन.

ارتھ:- اگر شادی کے بعد خاوند دوسرے جاتی کا ثابت ہو۔ پتت ہو۔ مخنث ہو۔ کوکرمی ہو ایک ہی گوتر یا کل کا ہو۔ غلام ہو۔ دایم المریض ہو۔ تو بیاہتا استری کو اُتم بستر اور آبھوشن پہنا کر دوسرے کے ساتھ بیاہ دینا چاہیے۔

نوٹ- اشلوک مذکورۂ بالا سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ ایسا خاوند جو مذکورۂ بالا امراض وغیرہ میں مبتلا ہو وہ اپنے جیتے جی استری کی دوسری شادی میں مانع ہارج نہیں ہو سکتا۔ پھر پتی کے مرنے کے بعد کون ایسے امورات ہیں جو مانع بدھواہ بواہ ہوں

شرح- ڈاکٹر گورو داس بنرجی براہمن جج ہائی کورٹ بنگال اپنی کتاب مشتملہ ہندو قوانین شادی و استری دھن میں تحریر کرتے ہیں کہ اُن ہندو استریوں

* सदा समांस्त्रीनतीत्य-   † स-प्रावरण-भूषणा.

کی حالت جنکی شادی ابتدا میں غلطی ہو جانے کی وجہ سے شاستر ناجائز قرار دی گئی ہے عجب افسوسناک ہے۔ وہ غلطی جسکی رو سے شادی آئینًا ناجائز اور کالعدم سمجھی جاتی ہے دو قسم کی ہے۔ اوّل جاتی بھید یعنی اختلاف قوم جو شادی ہونے کے بعد معلوم ہو۔ دوم شادی کے بعد فریقین میں ایک گوتر یا چھہ پیڑھی کے اندر باہم رشتہ داری کا ثابت ہونا جسکے اندر شادی کرنی ممنوع خیال کیگئی ہے۔ حالت اوّل میں بعض شاستر کاروں نے اگر یہ غلطی قبل از ادائے رسم سنسکار گربھادان معلوم ہو جائے تو لڑکی کو دوسری شادی کرنیکی آگیا دی ہے۔ لیکن گربھادان کے بعد غلطی معلوم ہونے سے وہ پنر بواہ جوگ نہیں سمجھی جاتی اور خاوند کو اختیار ہے کہ اوسے تیاگ دے۔ دوسری حالت میں غلطی معلوم ہونے سے خاوند کو ہدایت ہے کہ پراشچت کرے اور استری کو تیاگ دے لیکن اُسکو وظیفہ دینا ہوگا۔ اور استری کو باوجودیکہ پتی سے سماگم نہوا ہو پنر بواہ کرنیکی اجازت نہیں ہے۔ ہندو دھرم شاستر کا یہ اصول کہ بواہ کے سنسکار ہو جانے کے بعد دوبارہ پھر شادی کرنے اور پُنر بھو کہلانے مین اگرچہ وہ اکشت یونی کینا ہی ہو ایک قسم کا ایمان اور سُبکی ہے ڈاکٹر صاحب تحریر کرتے ہیں کہ یہ خیال بالکل قرین انصاف اور مصلحت نہیں معلوم دیتا۔ بال بدھوا کو اتنا تو صبر ہے کہ اوسکے خاوند کی موت کو روکنا انسانی اختیارات سے باہر تھا۔ لیکن والدین کی مذکورہ بالا صریحی غلطی کی وجہ سے جو کینا تیاگ دیجائے اور عمر بھر کے واسطے رانڈ ہو بیٹھے اُسکی حالت واقعی رقت انگیز ہے۔ ایسی حالتوں میں جہاں استری کو قبل از سماگم پتی نے تیاگ دیا ہو مقتضائے انصاف یہی معلوم دیتا ہے کہ اوسے پنر بواہ کی

اجازت دیجاے جو امر شاستر کی رو سے بھی چنداں خلاف نہیں ہے۔ کیونکہ یہ صاف ظاہر ہے کہ جب تک کنیا کا سماگم پتی سے نہ ہو دمپتر کسی قسم کا دوش قایم نہیں ہو سکتا۔ اور اگر محض پھیرے پھر جانے سے اس رسم کو عیب لگایا جاے تو واقعی لاعلمی اور غلطی کے ساتھ جو فعل سرزد ہوتا ہے وہ دھرم شاستر میں ایسا سمجھا جاتا ہے کہ در حقیقت عمل میں نہیں آیا ہمارا [illegible]

अपात्रे पात्रमित्युक्ते कार्य्ये वा धर्म्म संहिते ।
यद्दत्तं स्याद विज्ञानाद दत्तं तदपि स्मृतम् ॥

नारद स्मृतिः चतुर्थ पद - श्लोक ११.

ارتھ:۔ جو دان بھول سے اپاتر کو پاتر یا ادھرم کو دھرم سمبندھی کام سمجھکر دیا جاے تو وہ دان ناجایز ہے۔

نارد سمرتی پد چہارم اشلوک ۱۱۔

نیز برہسپتی نے بھی اپنے سمرتی کے ادھیاے ۱۶ اشلوک ۹ میں لکھا ہے کہ جو دان بھول سے دیا جاے وہ ناجایز ہے۔ علاوہ بریں جسٹس نورمن صاحب بہادر چیف جسٹس بنگال نے بھی بمقدمہ انجنا داسی بنام پرہلاد چندر گھوش[1] اس مسئلہ کو اپنے فیصلہ میں بحال رکھا ہے۔ لیکن بڑی خوشی کا مقام ہے کہ ایسی غلطی شاذ و نادر ظہور میں آتی ہے۔

(دیکھو ٹیگور لا لکچر بابت ۱۸۸۳ء صفحہ ۱۹۰ و ۱۹۱)

بششٹ سمرتی

पाणिगृहे मृते बाला केवलम्मन्त्र संस्कृता ।
साचेदक्षत योनिस्यात पुनस्संस्कार मर्हति ॥

वशिष्ठ संहिता, अध्याय १७ श्लोक ७४.

ارتھ:۔ بیواہ ہوجانے پر اگر بر کی موت ہوجاے اور کنیا کا کیول منتر سنسکار یعنی پھیرے ہی پھرے ہوں اور پتی سے سنجوگ نہوا ہو تو پھر بیواہ کرنیکے جوگ ہی۔ بششٹ سنگھتا ادھیاے ۱۷۔ اشلوک ۷۴

[1] ۱۴ ویکلی رپورٹر صفحہ ۳۰۳-۴۰

ایضاً بشسٹھ

या च क्लीवं पतितमुन्मत्तं वा पतिमुत्सृज्य
अन्यं पतिं विन्दते मृते वा सा पुनर्भूर्भवति॥

वशिष्ठ संहिता, अध्याय १७ श्लोक २०

ارتھ:- جو اپنے پتی کو نپنسک ہونے - پتت ہونے - پاگل ہو جانے - یا مر جانیکی وجہ سے تیاگ کر
دوسرا پتی کرتی ہے اوسکو پنربھو کہتے ہیں - بشسٹ سنگھتا ادھیاے ۱۷ - اشلوک ۲۰

ایضاً بشسٹھ

कुल शील विहीनस्य पराडादि पतितस्य च।
अपस्मारि विधर्म्मस्य रोगिणां वेशधारिणा म्॥
दत्तामपि हरेत् कन्यां सगोत्रोढां तथैव च॥

उद्वाहतत्त्व धृत वशिष्ठ वचन.

ارتھ:- وہ کنیا جسکی ایسے شخص کے ساتھ شادی ہو جو نیچ کل کا ثابت ہو - بدچلن ہو مخنث ہو
پتت ہو - مرگی کے روگ میں مبتلا ہو - کوکرمی ہو - دایم المریض ہو - سنیاسی ہو - یا
ادسی کل کا ہو تو اوس سے چھین کر دوسرے کے ساتھ بواہ دینا چاہیے -

یاگولکیہ سمرتی

अक्षता च क्षता चैव पुनर्भूः संस्कृता पुनः।

याज्ञवल्क्य स्मृति, आचार अध्याय विवाह
प्रकरण ३, श्लोक ६७.

ارتھ:- اکشت یونی ہو یا کشت یونی ہو دوسری بار استری کا بواہ کر دینے سے پنربھو کہلاتی ہے -
یاگولکیہ سمرتی اچارا دھیاے - بواہ پرکرن ۳ - اشلوک ۶۷ -

نوٹ:- کشت یونی و اکشت یونی ہر دو قسم کی بواہتا استری کے پنربواہ کی بابت

یاگولکیہ کا یہ بچن اعلے درجے کا ثبوت اور پرمان ہے۔

وِشنو سمرتی

अक्षता भूयः संस्कृता पुनर्भूः ॥

विष्णु स्मृति अध्याय १५.

ارتھ:- اکشت یونی کا اگر دوبارہ بواہ سنسکار ہو تو وہ پُنربھو کہلاتی ہے۔ وِشنو سمرتی ادھیائے ۱۵۔

نوٹ۔ وِشنو کے اس بچن سے اکشت یونی بواہتا استری کا بواہ کرنا سپشٹ دکھائی پڑتا ہے۔

بودھاین سمرتی

निरुद्धो वा हतो वापि यस्या भर्त्ता म्रियेत वा।
साचेदक्षत योनिस्स्यात् गत प्रत्या गता पिवा॥
पौनर्भवेन विधिना पुनः संस्कार मर्हति ॥

बौधायन ४-१-१६

ارتھ - جسکا خاوند مفقودالخبر ہو جائے - مارا جائے - یا مر جائے - تو اوسکی استری اگر اکشتا یونی ہو یا گت پرتیاگتا (یعنی پتی کو چھوڑ کر دوسرے پُرش کا آشرا کرے۔ پھر سابق پتی کے گھر آجائے) ہو تو پُنربھو بِدھی سے اسکا پھر سنسکار ہونا واجب ہے۔

بودھاین پرسن چہارم - ادھیائے پہلا - اشلوک ۱۶

پرجاپتی

यदि सा बाल विधवा बलात्त्यक्ताथवा क्वचित।
तदा भूयस्तु संस्कार्य्या गृहीत्वा येन केन चित॥

प्रजापति.

ارتھ:- اگر عورت بال بدھوا ہو یا اوسکا خاوند اوسے زبردستی تیاگ دے تو دوسرا آدمی پُنر بواہ کی رسم کر کے اپنی استری بنا سکتا ہے۔

علاوہ اشلوکہاے مذکورۂ بالا کے پنڈت شنکر لال شروتری بجنوری نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۱ہ - ۳ہ میں بشوامتر کاشیپ - اگست برہسپتی - اترِی - چیمن رشی ویاکھر پات رشی - اور دیشٹم پاین رشی کے بچن درج کیے ہیں جنکی روسے کلجگ میں کم سن بدھواؤں کا پُنر بواہ سِدھ ہوتا ہے - چونکہ ہمکو مول پُستک مقابلہ وشودھن کے واسطے دستیاب نہیں ہوئی اسوجہ سے مجبورًا ان رشیوں کے بچنوں کو ہمنے رسالہ ہذا میں درج نہیں کیا - ناظرین شنکر لال شروتری کے رسالہ میں ملاحظہ کر سکتے ہیں مسٹر مہا دیو گوبند راناڈے تحریر کرتے ہیں کہ پچھلی صدی کی لکھی ہوئی ایک کتاب دستیاب ہوئی ہے جسکا نام "سُمرتی ارتھ سار" ہے یعنی دھرم شاستروں کا خلاصہ اُسکے مؤلف نے بغیر کسی قسم کے پکش پات کے صاف طریق پر تحریر کیا ہے کہ بعضے شاستر کاروں کے بچن کے انوسار باگدتا کنیا کا دوسرا بیاہ کرنا اُچت ہے - بعضے کہتے ہیں کہ ایسی کنیا جسکی سپت پدی کی رسم نہ ہو چکی ہو پھر بواہ کرنیکے جوگ ہے بعضے کہتے ہیں کہ سپت پدی کی رسم ہو جانے کے بعد بھی بالغ ہونے تک دوبارہ شادی کرنے کا ادھکار ہے - بعضوں نے لکھا ہے کہ اگر خاوند سے سنگمن بھی ہوا ہو اور خاوند مرگیا ہو تو دوسری شادی کرنی جایز ہے - بعضے کہتے ہیں کہ پہلے خاوند سے گربھ استھتی کے بعد بھی شادی ہو سکتی ہے یہ تحریر ایک دھرم شاستر جاننے والے عالم پنڈت کی ہے اور اسمیں ایک خاص تواریخی تعلق پایا جاتا ہے - یعنی اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آج سے سو برس پہلے شاستر جاننے والوں کی اس مادہ میں کیا رائے تھی -

سوم پَورانک واتہاسک پرمان

برہم پُران

यदि सा बाल विधवा बलात्यक्ताथवा क्वचित्।

तदा भूयस्तु संस्कार्य्या गृहीत्वा येन केन चित॥

वीरमित्रोदय धृत ब्रह्म पुराण वचन.

ارتھ :- اگر استری کم عمر میں بدھوا ہوجاوے یا خاوند بنا دوش یا زبردستی تیاگ دے تو دوسرے
پرش کا آشرا لیکے اوسکے ساتھ پنہ سنسکار کر لیوے -

نوٹ - یہ برہم پُران کا بچن ہے - اسمیں بال بدھوا کے واسطے دوبارہ شادی کرنے کی
خاص اجازت ہے -

اگنی پُران

नष्टे मृते प्रव्रजिते क्लीवे च पतिते पतौ ।
पंच स्वापत्सु नारीणाम् पतिरन्यो विधीयते॥
मृते तु देवरे देया तदभावे यथेच्छया ।

अग्नि पुराण अध्याय १५४.

ارتھ :- پتی کے مفقودالخبر ہونے - مرنے - سنیاس دھرم تیاگنے (سنیاس لینے) مخنث ہونے
پتت ہونے - ان پانچ آپتیوں میں استری کو دوسرا پتی کرنے کی اجازت دی گئی ہے
پتی کے مرنے کے بعد دیور اور دیور کے نہونے پر دوسرا پتی اچھا مطابق کر لینا چاہیے -

نوٹ - نارد سنگھتا اور پراشر سنگھتا کے مانند اگنی پُران میں بھی بواہتا استری کے لیے
پانچ حالتوں میں دوبارہ بواہ کرنے کی اجازت دی گئی ہے -

پُران و اتہاس کی پُستکوں میں بھی بہت سی نظیریں ایسی ملتی ہیں جنسے قدیم زمانہ
میں بدھوا بواہ کی رسم جاری ہونے کا ثبوت پایا جاتا ہے

(۱) پدم پُران پاتال کھنڈ میں لکھا ہے کہ دیوداس راجہ بنارس کی لڑکی
ودیامتی عجب بد قسمت تھی کیونکہ جب جب شادی ہوتی گئی تب تب اُسکا خاوند شادی
کے بعد ہی مرتا گیا - لیکن اس کنیا کے پتا نے نہایت مستقل مزاجی ظاہر کی اور ہمیشہ

اپنے دربار کے براہمن منتریوں کی آگیا سے اسکا پنر بواہ کرتا رہا۔ بعض یہ حجت پیش کرتے ہیں کہ یہ سب پتی قبل از شادی مر تے گئے لیکن مول اتہاس میں جو الفاظ درج ہیں اور یہ معنی ہرگز نہیں پیدا ہوتے۔

(۲) مہابھارت بھیشم پرب ادھیاے ۹۱ میں درج ہے کہ ارجن نے ایراوت ناگ راجہ کی بدھوا لڑکی سے پنر بواہ کیا۔

अर्जुनस्यात्मजः श्रीमानिरावन्नाम वीर्य्यवान्।
सुतायां नागराजस्य जातः पार्थेन धीमता ॥
ऐरावतेन सा दत्ता ह्यनपत्या महात्मना ।
पत्यौ हते सुपर्णेन कृपणा दीन चेतना ॥

महाभारत भीष्म पर्व्व अध्याय ९१.

ارتھ :- ناگ راجہ کی پتری سے ارجن کا شریمان اور بلوان پتر اراون پیدا ہوا جب اسکا (الپی کا) پتی سپرنا مارا گیا مہاتما ایراوت ناگ راجہ نے اپنی غمگیں اور افسردہ دل بے اولاد لڑکی کو ارجن کے ساتھ بیاہ دیا جو پانڈو کا تیسرا بیٹا تھا۔

شرح ۔ بعض اشلوک مذکورہ بالا کو نیوگ سے منسوب کرتے ہیں۔ لیکن ہمیں صاف درج ہے کہ ارجن کا پتر اراون پیدا ہوا اور راجہ ایراوت نے اسے (یعنے اپنی پتری الپی کو) دان کیا۔ پھر یہ اشلوک کیونکر نیوگ سے منسوب ہو سکتا ہے کیونکہ یہ رسم اگر نیوگ کے طریق پر ہوتی تو اراون ارجن کا پتر نہیں کہا جا سکتا تھا کیونکہ نیوگ سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے وہ استری کے خاوند کے نام سے منسوب ہوتی ہے۔ نیوگ کرتا کے نام سے نہیں کہلاتی لہذا یہ اعتراض قابل تسلیم نہیں دوم بصورت نیوگ کی حالت میں ایراوت کو دان دینے کی کیا ضرورت تھی۔ علاوہ بریں اوسی ادھیاے کے اشلوک ۷۳ مین اراون کو ارجن کا اورس پتر یعنے فرزند صلبی لکھا ہے۔

نوٹ - اوس زمانہ میں شری وید ویاس جی - دھرم مورت بھیشم پتامہ - شری کرشن چندر جی - دھرماتما یدھشٹر وغیرہ برتمان تھے - اگر یہ ھوا بواہ دھرم برودھ ہوتا تو ضرور یہ سب ارجن کے اس ناجایز فعل کو ادھرم سے منسوب کرتے - کیا شری کرشن جی نے کُرک چھیتر کی لڑائی میں ایسی ہی ادھرمی شخص کے سارتھی گیری قبول کی تھی ؟ کیا اسی ادھرمی ارجن کو شریمد بھگوت گیتا کا گیان اُپدیش کیا گیا تھا ؟ یہ ایک مشہور بات ہے کہ اُلپی سے شادی ہونے کے بعد کرشن چندر جی کی بہن سُبھدرا سے ارجن کی شادی ہوئی -

(۳) مہابھارت بن پرب ادھیاے ۷۰ :-

गत्वा सुदेव नगरीमयोध्या वासितं नृपं ।
ऋतुपर्णं वचो ब्रूहि सम्पतन्निव कामगः ॥
आस्थास्यति पुनर्भैमी दमयन्ती स्वयम्बरं ।
तत्र गच्छन्ति राजानो राजपुत्राय सर्व्वशः ॥
तया च गणितः कालः श्वोभूते स भविष्यति ।
यदि सम्भावनीयं ते गच्छ शीघ्रमरिन्दन ॥

महाभारत पुराय पर्व अध्याय ७० श्लोक २३-२५

ارتھ :- ہے سُدیو اجودھیا نگری میں جلدی جاکر رتوپرن راجا کو کہہ کہ بھیم کی لڑکی دمینتی دوسرا سویمبر کریگی - وہاں سب طرف سے راجہ اور راج پتر جا رہے ہیں - اور وہ سویمبر کل ہوگا - اگر تجھ سے ہو سکے تو جلدی چل - مہابھارت بن پرب ادھیاے ۷۰ - اشلوک ۲۳ - ۲۴ - ۲۵ -

راجہ بھیم دیو کی لڑکی دمینتی نے جو راجہ نل کو بیاہی تھی نل کے جنگل میں کھو جانے اور پتہ نہ ملنے پر اپنے پتا کے گھر جاکر اپنے دوسرے سویمبر کا اشتہار دیدیا - جس اشتہار پر راجہ رتوپرن والی اجودھیا (جو دمینتی کی صورت کا دلدادہ تھا) اور جسکے یہاں اتفاق سے نل نے بھیس بدل کر سارتھی گیری یعنی رتھ ہانکنے

خدمت اختیار کر لی تھی) یہی سویمبر میں شریک ہونے کی غرض سے روانہ ہوا۔ ناظرین
ید یہ اعتراض کرینگے کہ دمینتی نے راجہ نل کی تلاش کی غرض سے اشتہار دیا تھا نہ کہ پُنر بواہ
غرض سے میں اسکو تسلیم کرتا ہوں۔ لیکن اِس اشتہار سے صاف اور بہت اچھی طرح پر یہ
ظاہر ہوتا ہے کہ اوس زمانے میں اولاد والی استری کو بھی پُنر بواہ کرنے کا ادھکار حاصل
۔ کیونکہ دمینتی کے نل سے دو پُتر ہو چکے تھے جنکو نل کی سلطنت چھوڑ کر روانہ ہونیکے وقت
نتی نے اپنے پِتا کے گھر بھیج دیا تھا۔ اگر یہ رسم اچھی نہ سمجھی جاتی تو اوس قسم کے اشتہار
دیا جانا غیر ممکن تھا۔ دوم رتوپرن جیسا پنڈت اور دھرماتما اجودھیا کا راجہ بدھوا
شادی کرنے پر آمادہ نہ ہوتا۔ اور ایسی بے عزتی اور ادھرم کے کام میں شریک
ہرگز پسند نہ کرتا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اوسوقت میں نہ صرف خاوند کے
جانے پر بلکہ مفقود الخبر ہو جانے پر بھی پُنر بواہ کی رسم جاری تھی۔

(۵) بھبھیشن نے راون کے مارے جانے کے بعد اوسکی استری مندودری
جسکے میگھناد پُتر ہو چکا تھا شادی کی۔ اور علیٰ ہٰذا القیاس سُگریو نے اپنے
ائی بالی کی بدھوا استری سے جسکے انگد پُتر ہو چکا تھا۔ شادی کی۔

ٹ۔ بعض یہ اعتراض کرتے ہیں کہ مندودری اور تارا شودر سنگیان سے تھیں
اُنکو اشلوک ذیل آنکھیں کھولکر ملاحظہ کرنا چاہیے۔

अहल्या द्रौपदी कुन्ती तारा मन्दोदरी तथा।
पंचकन्याः स्मरेन्नित्यं महापातक नाशनम्॥

ترجمہ:- اہلیا - دروپدی - کُنتی - تارا اور مندودری۔ اِن پانچ کنیاؤں کا نام سُمرن کرنے
سے مہاپاتک ناش ہوتا ہے۔

شلوک مذکورہ بالا سے یہ صاف ظاہر ہے کہ مندودری اور تارا کا رتبہ اہلیا اور دروپدی
کسی طرح کم نہیں ہے۔ ماسوا بھبھیشن اور سُگریو یہ دونوں شخص شری رامچندر جی کے
بھگت تھے جو مرجاد اپرشوتم ہوئے ہیں پس یہ ہرگز نہیں کہا جاسکتا کہ یہ امر انھوں

نے دھرم شاستر اور مرجادا کے برودھ اوسوقت کیا ہوگا- علاوہ بریں بھبھیشن
کا بھائی راون ذات کا برہمن تھا- جسنے وید کا بھاش لکھا ہے اور جو شیو
کا بھگت ہوا ہے- اور راون کے مرتے سمے شری رامچندر جی نے لکشمن
کو آگیا دی ہر کہ اوس سے نیتی شاستر سیکھیں- پس یہ اعتراض مخالفین
محض واہیات ہے-

(۶) مسٹر جسٹس مہادیو گوبند رانا ڈے نے ایک مقام پر لکھا ہے کہ کرشن جی
کے ایک پُتر نے اپنے دشمن شمبرا کی بدھوا استری سے بواہ کیا-

چہارم تنتر

مہانروان تنتر

यदि नोद्वाहिता कन्या कालातीतेऽपि पार्थिवः।
जानन्नुद्वाहयेत् भूयो विधिरेषः शिवोदितः॥
परिणीता न रमिता कन्यका विधवा भवेत्।
साप्युद्वाह्या पुनः पित्रा शैवधर्मेष्वयं विधिः॥

महा निर्वाण तन्त्र एकादशोल्लासः श्लोक ६६- ६७.

ارتھ:- جو کنیا منتّ سے بیاہی گئی ہو- بہت کال بیت جانے پر بھی جب معلوم ہو جاوے
تو راجہ اوسکا پھر بیاہ کروا دیوے- یہ بدھی شیو دھرم میں بیان کی گئی ہے- جو
بیاہی ہوئی رمن نہ کی گئی ہو اگر بدھوا ہو جاوے تو پتا اوسکو پھر بیاہ دیوے-
شیو دھرم میں یہ بدھان ہے-

مہانروان تنتر- اُلاّس ۱۱- اشلوک ۶۶ و ۶۷-

نوٹ- ہر یہر نند ناتھ بھارتی ٹیکا کار مہانروان تنتر نے اشلوک مذکورہ بالا کے
نیچے صاف طریق پر لکھا ہے کہ اکشتایونی بدھوا کی دوبارہ شادی ہو سکتی

مشہور ٹیکا کاروں کی رائے جنھوں نے پنر بواہ کی تشریح کی ہے

واچسپتی مشر

पौनर्भवः षष्ठः स च पुनर्वोढुः सुतः ॥

विवाद चिन्तामणि.

واچسپتی مشر ووادچنتامنی میں تحریر کرتے ہیں کہ پونربھو یعنی پُنربھو سے پیدا ہوے لڑکے کا بارہ پتروں میں چھٹا درجہ ہے - یہ پونربھو پنربوڈھا یعنی جسکے ساتھ پُنربھو کی دوبارہ شادی ہوئی ہو اوسکا پُتر کہلاتا ہے - اس مقام میں واچسپتی مشر نے پُنربوڈھا شبد کے پریوگ کے ذریعہ سے یہ امر دکھایا ہے کہ بواہتا استری کا پنربواہ ہو سکتا ہے اور انکی اولاد کو پونربھو کہتے ہیں -

نوٹ - واچسپتی مشر مصنف "وواد چنتامنی" اور "بیوہار چنتامنی" پندرھویں صدی میں ہوا ہے جسکا شاستر آج تک متھلا دیش میں سند مانا جاتا ہے - یہ سنسکرت زبان کا ایک نامی عالم تھا -

مشر ومشر

पुनः सवर्णेनोढायां तज्जातः पौनर्भवः ॥

विवाद चन्द्र

اَرتھ - سجاتی پُرش کے ساتھ پُنربار بیاہی ہوئی ناری کے گربھ سے جو پُتر پیدا ہوا سے پونربھو کہتے ہیں

شرح - مشر ومشر نے "وواد چندر" میں اس تحریر کے ذریعہ سے بلا شک و شبہہ اپنی رائے ظاہر کی ہے کہ بواہتا استری کا پُنربار بیاہ ہو سکتا ہے -

بھٹ نیلکنٹھ -

अक्षतायां क्षतायां वा जातः पौनर्भवः सुतः।
अक्षतायां पूर्व्ववोढ़ा असंभुक्तायां क्षतायां तेन-
[क्ष]तायां वा वोढ़ान्तरेणोत्पन्नः पौनर्भवः॥

व्यवहार मयुरव.

بھٹ نیل کنٹھ "بیوہار میوکھ" نامی مشہور پستک میں درج کرتے ہیں کہ اکشتا یعنی جو
پہلے خاوند سے میل نہ ہوا ہو اور کشتا جسکا پہلے خاوند سے میل ہو گیا ہو ان ہر دو قسم
کی استریوں کے گربھ سے دوبارہ خاوند کرنے پر جو اولاد پیدا ہوگی وہ پونربھو کہلاویگی
یہاں پر بھٹ نیل کنٹھ نے پنر بواہ کے سمبندھ میں خلاصہ صاف صاف رائے ظاہر کی ہے
نوٹ۔ نیل کنٹھ ایک مشہور اور عالم مہاراشٹر براہمن تھا جسنے بنارس میں سکونت
اختیار کر لی تھی۔ اسکو پیدا ہوئے قریباً ۳۰۰ برس ہوئے یہ "بیوہار میوکھ"
کا مصنف ہے جو دکھن میں متاکشرا کے مانند سند گردانی جاتی ہے۔
رگھونندن سمارت بھٹاچارج۔

क्षतयोन्या अपि संस्कारमाह याज्ञवल्क्यः।
अक्षता च क्षता चैव पुनर्भूः संस्कृता पुनः॥

उद्वाहतत्त्व.

رگھونندن بھٹاچارج اپنی پستک "ادواہ تتو" میں تحریر کرتے ہیں کہ اکشتا یونی
کے علاوہ یاگولکیہ نے کشت یونی کے پنہ سنسکار کے بھی ذیل کے بچن میں اگیا دی ہے
جہاں اوسنے لکھا ہے کہ "خواہ اکشت یونی ہو یا کشت یونی ہو جو استری پنر بار بواہ
کرے اسکو پنربھو کہتے ہیں" اس سے صاف ظاہر ہے کہ سمرتی داں رگھونندن جی
بھٹاچارج نے اکشت یونی یا کشت یونی ہر دو قسم کی استریوں کے بارہ میں دوبارہ

٭ یاگولکیہ سمرتی بیوہار ادھیائے دایہ بھاگ پرکرن ۸ کا اشلوک ۱۳۰ کا پہلا پد۔

کرنے کی راے ظاہر کی ہے -

نوٹ - مسٹر گرانٹ صاحب نے مسودہٗ قانون ازدواج ثانی ہندو بیوگان ۱۸۵۶ء میں کونسل گورنر جنرل ہند میں پیش کرتے وقت فرمایا تھا کہ بنگال کے ایک نہایت مشہور اور عالم پنڈت رگھننداں نے جو سمرتی تتو کا مصنف ہوا ہے اپنی بدھوا کنیا کی شادی کرنے کی کوشش کی تھی لیکن افسوس ہے کہ وہ ناکامیاب رہا۔

سنیل کنٹھ

नैकस्यै बहवः सह पतयः इति श्रुत्या सहेति युग-पद्बहु पतित्व निषेधो विहितो न तु समय भेदेन ।।

ایک ناری کے ایک کال میں ایک ساتھ مختلف خاوندوں سے شادی نشید ھے لیکن مختلف وقت میں ایک سے زیادہ شادی کرنا نشید نہیں ہے - وید بچن پرمان میں درج ہے

نند پنڈت

पुनर्भूलक्षणमाह

अक्षता भूयः संस्कृता पुनर्भूः ।

अक्षता संस्कार मात्र दूषिता पुनः संस्कृता चेत् पुनर्भूः ।।

केशव वैजयन्ती अध्याय २५.

ارتھ :- پنر بھو کا لکشن کہتے ہیں - جو اکشتایونی ناری دوبارہ شادی کرے اوسے پنر بھو کہتے ہیں

اکشتایونی یعنی جس ناری کا کیول منتر سنسکار ہوا ہو لیکن پہلے پتی سے بھوگ نہ ہوا ہو وہ اگر پنر ما سنسکار کرے تو پنر بھو کہلاتی ہے -

شرح - اس مقام پر نند پنڈت نے اکشتایونی کی بابت اپنی صاف راے ظاہر کی ہے

نوٹ - نند پنڈت مصنف "دتک میمانسا" وغیرہ بنارس کے ایک عالم فاضل پنڈت تھے جنکو پیدا ہوئے تقریباً ۳۰۰ برس ہوئے اونکے تراشین ابھی تک موجود

گردانے جاتے ہیں۔ بنارس کے پنڈتوں کو یہ دھنبا دوینے کا مقام ہے کہ
بزرگون میں سے ایک مشہور عالم نے بکیس بال بدھواوں کے پنر سنسکار کے
مسئلہ پر موافق رائے ظاہر کی ہے۔

متر مشر

अथाधिवेदनम।। तदुक्तमैतरेय ब्राह्मणे।
एकस्य बह्व्यो जाया भवन्ति नैकस्यै बहवः सह पतयः इति।
सहशब्दसामर्थ्यात् क्रमेणापत्यन्तरं भवतीति गम्यते। अतएव
नष्टे मृते प्रव्रजिते क्लीवे च पतिते पतौ।
पंचस्वापत्सु नारीणां पतिरन्यो विधीयते।।
इति मनुना स्त्रीणामपि पत्यन्तरं स्मर्य्यते।।

मित्र मिश्र कृत वीरमित्रोदयः

ارتھ - اسکے بعد متعدد شادی کرنے کے بارہ میں رائے ظاہر کی ہے۔ اس وشئے میں وید کے ایتریہ براہمن
میں لکھا ہے - ایک پرش کی بہت سی استری ہو سکتی ہیں لیکن ایک استری کے ایک ساتھ
بہت سے خاوند نہیں ہو سکتے" سہ (सह) شبد کے کہنے سے یہی قیاس میں آتا ہے کہ
یکے بعد دیگرے دوسرا پتی ہو سکتا ہے۔ اسی لحاظ سے پتی کے دیشانتر چلے جانے - مخنث
ہونے - پتت ہونے - مرنے یا سنیاسی ہو جانے سے ناریوں کو ان پانچ آفتوں میں دو
پتی کرنا اچت ہے" اسی بچن کے انوسار منو نے ناریوں کو دوسرا پتی کرنیکی رائے دی ہے۔

شرح - متر مشر کے مذکورہ بالا تحریر پر نظر ڈالنے سے بواہتا استری کے پنر بواہ کی
ذرا بھی سندیہ باقی نہیں رہتا۔

نوٹ - متر مشر "ویر متر ودیہ" نامی پستک کے مصنف ہیں انکو پیدا ہوئے دو سو
برس ہوئے ممبئی کیطرف یہ کتاب بھی سند گردانی جاتی ہے۔
منو کے مشہور ٹیکا کاروں میں سے مفصل ذیل نے پنر سنسکار کی بابت موافق رائے ظاہر کی ہے

(۱) راگھوانندن ٹیکا کار نے منو کے ادھیائے نہم کے اشلوک ۷۶ کے ٹیکا میں تحریر کیا ہے:۔

یاگو لکیہ سمرتی کے ادھیائے ۲۔ اشلوک ۱۳۰ کا حوالہ دیکر لکھا ہے کہ شبد "वा" یعنی "یا" جو منو کے اشلوک کے پہلے پد کے اخیر میں ہے اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ "یا وہ اکشت یونی ہو"

شرح۔ راگھوانندن ٹیکا کار یہ دکھانا چاہتا ہے کہ اکشت یونی وکشت یونی کا پنر بواہ جایز ہے۔

(۲) نارائن ٹیکا کار نے اس اشلوک کی تفسیر میں کہا ہے کہ صرف اکشت یونی کا پنر سنسکار جایز ہے۔

(۳) نندنی ٹیکا کار نے ادھیائے نہم کے اشلوک ۷۶ میں تحریر کیا ہے کہ اگر وہ اپنا پنر بواہ کرے تو پاپ بھاگی نہیں ہوگی۔

بنارس میتھل بنگال وغیرہ کے مشہور ٹیکا کاروں نے جنکا نام اوپر درج ہوا ہے اپنی اپنی پرتھک ٹیکاؤں میں پنہ سنسکار کے ارتھ کو سدھ کیا ہے۔ انکے علاوہ شری کرشن تارک النکار مصنف "دایا کرم سنگرہ" و نیز دیگر عالم فاضلوں نے بھی اپنی تشریحات و تفسیرات میں جابجا پنر بواہ کا سدھ ہونا دکھایا ہے۔

سنسکرت دان دیسی و یوروپین ودوانوں کی رائے

اوّل پنڈت ایشور چندر ودیا ساگر سی۔ آئی۔ ای۔

یہ بنگال کے ایک نہایت عالم و فاضل پنڈت گذرے ہیں یہ درڑھ سناتن دھرمی تھے۔ انھوں نے ۱۸۲۰ء میں پیدا ہوکر ۱۸۹۱ء میں وفات پائی۔ کچھ عرصہ تک سنسکرت کالج کلکتہ کے پرنسپل رہے۔ ازاں بعد سررشتہ تعلیم بنگال میں عہدہ انسپکٹری پر مقرر ہوئے اور گورنمنٹ کو

تعلیمی امورات پر بہت کچھ مدد دی۔ انھوں نے جابجا تعلیم نسواں کے مدرسے بنگال میں قائم کیے سررشتہ تعلیم کی بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ بنگالی بھاشا کو انھوں نے اپنی تصنیفات سے بہت کچھ ترقی دی۔ اس مہاتما نے اپنی زندگی کا بیش بہا زمانہ بیوگان کے ازدواج ثانی کو از روے دھرم شاستر ثابت کرکے جاری کرنے میں صرف کیا اور اس مسئلہ پر بنگلہ زبان میں ایک نہایت مدلل اور بانتائج رسالہ شائع کیا جسکی پانچہزار جلدیں ہاتھوں ہاتھ دو تین ہفتوں میں فروخت ہوگئیں اس رسالہ کے خلاف میں بنگال ممالک متحدہ۔ بنارس وغیرہ کے بہت سے پنڈتوں نے جوابات شائع کیے۔ لیکن اس یکتاے زمانہ نے سبکو باطل و رد کیا اور کل رسالونکو کھنڈن کرکے یہ کر دکھایا کہ بدھوا بواہ ویدوکت۔ شاستر وکت۔ و دھرم اوکت ہے۔ مسٹر گورو داس بنرجی جج ہائیکورٹ بنگال نے اس عالم پنڈت کی بابت ۱۸۷۸ء کے ٹگور لا لیکچر میں ذیل کے الفاظات میں راے دی ہے۔

ف ۱ (۱) "بدھوا بواہ لشید ھک بچار" مصنفہ شری شاما پدنیاے بھوشن۔
(۲) "بدھوا بواہ لشید ھک پرمان آوتی" مصنفہ ششی جیون ترک رتن وغیرہ۔
(۳) "پونربھو کھنڈنم" مصنفہ کالی داس متر۔
(۴) "بدھوا بواہ پرتی واد" مصنفہ مدھوسودن سمرتی رتن۔
(۵) "بدھوا بواہ کا پرچار واجب نہیں" (بنگلہ رسالہ)
(۶) "پنڈت ودیا ساگر کے بدھوا بواہ کے بھرم میں ڈالنے والی تیرادلی کا جواب منجانب پنڈتان کاشی"
(۸) "بچتر سوپن بورن" مصنفہ پیتامبر کویرتن۔
(۹) "بدھوا بواہ لشید ھ بشینی بیوستھا" وغیرہ وغیرہ وغیرہ

ف ۲ Tagore Law Lecture for 1878 page 257

"پنڈت ودیا ساگر نے جسکا نام حالت بیوگی کے اوٹھا دینے کے مادہ میں ہمیشہ کے لیے ہندوستان میں مشہور رہیگا اپنے مشہور رسالے میں سِدّھ کیا ہے کہ بیوگان کا پنر بواہ شاستراً جایز ہے اور پنڈت موصوف کی اس رائے کو ملک کے تعلیم یافتگان کی کثیر جماعت تسلیم کرتی ہے۔ گورنمنٹ نے ان اشخاص کی اغراض کے پورا کرنے کے لحاظ سے ۱۸۵۶ء میں ایکٹ ۱۵ بابت ازدواج ثانی ہندو بیوگان کونسل گورنر جنرل ہند میں پاس کیا۔"

انکے فرزند ارجمند نے اپنے والد کی حیات میں ایک اعلےٰ خاندان برہمن کی بیوہ سے شادی کرکے اس مسلہ کی خوبی کو عملی طور پر ثابت کرکے دکھایا۔

دوم پنڈت وشنو پرشورام شاستری

یہ دکھن کے ایک نہایت نامی گرامی فاضل پنڈت گذرے ہیں انھوں نے ۱۸۶۵ء میں مرہٹی زبان میں ایک رسالہ بابت شادی بیوگان شائع کیا۔ جسپر دکھن کے پنڈتوں نے بہت کچھ اعتراضات کیے لیکن اس یگانۂ زمانہ نے مثل پنڈت ودیا ساگر پُرزور دلائل کے ساتھ سبکا کافی جواب دیا اور جابجا پُراثر اور فصیح زبان میں لکچر دیکر پُنہ سنسکار کی خوبی کو لوگوں کے دلوں پر جما دیا۔ مختلف شاسترارتھوں میں شریک ہو کر مخالفین کو پراست کیا۔ آخر ش خود ایک اونچے کل کی براہمن بیوہ سے شادی کرکے اپنے ہیکشیوں کے دانت کھٹے کردیے۔

سوم پنڈت ویریش لنگم پانٹلو راو بہادر

یہ راجمندری کے اسکول کے سنسکرت معلم تھے۔ انھوں نے شاستراتھ کے ذریعہ سے ثابت کیا کہ پُنر بواہ دھرم شاستر کے برودھ نہیں ہے۔ انھوں نے اپنی زندگی کا بہت کچھ حصہ اس مسلہ پر بحث کرنے اور پنڈتوں کے سمجھانے میں صرف کیا۔ اس مادہ میں انھوں نے بہت کچھ تکالیف برداشت کیں۔ اور اپنی ذاتی کوشش اور مدد سے مدراس پریزیڈنسی میں تقریباً ۵۱ بیوگان کا ازدواج ثانی کرانیمیں کامیاب ہوئے

چہارم دیوان بہادر رگھوناتھ راؤ سابق دیوان اندور وحال وکیل مدراس

یہ سنسکرت زبان کے ایک نہایت عالم مشہور پنڈت ہیں۔ انھوں نے مختلف علمیہ رسالے اور مضامین شایع کیے ہیں جنکی رو سے بدھوا بواہ شاستر وکت ہونا ثابت کیا ہے۔ یہ زندہ ہیں اور جن اشخاص کو اس مادہ میں کسی قسم کا سندیہ ہو وہ پنڈت صاحب موصوف سے براہ راست خط کتابت کر سکتے ہیں۔ انھوں نے عالم ضعیفی میں اب گوشہ نشینی اختیار کی ہے

پنجم۔ راجہ راجیندر لال متر۔ ایل۔ ایل۔ ڈی۔ سی۔ آئی۔ ای۔

صوبۂ بنگال میں سنسکرت زبان کے یہ نہایت نامی گرامی فاضل گذرے ہیں انھوں نے سنسکرت وانگریزی زبان کی ۱۲۸ مختلف کتابیں (جنکے صفحوں کی تعداد زاید از ۳۳۰۸۹ ہے) ایشیاٹک سوسایٹی بنگال کیطرف سے مختلف قلمی کتابوں اور نسخوں سے مقابلہ و شودھن کر کے شائع کیں اور بعض کو خود تصنیف کیا ہے۔ انھوں نے وید وغیرہ کے مختلف منتروں سے پُنہ سنسکار کو ثابت کیا ہے۔ اور نیز بنارس کے پنڈتوں نے جو ودواہ بواہ کے برودھ رسالہ شائع کیا تھا اسمیں وید منتر کے معنوں کو غلط ثابت کیا ہے جسکا ذکر پہلے آچکا ہے۔ انھوں نے ۱۸۸۲ء میں مفصلۂ ذیل خط مسٹر مالاباری کو تحریر کیا تھا۔

"میں شادی بیوگان کے مسئلہ کی تائید کرنے میں کسی طرح مخالفین کی رائے کو تسلیم نہیں کرتا میرے کوئی لڑکی نہیں ہے لیکن پرماتما نہ کرے میرے خاندان میں اگر کوئی کم سن بیوہ ہوتی تو میں بلا شک و شبہہ اسکی دوبارہ شادی کرنے میں ضرور کوشش بلیغ کرتا۔ اور اس بارہ میں اسکی حالت بیوگی کو خیال کر کے میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس شادی کا قومی سماج پر کیا اثر ہوگا۔

ششم۔ پروفیسر رام کشن گوپال بھنڈارکر ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ ایل۔ ایل۔ ڈی۔ سی۔ آئی۔ ای۔

یہ مہاراشٹر براہمن ہیں - اور زندہ سند ہیں - انکے نام کے بعد کے خطابات انکی علمیت کے کافی سند ہیں - یہ ایک مشہور ریفورمر ہیں - انھوں نے اس مسئلہ کو شاستر کے مطابق ثابت ہونے کے کارن خود اپنی بیوہ لڑکی کی شادی کردی

ہفتم - مسٹر رامیش چندر دت - سی - آئی - ای سابق کمشنر اوڑیسہ یہ سنسکرت زبان کے ایک نہایت عالم اور مشہور ہندوستان کے زندہ مؤرخ ہیں انھوں نے اپنی کتاب موسومہ بہ سویلیزیشن ان انشنٹ انڈیا* میں مختلف مقامات میں تحریر کیا ہے کہ بدھوا بواہ سابق زمانہ میں ہندوستان میں جاری تھا - اور یہ بھی دکھایا ہے کہ اس رسم کے بند ہونیکی کیا کیا وجوہات ظہور میں آئیں - انکی رائے میں اسکا تعلق پنر سنسکار کے موافق ہے - انکی رائے بہت کچھ وزن رکھتی ہے - انھوں نے رگ وید کا بنگلہ بھاشا میں ترجمہ کیا ہے - یہ یونیورسٹی کالج لندن میں تواریخ ہند کے پروفیسر تھے اور آجکل کونسل بڑودہ میں رکن اعظم ہیں -

ہشتم - مسٹر جسٹس مہادیو گوبند راناڈے ایم - اے - ایل ایل - بی - سی - آئی - ای - جج ہائی کورٹ بمبئی

دکھن میں اس عالی ہمت شخص نے ضروری اصلاحوں کے پھیلانے میں بڑا بھاری حصہ لیا - دکھن میں بدھوا بواہ کے یہ خاص حامی و مددگار تھے - اور اپنی زندگی کا بڑا بھاری حصہ اوسکی اشاعت میں صرف کیا - مرنے سے ایک گھنٹہ قبل یہ ایک بھاٹیا قوم کی بال بدھوا کے دوبارہ شادی کی طیاری کی بابت مشورہ دے رہے تھے - اور جنابہ لیڈی نورتھ کوٹ صاحبہ بیوی حضور گورنر بمبئی کو اس تقریب پر مدعو کرنے کے بندوبست میں تھے جسکی بابت خاص اپنی بیوی کو ارشاد کیا تھا کہ حضور لیڈی صاحبہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں - اتنے میں حالت ابتر ہوگئی اور اس محب قوم نے اسی ذکر اذکار میں جان دیدی -

* A History of Civilisation in Ancient India

نوٹ۔ بعض مخالفین یہ اعتراض کرتے ہیں کہ مسٹر راناڈے نے اپنی دوبارہ شادی کرنے
وقت اس مسئلہ کو نظرانداز کیا۔ اسکا جواب مسٹر راناڈے کے سوانح عمری میں مشرح
درج ہے۔ یہاں پر صرف اتنا لکھنا کافی ہے کہ مسٹر راناڈے بیوہ سے شادی کرنے
آمادہ تھے لیکن اونکے والدین کے خیالات جنکی بدولت مسٹر راناڈے کو اتنا
بھاری دنیوی عروج حاصل ہوا تھا پنر بواہ کے خلاف تھے مجبوراً افسوس کے
ساتھ مسٹر راناڈے کو بلحاظ حقوق فرزندی مثل شری رامچندر جی کے اپنے والدین
کی غیر واجب آگیا کے سامنے سر جھکا دینا پڑا۔ علاوہ بریں سوشل اصلاح کی بنا
آئین ادب کے اصول پر مبنی ہے یعنی سماجک اصلاح سے یہ مراد نہیں ہے کہ ان
قوانین کو بالکل نظرانداز کر دیا جاوے۔ مسٹر راناڈے پر اپنے والدین کی آگیا کی
بجا آوری اخلاقی آئین کی رو سے نہایت واجب اور ضروری تھی جسکو مسٹر راناڈے
نے رد کر کے سوشل اصلاح کو ترجیح دینی نہیں چاہی۔ یہ اعلےٰ درجہ کے ریفارمروں
اصول ہے اور یہ الزام راناڈے جیسے شخص پر عاید کرنا محض پست ہمت اور ادنیٰ
خیالات کے آدمیوں کا کام ہے جنکو اصول ادب سے ذرا بھی واقفیت نہیں ہے

نہم آنریبل مسٹر نارائن گنیش چندا وارکر جج ہائی کورٹ بمبئی

مسٹر راناڈے کی وفات کے بعد پنر بواہ سمبندھی فرایض کو منجانب بدھوا
ایک سماج بمبئی یہ ادا کرتے ہیں۔ انکی رائے ذیل میں ہدیہ ناظرین کیجاتی ہے
"میں ضروری خیال کرتا ہوں کہ ہندو بیوگان کی دوبارہ شادی کی رسم کو رواج دیا
اسمیں ذرا بھی بحث کا مقام نہیں ہے کہ جو استری یا پرش اپنے پہلے خاوند یا بیوی کی وفات
کے بعد اپنی دوبارہ شادی کرنا ناپسند کریں اور اپنی باقیماندہ زندگی مذہبی فرایض کی
بجا آوری میں صرف کریں وہ ہر حالت میں قابل تحسین و آفرین ہیں لیکن اس سے یہ نہیں
نتیجہ نکالنا چاہیے کہ ان بال بدھوا کنیاؤں کو جنکا پہلا پتی کم سنی میں مرگیا ہو ا

حالت زوجیت یا بیوگی کے معنونکو بخوبی نہ سمجھتی ہوں اونکو ایک بیرحم ملکی رواج کی بدولت بیدھو یہ سادھن کرنے پر مجبور کیا جاوے اگر عملی طریق پر عوام الناس ابھی تک اسپر کم عملدرامد کرتے ہیں لیکن اِس مادہ میں انکی رائے روز بروز تبدیل ہوتی جاتی ہے۔ اِس اصلاح سے میری صرف یہ غرض ہے کہ جو روک ٹوک اِس قبیح رسم کی وجہ سے ایک قسم کی سدراہ ہو رہی ہے او سکو ہٹا دیا جاوے اور دیگر کسی قسم کا دباؤ یا جبر ہرگز نہ ڈالا جاوے۔ پونر بواہ کرنا یا نکرنا بیوگاں اور اونکے والدین کی مرضی پر چھوڑ دینا چاہیے،،

دہم۔ کاشی ناتھ ترمبک تیلنگ سی۔ آئی۔ ای۔ گوڈ سارسوت براہمن جج ہائیکورٹ بمبئی

بدھوا بواہ سبھا ایک سبھا جو بمبئی مین ۱۸۶۶ء مین قائم ہوئی تھی اوسکے آپ ایک علو العزم ممبر تھے۔ بعدمین سبھا کے پریزیڈنٹ بھی ہوے تھے۔ آپنے اِس مسئلہ کے ساتھ برابر ہمدردی ظاہر کی۔ آپ سنسکرت کے بڑے عالم تھے۔

یازدہم سر ٹی مُتھوسوامی آیر۔ بی ایل کے سی۔ آئی۔ ای۔ براہمن جج ہائیکورٹ مدراس

انھوں نے پُنہ سنسکار کے بابت مفصلہ ذیل رائے دی ہے۔

"استری صرف ایکہی شادی کر سکتی ہے اور پُرش جسقدر اوسکا جی چاہے باوجودیکہ اوسکی پہلی بیویاں بھی زندہ ہوں۔ مرد و عورت کی شادی کے حقوق کی اِس قسم کی تفاوت کو خاندان کے واقعات اور بھی زیادہ تر سخت کر دیتے ہیں۔

... ... ایسی حالتو مین جو محب اصلاح و مہذب قوم ہیں اگر غور تو نکی بابت شادی کے اصول کو بیرحمانہ تصور کرین تو چنداں تعجب کا مقام نہیں ہے لیکن اصول تہذیب و شایستگی پر غور کرنیسے مین بیوگان کی دوبارہ شادی کرنا ضروری سمجھتا ہوں خواہ وہ بالغ ہوں یا خاوند سے انکا چند تعلق رہا ہو

دوازدہم۔ آنریبل رائے بہادر آنند چارلو۔ وِدیا بنود۔ بی۔ ایل۔ سی۔ آئی۔ ای۔

یہ ایک مشہور زندہ ذی علم مہذب قوم ہیں جنھوں نے اپنے متواتر لیکچروں سے ثابت کیا ہے کہ بدھوا بواہ شاستراً جائز ہے۔

سیزدہم۔ مہامہوپادھیا پنڈت مہیش چند رنیاے رتن۔ سی۔ آئی۔ ای۔

۱؎ Representative Indians pages 169-170.

یہ شری پنڈت ہری نارائن ترک سدھانت کے فرزند ارجمند ہیں۔ سابق میں پرنسپل
سنسکرت کالج کلکتہ تھے۔ بنگال میں دھرم شاستر کے جاننے والوں میں یہ سب سے فائق
سمجھے جاتے ہیں۔ یہ بہت سی سنسکرت کتابوں کے مصنف ہیں انھوں نے مقام چیتنا
سے ۲۵ جیٹھ سنہ ۱۲۹۲ بنگلہ کو شری یکت پنڈت مدھوسودن سمرتی رتن کے "بدھوا بواہ" پرتی
کے جواب میں ایک طول طویل خط لکھا تھا جو سمرتی رتن مہاشیہ نے ودیاساگر کے رسالہ
پرتی اُتر میں شائع کیا تھا۔ مہامہوپادھیایہ پنڈت مہیش چندر نیایہ رتن اسمیں اس طرح تحریر کرتے ہیں
"آپ نے جو سمرتی شاستر کو آلوچنا کر کے یہ سدھ کیا ہے کہ سابق میں بدھوا بواہ شاستر سمت
نہیں تھا۔ یہ بات میری سمجھ میں بالکل نہیں آتی۔ اس مطلب کے حل کرنے کی غرض سے آپ نے
بہت سے رشیوں کے بچنوں کو اینچ تان کر نئے نئے معنی نکالے ہیں لیکن دیدہ و دانستہ
شخص اصلی شاستر کے معنی و مطلب کو پوشیدہ رکھکر سادھارن پرشوں کو دھوکا دیوے
ٹھگ اور ادھرمک کہلاتا ہے۔ مجھے ایسے شخص سے دلی نفرت ہے۔ آپ نے بہت سے سمرتی نبندھ
ذرا فرمائیے تو کہ یہ رگھنندن کس نبندھ کار نے کہا ہے کہ بدھوا بواہ کبھی سابق میں شاستر سدھ نہیں تھا
نبندھ کار کو ایک مرتبہ آپنے سند گردانا ہے جب اوسکا قول آپکے خلاف نکلا اوسے رد کر دیا۔"

چہاردہم۔ آنریبل مسٹر ڈی۔ اے کھرے۔ وکیل بمبئی ہائی کورٹ

انھوں نے دیسی بھاشا میں بدھوا بواہ پر ایک رسالہ شائع کیا ہے جسمیں دھرم شاستر
کی رو سے پُنہ سنسکار کا وید وکت اور شاستر وکت ہونا ثابت کیا ہے۔

پانزدہم۔ پنڈت شردھا رام پھلوری ضلع جالندھر

یہ ایک مشہور عالم پنڈت تھے۔ انھوں نے اپنی کتاب موسومہ "ست امرت
پرواہ" کے صفحہ ۲۵۹ میں تحریر کیا ہے کہ "بدھوا استری اور پرش کو جلدی امکان ہو
تو دوسرا بواہ اوش کرنا چاہیے"

شانزدہم پنڈت سنکر لال شروتری بجنور۔

یہ ایک مشہور پنڈت ہیں۔ انھوں نے ہندی زبان میں "بدھوا پُنہ سنسکار" پر ایک

تحریر کیا ہے۔ اور شاستر ارتھ کے بنسبت آمادگی ظاہر کرکے اشتہار دیا کہ جو سناتن دھرمی یا آریہ سماجی پنڈت بدھوا ابواہ کو دھرم بروئے شاستر ثابت کریگا اوسے مبلغ ۵ (پانچ) روپیہ یا رتیوشنک ملیگا

ہفتدہم - گوسوامی رادھا چرن لال جی مہاراج رادھا رمنی ساکن بندابن

انھوں نے ہندی بھاشا میں "بدھوا ابواہ بیرن" ایک سالہ چھاپا ہے جسمین بدھوا ابواہ کو وید اور سُمرتی سے سدھ کیا ہے۔

ہشتدہم وشنو ہتل شرمی کھنڈے

یہ جبلپور کے نورمل اسکول کے سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ انھوں نے بھاشا میں ایک سالہ موسومہ "بدھوا دکھ نوارن" شائع کیا ہے جسمیں شُرتی اور سُمرتی سے بدھوا ابواہ سدھ کیا ہی

نوزدہم - پنڈت شیام جی شرما ہیڈ پنڈت ضلع اسکول دربھنگہ

انھوں نے ہندی بھاشا میں ایک رسالہ "بال بدھوا گوگوہار" نامی شائع کیا ہی جسکے صفحہ ۱ میں وہ اس طرح تحریر کرتے ہیں۔

"بنئی پور یک میرا یہ للکار ہے کہ مجھ سے شاستر ارتھ کرکے نبٹارا کرلیں کہ بال بدھواؤں کا پنر ابواہ شاستر کے انوسار ہے یا نہیں - میرا یہ چیلنج بہار اور ہتیل دیش کے ان پنڈتوں سے ہے جو بال بدھواؤں کے خلاف ہیں۔

بستم مسٹر سی - وی - ویدیہ چیف جسٹس گوالیار

انھوں نے بھی بدھوا ابواہ کے بارہ مین دیسی بھاشا میں ایک کتاب تحریر کی ہی

یوروپین سنسکرت دان وِدّوانونکی رائے

پروفیسر میکس مولر تحریر کرتے ہیں۔

"کوئی ایسا وید منتر نظر نہیں آتا جسمیں صغیر سنی کی شادی کی رواج و کم سن بیوگان کی دوبارہ شادی نکرنیکی بابت احکام ہوں جو ہر دو رسم کی تائید کرسکے۔"

a. Chips from a German workshop Vol 1 p 313

مسٹر جون - ڈی - مین مصنف ہندو لا -

یہ اپنی راے اسطرح ظاہر کرتے ہیں

استریوں کے پنرلواہ کا نشیدہ تیاگ دینے کے بعد یا حالت بیوگی میں ا
ہندو قوانین یا رواج کی رو سے ثابت نہیں ہوتا - ڈاکٹر میر صاحب نے و
کے منتر نقل کیے ہیں جو شادی بیوگان کی اجازت دیتے ہیں - ابتداے زمانہ
شاستر کاروں نے ایسی استریوں کی دوبارہ شادی کی بابت جنھوں نے
اپنے پتی کو یا پتی نے اونکو کسی معقول وجہ سے چھوڑ دیا ہو یا جنکا پتی مر گیا ہو آگیا دی

ڈاکٹر بوہلر

پونا کے مباحثوں کے ایام میں ڈاکٹر بوہلر صاحب نے پنڈت وشنو شا
کو یجروید - تنتریہ آرنیک پرپاٹھک ۶ - اشلوک ۱۴ کا نشان دیا اور یہ بھی ثابت کہ
کہ اصل میں یہ منتر بابت شادی بیوگان کے تھا لیکن دو حروف کو تبدیل
کرکے اسکے معنی پنڈتوں نے ستی کے قایم کر دیے -

ڈاکٹر ایف کلہورن پروفیسر مشرقی زبانات - دکھن کالج پونا

اتھروید کا منتر ۹ - ۵ - ۲۷ - پروفیسر صاحب موصوف نے
لگا کر بتایا کہ یہ بنسبت شادی بیوگان ہے -

علاوہ انکے اور بہت سے سنسکرت زبان کے یوروپین اور جرمن عالم
نے اس امر کی تائید کی ہے کہ پنرلواہ وید برودھ نہیں ہے -

Maine on Hindu Law and ... 96

دوسرا باب

دھرم شاستر کے متعلق چند ضروری اعتراضوں کا جواب

اعتراض اول - بعض مخالفین کا یہ اعتراض ہے - چونکہ بدھواؤں کے پونر بواہ کی بابت جداگانہ بواہ کے منتر شاستر میں نہیں پائی جاتی لہذا اس قسم کی شادی شاستراً جایز نہیں

جواب اس بات کو پہلے بخوبی ثابت کردیا گیا ہے کہ منو شنو نارد بسشٹ - یاگولکیہ پراشر اور کاتیاین نے بعض خاص خاص حالتوں میں استریوں کا پونر بواہ دھرم شاستر کی روسے جایز لکھا ہے - لیکن اگر وہ منتر جنکی روسے پرتھم بواہ ہوتا ہے پونر بواہ کے واسطے کافی نہ خیال کیے جاتے تو یہ مہا تما رشی جن ضرور دوسرے منتر مقرر کرتے - لیکن شاستر کاروں نے پنر بواہ کے واسطے خاص دوسرے منتر مقرر نہیں کیے ہیں - اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب ایسے بڑے بڑے مہارشیوں نے پونر بواہ کی رسم کو خاص سنسکار کے شبد سے اپنے جداگانہ احکامات مین فرداً فرداً لکھا ہے جیسا کہ ناظرین کو پہلے باب کے پڑھنے سے معلوم ہوا ہوگا تو اونکا ایسا ہرگز منشا نہیں ہو سکتا کہ پرتھم شادی کے مقررہ منتر اس موقع پر استعمال نہ کیے جائیں - کیونکہ بغیر منتروں کے اُچارن کیے استری پرش کا سنسکار ہرگز سنسکار نہیں کہلا سکتا مخالفین کو صرف لفظ کنیا کے بخوبی معنی نہ سمجھنے کی وجہ سے یہ اعتراض کرنے کا موقع ملا ہے جسکی مفصل بحث اعتراض دوم میں کیجائیگی - یہاں پر صرف اتنا تحریر کرنا کافی خیال کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ نے پنڈتوں اور سمرتی داں ودوانوں کی راے لیکر جو ایکٹ ۱۸۵۶ء میں ہندو بیوگان کی دوبارہ شادی کرنے کی بابت پاس کیا ہے - اوسکی دفعہ ۶ مین صریح اور صاف الفاظوں میں درج ہے کہ "جو منتر اور رسومات ہندو استریوں کی

پہلی شادی مین ادا کیجاتی ہیں اگر وہی رسم اور منتر ہندو بیوگان کی دوبا
شادی کے موقع پر ادا کیجاینگی تو شادی قانونًا جائز اور واجب سمجھی جاویگی
اس سے زیادہ اطمینان بخش اور کیا ثبوت پیش کیا جاسکتا ہے -

اعتراض دوم بواہ کے کل منترون اور منو وغیرہ کے بچنوں سے کیول کنیا کا دان
کنیا کا گرہن سمجھ میں آتا ہے اور جس حالت میں کنیا کے معنی بغیر بیاہی ہوئی
کنواری لڑکی کے ہیں تب کس طرح اور کیونکر بیاہی ہوئی استری جسکا
مرتبہ بیاہ ہوچکا ہو کنیا شبد سے تعبیر کی جاسکتی ہے اور اوسکا پونر بواہ کیونکر ہوسکتا

جواب بحث شروع کرنے کے قبل مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اوّل کنیا شبد
کے معنی بیان کیے جائیں - اشٹ ادھیائے کے ادھیائے ۴ میں مہامنی پاتنجلی
بھاشکار نے کنیا شبد کا ارتھ اس طرح بیان کیا ہے -

कन्या शब्दोऽयं पुंसाभि सम्बन्ध पूर्वके संप्रयोगे निवर्तते

ارتھ بیاہ ہوکر پتی کے ساتھ سینوگ ہوجانے کے پیچھے کنیا شبد ہٹتا ہے یعنی سنجوگ سے
پہلے کنیا ہی بنی رہتی ہے

شرح اس سے صاف ظاہر ہے کہ بیاہی ہوئی لڑکی کو بھی کنیا کہا جاتا ہے -
علاوہ بریں سنسکرت کے مستند گرنتھ کاروں نے کنیا شبد کو مفصلہ ذیل معنی میں استعمال کیا
ہے - کنیا کے عام معنی بیٹی پتری - یا دختر کے ہیں قطع نظر اسکے کہ اوسکی شادی ہوئی ہو یا
کنواری ہو -

आयतिर्नियतिश्चैव मेरोः कन्ये महात्मनः ॥

विष्णु पुराण २-१०-३.

ارتھ - مہاتما میرو کے آیتی اور نیتی نامی دو کنیا پیدا ہوئیں -

कन्यां दशरथो राजा शान्तां नाम व्यजीजनत्॥

उत्तरचरित, प्रस्तावना.

ارتھ — راجہ دشرتھ کے شانتا نام کنیا پیدا ہوئی -

तमुद्वहन्तं पथिभोज कन्यां रुरोध राजन्यगणाः स दृप्तः।

रघुवंशम्, सप्तमः सर्गः श० ३५

ارتھ — وہ بھوج کنیا کو لیکر رستہ میں جاتا تھا - اون مغرور راجاؤں نے اوسے راستے میں آگھیرا -

شرح — اکشواکو کے بنش کا راجکمار اَج بھوج راجہ کی بیٹی اندومتی کو جس سے اوسنے شادی کی تھی اپنی راجدھانی کیطرف لیے جاتا تھا کہ راستے مین راجاؤں نے اوسے آگھیرا - ناظرین دیکھو اور اچھی طرح ملاحظہ کرو کہ اس مقام پر بھوج راجہ کی بیاہی ہوئی بیٹی کو کنیا کے شبد سے پریوگ کیا ہے -

अथावमानेन पितुः प्रयुक्ता
दक्षस्य कन्या भव पूर्व्व पत्नी।
सती सती योग विसृष्ट देहा
तां जन्मने शैल वधूं प्रपेदे॥

कुमार संभव, १-२१.

ارتھ — شوجی کی پرتھم پتنی دکش کنیا (ستی) نے اپنے پتا کا اپمان نہ برداشت کرکے کلیور چھوڑنے سے پہلے یوگ بل سے دوسرا جنم گرہن کرنیکی خاطر ہماچل کی استری مینا کا آشرا لیا -

شرح — اِن دونون مقامات مین سرسوتی کے برپتر کالیداس جیسے ملک الشعرا نے کنیا شبد کو بیاہی ہوئی بیٹی کے معنون مین استعمال کیا ہے -

علاوہ برین سیتا جی کو اکثر جنک کنیا یا تنیا کہا گیا ہے - راج کمار اور راج کنیا بیاہے ہوؤ بیٹے اور بیٹی کے واسطے اکثر جگہ آتا ہے مصنف امرکوش نے بھی تحریر کیا ہے کہ کنیا اور کماری یہ دونون الفاظ دختر کے معنی ہیں بلالحاظ اسکے کہ بیاہی ہوئی ہون یا کنواری استعمال ہوتے ہیں اور جو کنیا رتووتی نہ ہوئی ہو اوسکو گوری و نگنکا کہتے ہین -

सप्त पौनर्भवाः कन्याः॥   काश्यप वचन.

ارتھ سات طرح کی کنیاؤں کو پونر بھو کہا گیا ہے۔

पारिग्राहे मृते कन्या ॥ वसिष्ठ वचन.

ارتھ پتی کے مرنے کے بعد کنیا

परिणीता न रमिता कन्यका ॥ महा निर्वाण तन्त्र.

ارتھ جو کنیا بیاہی ہوئی رمن نہ کی گئی ہو۔

مذکورہ بالا پرمانوں پر اچھی طرح غور کرنے سے اس مین ذرا بھی شک باقی نہیں رہتا کہ کنیا کا شبد خاص کنواری لڑکی کے واسطے منسوب نہیں ہے بلکہ اکثر مقامات میں بیاہی ہوئی لڑکی کے واسطے بھی بالخصوصیت استعمال کیا گیا ہے۔ اسپر بھی مخالفین کا زور دینا کہ کنیا کا شبد پانی گرہن منتروں میں ہونیکی وجہ سے بیاہی ہوئی کنیا کی شادی کی متعلق نہیں ہے کیوں یہ انکی اپنی ... بودھیاین۔ کاتیاین واشولاین گرہ سوتر میں بھی کنیا کا لفظ مذکورہ بالا معنیوں میں استعمال کیا گیا ہے جہانپر یہ درج ہے کہ کنیا تین راتری کا ورت کرکے چوتھی راتری کو پتی کے ساتھ سماگم کرے۔ (دیکھو رگ وید ۱-٦٦-۴ و نرکت جلد چہارم صفحہ ۷. الفایت ۱۱۱ و مہابھاشیہ ۱۰۴ صفحہ ۲۰۹ و ۲۱۰ دتتو بودھنی صفحہ ۲۱۰)

اعتراض سوم جس کنیا کا ایک مرتبہ دان ہوگیا ہو اسکا دوبارہ کنیا دان نہیں ہوسکتا

جواب ہمارے ملک میں آجکل دو قسم کی شادی کا رواج ہے اول برہم دوم ... یعنی لڑکی کو بستر اور آبھوشن کیسے ست دان کرنا یا دام لیکر دوسرے کے ساتھ بیاہ دینا۔ یہانپر دان اور دام کے وہ خاص معنی نہیں سمجھنے چاہئیں جیسا کہ دیگر غیر منقولہ و منقولہ جایداد کی بابت یہ الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔ کنیا دان سے کیول یہ مراد ہے کہ لڑکی کی پانی گرہن کی رسم ادا کر دیجاتی ہے جو مثل دیگر سنسکاروں کی ایک سنسکار سمجھا جاتا ہے اور اس ... کے وید منتر وغیرہ اچارن کرکے شادی کیوقت بر کے ہاتھ میں کنیا کا ہاتھ پکڑا دیا جاتا ہے اور یہ ہرگز نہیں سمجھنا چاہیے کہ کنیا دان ہونیکے بعد والدین کا لڑکی کے ساتھ کچھ تعلق باقی نہیں رہتا بلکہ اسکے برخلاف شادی ہونیکے بعد تو مرتے دم تک ایک نیا تعلق پیدا ہوجاتا ہے یہانتک کہ بعض حالتوں میں

اوسکو اور اوسکی اولاد کو پورا ورثہ ملتا ہے اگر مثل دیگر غیر منقولہ جایداد کے دان کر دینے سے یہ سمجھا جاتا کہ بیٹی کا باپ سے تعلق اوٹھ گیا جیسا کہ زمین یا گو یا دیگر دھن آدی دان کر دینے سے دان کرنے والا اوسکا ادھکاری نہیں رہتا تو اسقدر مابعد کے ناتہ رشتہ کے دھرم شاستروں میں طول طویل قواعد نہ پائے جاتے - یہ بھی بات ذرا سمجھنے کے قابل ہے کہ غیر منقولہ یا منقولہ جائداد کا دان سوائے اصلی مالک کے دوسرا نہیں کر سکتا - لیکن کنیا کا دان ماتا - پتا - بھائی دادا بلکہ خاندان کے دیگر قرابت مند تک کر سکتے ہیں جیسا کہ نارد نے فرمایا ہے -

पिता दद्यात् स्वयं कन्यां भ्राता वानुमतः पितुः।
माता मही मातुलश्च सकुल्यो बांधवस्तथा॥
मातात्व भावे सर्व्वेषां प्रकृतौ यदि वर्त्तते।
तस्यास प्रकृति स्था यां कन्यां दद्युः स्वजातयः॥

उद्वाह तत्त्व धृत नारद वचन.

ارتھ باپ خود کنیا کا دان کرے یا بھائی پتا کی اجازت سے - نانا - ماما سگوترا ور رشتہ دار کنیا کا دان کر سکتے ہیں اگر انمیں سے کوئی بھی نہو تو ماتا بشرطیکہ اوسکا ہوش و حواس ٹھیک ہو اور بحالت عدم ثبات عقل کے جاتی کے لوگ دان کر سکتے ہیں -

اگر کنیا دان کو مثل دیگر دانوں کے سمجھا جاتا تو ماتا پتا کے سوا دوسرا دان کرنے کا ادھکاری ہرگز نہیں ہوتا کیونکہ ماتا پتا ہی کنیا کے اصلی مالک ہیں - منو نے لکھا ہے -

अस्वामिना कृतोयस्तु दायो विक्रय एव वा।
अकृतः सतु विज्ञेयो व्यवहारे यथा स्थितिः॥

मनुस्मृति अध्याय ८ श्लोक १९९

ارتھ اگر دان یا بکری ایسا شخص کرے جو اوس چیز کا اصلی مالک نہیں ہے تو بیچ کے طریقے کے مطابق یہ امر ایسا سمجھا جائیگا کہ وہ بکری یا دان دراصل کیا نہیں گیا -

لڑکی کی شادی ہونے سے باپ کے کل حقوق لڑکی پر زائل نہیں ہوتے بلکہ وہ دیگر
نئے حقوق پیدا کر لیتی ہے اسلیے لڑکی کا دان دینا ایک محدود دان ہے قطعی دان نہیں ہے
کیونکہ اسکی اولاد کو برابر پتر آدمی کے ترپن کے وقت نانا کے کل کو جل دینے کا ادھکار ہے
منو نے لکھا ہے۔

पौत्र दौहित्र योर्लोके विशेषो नोप पद्यते।
दौहित्रोऽ पिह्यमुत्रैनं संतारयति पौत्रवत्॥

मनुस्मृति अध्याय ९, श्लोक १३९

اَرتھ اس سنسار میں بیٹی اور بیٹے کے لڑکے کے درمیان کچھ فرق نہیں ہے کیونکہ بیٹی کا لڑکا بھی
پرلوک میں مثل پوتے کے تارن کرتا ہے۔

اگر کنیا دان مثل دیگر دانوں کے سمجھا جاتا تو چھتری اور ویش کو کبھی دان لینے کا ادھکار
نہیں ہے یہ لوگ کیول دان دینے ہی کے ادھکاری ہیں۔

چونکہ وہ چار اغراض جنکے واسطے کنیا کا دان کیا جاتا ہے خاوند کے مرجانے سے پوری
نہیں ہوئیں اسلیے باپ یا دیگر رشتہ داروں کو پہلے خاوند کی وفات کے بعد پورا اختیار
ہے کہ دوبارہ کنیا دان کر دیں۔

بسشٹ اور شاتاتپ وغیرہ کے جو پرمان اوپر لکھے جا چکے ہیں اونسے بھی صاف
ظاہر ہوتا ہے کہ باپ کو دوبارہ کنیا دان کرنیکا اختیار ہے۔ بعض یہ حجت پیش کرتے ہیں کہ بغیر کنیا دان
کے بواہ کی پوری رسم نہیں ہوتی۔ یہ اونکا کہنا درست ہے لیکن بدھوا کا کنیا دان نشیدھ نہیں
پھر یہ دلیل پیش کرنا محض فضول معلوم ہوتا ہے ماسوائے اسکے بہت سی شادی کی دستا
ہندوستان میں ایسے جاری تھے کہ اونمیں کنیا دان کرنے کی نوبت بالکل نہیں پڑتی تھی
مثلاً گندھرب آدی بواہ جنکی متعدد نظیریں ملتی ہیں ہر ایک ہندو جو دھرم شاستر سے تھوڑا بھی
واقف ہے بخوبی جانتا ہے کہ شکنتلا کا کنیا دان نہیں ہوا۔ رکمنی کا کنیا دان نہیں ہوا۔ اگر
تلاش کیا جاوے تو بہت سی نظایر ملینگی بس وجوہات مذکورۂ بالا کے مقابلے میں مخالفین کی

اس امر پر زور دینا کہ باپ یا دیگر رشتہ داروں کو بیوہ کے دوبارہ کنیا دان کرنیکا ادھکار
نہیں بالکل غیر مدلل معلوم ہوتا ہے جب کہ ہم نظیر اً لکھ چکے ہیں کہ ایراوت ناگوں کے راجہ نے
اپنی پتری کو جسکے پہلے خاوند کو سپرنا نے مار ڈالا تھا ارجن کے ساتھ دوبارہ دان کرکے بواہ دیا
علاوہ بریں سار سنگرہ میں درج ہے -

दस कर्मो वदे विद्वान् विप्रायोदक पूर्व्वकम्।
अन्येभ्यस्तु वदे देव मेव मंत्रं विचक्षणाः॥

अत्रोदक पूर्वक मित्यनेन हिरण्यादि तन्मंत्रस्य दानं-प्रतीयते। दानन्तु स्वसत्ता परित्याग पूर्वकं विधिवत्पर स-त्वोत्पादन रूपं भवति॥

सत्तु क्वापि शिष्याय मन्त्रन्दत्त्वा पुनस्तस्मन्त्रं गुरुर्नजपति नाराधति तं पुनरन्यस्मै कस्मै चिन्न ददाती ति वचनं वा सम्प्रदायो वा न दृश्यते त-स्मादुदक दानन्त्वौ पचारिकं इति भाव्यं तर्हि चतुर्णामपि वर्णानां सा-धारणमुदक दानं कथन्न स्यात् दीक्षा विशेषा भावा दौपचारि कत्वा-च्च तस्मादुदक दानं मंत्र दान रूपमेव तत्र पर सत्ता पादने ऽप्यले ऽपि स्वस-त्ता परित्याग राहि त्यंतु कन्यादान वत्त्रवितु मर्हती त्यास्तां विस्तरः शि-वार्चन चन्द्रिकायां श्रीनिवास भट्ट विरचितायां पंचमे प्रकाशे॥

شیوآرچن چندرکا میں کہا ہے کہ براہمن کو جب گرو منتر دے تب جل کے ساتھ دے
نیچ ذات کو ویسے ہی منتر کہہ سنا دے - اس اشلوک میں "اُدک پوربک" یعنی جل لیکر سونا چاندی
وغیرہ چیزوں کے دان کے مانند منتر کا دان بھی جانا جاتا ہے - اصل میں سجل دان دینے
سے یہ مراد ہے کہ اون چیزوں پر کی ستا دان دینے والے کے اوپر سے نکل جاتی ہے
لیکن شش کو منتر دیکر اوسپر سے گرو کی ستا نہیں اوٹھتی - اسکا کارن یہ ہے کہ منتر گرو خود جپکر
ہر ایک شش کو سجل دان کیا کرتا ہے - اس بارے میں شاستر میں اسکا نشیدہ کیس

نہین کیا گیا ہے - اس لحاظ سے سجل دان دینے سے یہ سمجھنا کہ اپنی ستّا بالکل اٹھ جاتی ہے ٹھیک نہین ہی کیول یہ ایک چال چلی آئی ہے - سجل دان دینا منتر دان پورا کرنے کے ارتھ ہے - جیسا کہ کنیا دان میں جو سجل دان کیا جاتا ہے اوسپر سے دان کرنیوالے کی ستّا نہیں اوٹھ جاتی - اسیطرح سری نواس ایک بڑے بھاری بھٹّاچاریج - نے سارسنگرہ گرنتھ کے سجل دان کرنے کے منتر کو کنیا دان کا درشٹانت دیکر سدھ کیا ہے کہ اسپر سے گرہ کی ستّا نہیں اوٹھتی -

اگر بیاہی ہوئی کنیا کے دان کرنیکی قطعی ممانعت ہوتی تو راجہ اور دیگر متمول لوگ جو گرکشیتر اور ہردوار آدی تیرتھوں پر اکثر استریوں کو بستر و آبھوشن سمیت پنڈون کو دان کرکے دیدیتے ہیں یہ فعل اونکا دھرم انوسار نہ سمجھا جاتا اور براہمن ایسے دان کو ہرگز گرہن نکرتے جس حالت میں پتی کے ساتھ سہگمن کی ہوئی استریون کا دان انکے پتی کے حیات میں برہمن قبول کرلیتے ہیں تو پھر پوتر اکشتایونی کنیاؤں کا دان انکے خاوند کی وفات کے بعد سچائیوں کو لینے میں کونسا پاپ لگتا ہے -

اگر مذکورہ بالا دلایل سے تشفی نہو تو مہارشی کاتیاین نے دوبارہ کنیا دان کرنے کی صاف اجازت مفصلۂ ذیل اشلوک میں دی ہے جو پہلے بھی درج ہو چکا ہے -

स तु यद्यन्य जातीयः पतितः क्लीव एव वा ।
विकर्मस्थः सगोत्रो वा दासो दीर्घामयोऽपि वा
ऊढापि देया सान्यस्मै सहाभरण भूषणा ॥

पराशर भाष्य और निर्णय सिन्धु धृत कात्यायन वचन.

ارتھ جسکے ساتھ کنیا بیاہی گئی ہو وہ اگر دوسرے جاتی کا ہو پتت - مخنث - کوکرمی - سگوتر غلام یا دایم المرض ہو تو بیاہی ہوئی کنیا کو بھی بستر اور زیور سے بھوشت کرکے دوسرے کو کنیا دان کرکے دیدینا چاہیے -

اوپر کے دلایل سے صرف دو نتیجہ سدھ ہوتے ہیں اوّل جس کنیا کا ایک مرتبہ

کنیا دان ہو چکا ہو اوسکا دوبارہ خاوند کے مرنے کے بعد کنیا دان ہو سکتا ہی
دوم جنکو برہم بواہ کے موقع پر کنیا دان کرنے کا ادھکار ہے وہ پونر بواہ کے
موقع پر بھی کنیا دان کرنے کے شاستراً ادھکاری ہیں۔

اعتراض چہارم سمرتی کار رشیوں نے آٹھ طرح کا بواہ لکھا ہے اور ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ
بدھی برنن کی ہے۔ اسمیں بدھوا بواہ کا کہیں ذکر نہیں پایا جاتا۔ اس لیے
بدھوا بواہ کو بواہ کے نام سے منسوب کرنا غیر واجب ہے۔

جواب منو سنگھتا کے ادھیائے ۳ اشلوک ۲۷ لغایت ۳۴ میں آٹھ طرح کے بواہ
کے لکشن درج ہیں۔ یہاں پر مختصراً اوسکا ارتھ لکھا جاتا ہے۔

(اوّل) بر کو خود بلا کر بر اور کنیا کو بستر اور آبھوشن دیکر وِدوان اور آچار پاتر
کو جو کنیا دان کرے اوسکو برہم بواہ بولتے ہیں۔

(دوم) یگ کے شروع ہونے پر جو رتوک ورت دھارن کر کے کرم کرتے ہیں
انکو النکار سمت سُتا دان دینا دیو بواہ کہلاتا ہے۔

(سوم) دھرم کے واسطے بر سے ایک گؤ و ایک بیل یا دو گؤ و دو بیل لیکر
کنیا کا دان کرنا آرش بواہ کہلاتا ہے۔

(چہارم) واک دوارا سنسکار پوربک جو بر اور کنیا سے یہ کہکر کہ "تم دونوں دھرم
کا انوشٹھان کرو،، دان کرے اس قسم کے کنیا دان کو پرجاپتیہ بواہ کہتے ہیں۔

(پنجم) کنیا اور اوسکے کٹمبھیوں کو اپنی اچھا سے دھن دیکر جو کنیا گرہن کرے
اوسکو اُسر بواہ کہتے ہیں۔

(ششم) کنیا اور بر اچھا انوسار دونوں کام بس ہو کر آپس میں میل جول کر لیں
تو وہ گندھرب بواہ کہلاتا ہے۔

(ہفتم) کنیا کیطرف کے آدمیوں کو خوف زدہ کر کے زخمی کر کے یا مار کر زبردستی
روتی ہوئی کنیا کو جو ہرن کر کے لیجاوے اوسے راکچھش بواہ کہتے ہیں۔

(ہشتم) سوتی ہوئی مدراپان کیے ہوئے یا بدحواس کے ساتھ چوری سے سمبھوگ کرے وہ پیشاچ بواہ کہلاتا ہے - یہ آٹھوں بواہوں میں سب سے خراب اور ادنے سمجھا جاتا ہے

مذکورۂ بالا آٹھ اشلوکوں میں جنمیں آٹھ قسم کے بواہ کی تشریح درج ہے - اوّل - سوم - چہارم - پنجم - ششم و ہفتم مین لفظ کنیا کا استعمال کیا گیا ہے - اور یہ پہلے اچھی طرح ثابت کر چکے ہین کہ لفظ کنیا کے معنی دونو کنواری اور بیاہتا لڑکی کے ہیں - پس اگر اس قاعدے کے مطابق کنیا یعنی کنواری کا بیاہ برہم - آرش پرجاپتیہ وغیرہ بدھی سے کیا جا سکتا ہے تو لابدا وسی قاعدہ اور نیم سے جس حالت میں کنیا کے معنی بیاہی ہوئی لڑکی کے بھی ہیں بدھوا کا بواہ بھی ہو سکتا ہے اسمیں کوئی امر ہرگز مانع نہیں ہو سکتا - مرد جو دوبارہ شادی کرتا ہے اوس رسم کا کوئی خاص نام نہیں ہے اسی طرح استری کا پونر بواہ کرنیکا بھی کوئی خاص دوسرا نام نہیں ہے

اعتراض پنجم - بدھوا شادی کے بعد پونر بھو کہلاتی ہے اوسکا درجہ بیاہتا استری کے مقابلے میں بہت کم سمجھا گیا تھا -

جواب کشیپ نے لکھا ہے کہ سات طرح کی کنیا پونر بھو کہلاتی ہیں -

सप्त पौनर्भवाः कन्याः वर्जनीयाः कुलाधमाः
वाचादत्ता मनोदत्ता कृत कौतुक मंगला ।
उदक स्पर्शितायाच याच पाणि गृहीतिका ।
अग्निं परिगतायाच पुनर्भू प्रभवाचया ॥

उद्वाह तत्व धृत काश्यप वचन.

ارتھ - سات طرح کی کنیا پونر بھو کہلاتی ہیں اور کمتر درجہ کے ہونے کی وجہ سے اونکے ساتھ بواہ برجت ہے اوّل واگدتا جو بین کے ذریعے سے دان کی گئی ہو دوم منودتّا یعنی جسکا من ہی من میں دان کر دیا گیا ہو سوم کرت کوتک منگلا جسکے ہاتھ میں بواہ کا کنگنا

باندھا گیا ہو۔ چہارم اُدک پہرشتا جو تیا بدھی سجل ان کی گئی ہو۔ پنجم پانی گرہتکا جسکی رسم پانی گرہن ادا ہوئی ہو۔ ششم اگنہ پریگیتا جسکے اگنی کے پھیرے یعنی سپت پدی ہوگئی ہو ہفتم پُنر بھو پربھوا۔ جو پونر بھو سے پیدا ہوئی ہو۔

اب یہ دیکھنا چاہیے کہ منجملہ انکے چار طرح کی پونر بھو کی شادی کا رواج آجکل جاری ہے یعنی اوّل باگدتّا دوم منودتّا سوم کرت کوتک منگلا چہارم پُنر بھو پربھوا۔ اوران استریوں کا آج کل کچھ اکا نہ نام نہیں ہے اور انکا درجہ دھرم سمبندھی کاموں میں پرتھم بواہتا استری کے برابر سمجھا جاتا ہے۔ اگرچہ پہلے جگوں میں یہ پونر بھو کہلاتی تھیں لیکن پراشر سنگھتا میں جو کلجگ کے واسطے خاص سند ہے انکو کہیں پونر بھو کے نام سے نامزد نہیں کیا ہے۔

اعتراض ششم بدھوا کے پنہ سنسکار کے موقع پر کنیادان کے وقت کونسا گوتر اُچارن کرنا چاہیے آیا سابق پتی کا یا پتا کا؟

جواب اعتراض مذکورہ بالا کے جواب دینے کے قبل یہ بچارنا لازمی ہے کہ گوتر شبد کے اصلی معنی کیا ہیں۔ بشوامتر۔ جمدگنی۔ بھردواج۔ گوتم۔ اتری۔ وسشٹ کاشیپ۔ اگست۔ ان آٹھ رشیوں کی اولاد جو پرم پرا سے چلی آتی ہے گوتر کہلاتی ہے۔ لہذا اس سے ظاہر ہے کہ گوتر شبد کے معنی بنش یعنی خاندان ہیں۔ انکے گوتر اُچارن کرنے سے کیول یہ ظاہر ہوتا ہے کہ فلاں شخص فلاں رشی کے خاندان میں پیدا ہوا ہے یعنی فلاں رشی فلاں شخص کا مورث اعلے ہے۔ سوال صرف یہ ہے کہ بواہ کے وقت کس طرح گوتر اچارن کرنا چاہیے رشیہ شٹرنک کا مت ہی کہ بر کے پڑدادا۔ دادا اور باپ کا نام گوتر سمیت اُچارن کر کے ازاں بعد بر کا نام اور گوتر اچارن کرنا چاہیے علے ہذالقیاس کنیا کے بھی اسیطرح مورث اعلے کا گوتر و نام اچارن کر کے ازاں بعد کنیا کا گوتر و نام اچارن کرنا چاہیے تاکہ لوگونکو معلوم ہو جاوے کہ کنیا کسکی پڑپوتی۔ کسکی پوتی اور کسکی بیٹی ہے یعنے کنیا نے کس بنش میں جنم لیا اور کنیا کے آوی پرش کون ہیں۔ غرضکہ گوتر اُچارن

انکا اصلی منشا صرف یہ ہے کہ جانبین کا حسب نسب حاضرین جلسہ کے سامنے برنن کرکے انکی شہادت پیدا کر لی جاوے کہ آئندہ کو کوئی نی نہ نکلے۔ اس لیے پونر بواہ کے وقت پنڈت ایشور چندر ودیاساگر نے یہی سدہ کیا ہے کہ پتا گوتر اچارن کیا جاوے۔ یہ امر کہ کنیا کی دوسرے گوتر کے بر کے ساتھ ایک مرتبہ شادی ہو چکی ہے ہرگز مانع نہیں ہوتا کہ پتا کا گوتر پونر بواہ کے موقع پر اچارن نہ کیا جاوے۔ کیونکہ لڑکے اور لڑکی کی دوبارہ شادی ہونے کی وجہ سے براد کنیا کے حسب و نسب میں فرق نہیں آتا۔ باپ دادا۔ پڑدادا برابر وہی بنے رہتے ہیں۔ پتا کا گوتر اچارن کرنے میں کسی طرح کی بادھا نہیں ہے کیونکہ مہارشی کاتیاین کے کلام کے مطابق دوسرے گوتر کے بر کے ساتھ بواہ ہو جانے سے استری کا گوتر تبدیل نہیں ہوتا۔

संस्कृतायान्तु भार्य्यायां सपिण्डीकरणान्तिकम्।
पैतृकं भजते गोत्रमूर्द्धन्तु पतिपैतृकम् ॥

उद्वाहतत्त्व धृत कात्यायन वचन।

ارتھ بواہ سنسکار ہونیکے بعد سپنڈی کرم ہونے تک استری پتا کے گوتر میں رہتی ہے سپنڈی کرم ہونیکے بعد سسر کے گوتر میں ملتی ہے۔

اشلوک مذکورہ بالا سے صاف ظاہر ہے کہ استری سپنڈی کرم تک پتی کی سگوتر نہیں ہے چونکہ مختلف گوتروں کی سپنڈی غیر ممکن ہے اسی وجہ سے استری کا پنڈ پرش کے پنڈ کے ساتھ ملاتے وقت شاستر میں کلپنا ماتر استری کو پتی کے گوتر میں بول دیا جاتا ہے۔ لیکن بعض پنڈت لگھو ہاریت کا مفصلہ ذیل بچن پیش کرتے ہیں:۔

सगोत्राद् भ्रश्यते नारी विवाहात् सप्तमे पदे।
पति-गोत्रेण कर्त्तव्या: तस्या: पिण्डोदक-क्रिया ॥

उद्वाहतत्त्व धृत लघुहारीत वचन.

ارتھ۔ بواہ کے وقت ساتویں پھیرے کے بعد استری کا پتری گوتر بھرشٹ ہو جاتا ہے اسلیے اوسکا شرادھ و ترپن خاوند کے گوتر میں کرنا واجب ہے۔

علاوہ ازیں

पाणि ग्रहणिका मंत्राः पितृ गोत्रापहारकाः।
भर्तुर्गोत्रेण नारीणां देयं पिण्डोदकं ततः ॥

उद्वाहतत्त्व धृत बृहस्पति वचन.

ارتھ - پانی گرہن کے منتروں کے ذریعہ سے استری پتا کے گوتر سے خارج ہو جاتی ہے اسلیے اوسکا شرادھ اور ترپن خاوند کے گوتر میں کرنا چاہیے - برہسپتی

اب ذرا غور کرنا چاہیے کہ اگر لکھو ہاریت اور برہسپتی کے بچنوں پر عمل کیا جاوے تو بیاہ کے وقت پتا کا گوتر کیونکر اچارن ہو سکتا ہے یہ مسئلہ ذرا وقت طلب ہے لیکن جب کاتیاین نے صاف الفاظوں میں وجہ موجہ کے ساتھ لکھا ہے کہ سپنڈی کرم ہونے تک استری کے پتا کا گوتر قایم رہتا ہے تب سمجھ میں نہیں آتا کہ برہسپتی وغیرہ اوسکے خلاف گئے ہوں لہذا غور کرنے سے یہ ترشح ہوتا ہے کہ برہسپتی کے بچن سے صرف یہ مراد ہے کہ گو اصل میں سپنڈی کرم ہونے تک اصلی گوتر کی تبدیلی غیر ممکن ہے لیکن پھیرے ہونے اور پانی گرہن منتر اچارن ہونے کے بعد صرف اشوچ وغیرہ کے سمبندھ میں استری کا پتی کے گوتر کے ساتھ تعلق پیدا ہو جاتا ہے - کیونکہ لکھو ہاریت و برہسپتی کی یہ ہرگز غرض نہیں ہے کہ بواہ کے بعد کنیا کے حسب نسب میں فرق آجاوے اور جب ایسا ہونا غیر ممکن ہے تو گوتر کا بدلنا بھی ممکن نہیں پس برہسپتی وغیرہ کے اشلوک کے موخر پد میں پنڈ و جل دان کی ضرورت کی وجہ سے جو مقدم پد میں پانی گرہن وغیرہ کی رسم کے بعد استری کا پتی کے گوتر میں تبدیل ہونا درج ہے وہ بھی اصل میں اوسی معنی کی تائید کرتا ہے جو سابق میں درج کیے گئے ہیں کیونکہ معمولی دان وغیرہ کے موقع پر پتی کے گوتر اچارن کرنے کی ایسی ضرورت نہیں ہے جیسی کہ سپنڈی کے وقت - پس پنڈت ودیا ساگر کی راے کے انوسار ہردو اشلوک مذکورہ بالا میں پنڈودک سپنڈی کرم بودھک ہے اور یہ معنی لگانے سے کاتیاین اور ان دونوں بچنوں میں مطلق اختلاف نہیں رہتا - اگر برہسپتی کی پانی گرہن کے رسم کے بعد گوتر کی تبدیلی مطلق سے مراد ہوتی تو ضرور مقدم پد میں قاعدہ کلیہ درج کر کے موخر پد میں خاص

پنڈ وجل دان کی تشریح ہرگز نہ کرتا - اسلیے ناظرین بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ برہسپتی وغیرہ کا قول محض ایک عارضی حالت کے واسطے آگیا دیتا ہے اور کاتیاین کے مانند قاعدہ کلیہ بیان نہیں کرتا -

برت وغیرہ کے موقع پر گوتر کے اُچارن کرنے کا کہیں بیکھ نہیں پایا جاتا ہے. صرف شرادھ آدی کرم میں چونکہ گوتر کا اُچارن کرنا ضروری ہے اسی کی تقلید سے برت آدی کے موقع پر بھی گوتر اُچارن کرنے لگے ہیں - اور لہذا حقیقت میں یہ کیول بیوہار ماتر ہے وشسٹ نے صاف لکھا ہے کہ کینیا کا جس کل میں جنم ہوا ہو اوس کل کا گوتر بواہ کے موقع پر اُچارن کرنا چاہیے جیسا کہ اشلوک مفصلہ ذیل سے واضح ہوتا ہے -

अमुष्य पौत्रीमसुष्य पुत्रीमसुष्य गोत्रजाम्
इमां कन्यां वरायास्मै वयं तद्धिवृणीमहे ॥
प्रगाध्यमिति वै ब्रूयादसौ कन्याप्रदायकः ॥

बृहद्वशिष्ठ संहिता, चतुर्थ अध्याय.

ارتھ سبھوں کے آگے لوگوں کو سنا کر کینیا دان کرنے والا بیان کریگا کہ فلاں شخص کی پوتی اور فلاں شخص کی بیٹی جو فلاں گوتر میں پیدا ہوئی ہے میں اس کینیا کو فلاں بر کو دان کرتا ہوں -

برہد وشسٹ سنگھتا ادھیائے چہارم

جب اِس مادّے میں سپشٹ شاستر کا بچن موجود ہے کہ جس سے کل سندیہہ دور ہوتا ہے تب پھر اسمیں کوئی ایسی بات دیکھنے میں نہیں آتی کہ گوتر کا مسئلہ کسی طرح پر پنربواہ کا بادھک ہو اور پُنہ سنسکار میں ہرج ڈالے - اور جب دھرم شاستر میں پُنہ سنسکار کی خاص اجازت ہے تو یہ سب اعتراض فروعات سے ہیں - اور اکشتایونی بال بدھوا کی بابت شاستر میں صریح اگیا پائی جاتی ہے کہ اوسکا اصلی پتری گوتر جب تک کہ پتی کے ساتھ سماگم نہو قائم رہتا ہے - اور اگر بر قبل از سمبھوگ کے مرجاے تو وہ پتی کے گوتر - پنڈ اور سوتک میں نہیں داخل ہوتی جیسا کہ مندرجہ ذیل اشلوکوں سے ظاہر ہوگا -

विवाहेचैव निर्वृत्ते चतुर्थे ह्नि रात्रिषु ।
एकत्वं सागता भर्तुः पिण्डे गोत्रे च सूतके ॥

भवदेव भट्ट धृत मनुः

ارتھہ بواہ ہوجانے پر چوتھے دن راتری میں پتی کے پنڈ۔گوتر اور سوتک میں استری کی ایکتا ہوتی ہے۔ (یعنے چترتھی کرم ہونے کے قبل کنیا پتا کے گوتر میں قایم رہتی ہے)

चतुर्थी होम मंत्रेण त्वङ् मांस हृदयेन्द्रियैः ।
भर्त्रा संयुज्यते पत्नी तद् गोत्रा तेन सा भवेत् ॥

बृहस्पतिः

ارتھہ چترتھی ہوم کے منتروں سے توچا۔ مانس۔ ہردے اور اندریوں کے دوارا پتنی کا خاوند سے سنجوگ ہوتا ہے۔ اس سے وہ پتی گوترا ہوجاتی ہے۔ برہسپتی

علاوہ بریں رشی شرنگ نے جو بیوستھا اس مادہ میں دی ہے اس سے استریوں کے پونر بواہ کی بابت ذرا بھی شنک باقی نہیں رہتا۔ ماسوائے اسکے گوتر کے مادے میں بھی اوسنے لکھا ہے کہ جس استری کی دو بار شادی ہوئی ہو اوس استری کے شرادھ آدی کرم کے وقت پرتھم پتی کا گوتر اُچارن کرنا چاہیے لیکن اگر کسی اکشتایونی ناری کی دوبارہ شادی ہوئی ہو تو اوسکے مرنے کے بعد اوسکے شرادہ آدی کرم میں دوسرے پتی کا گوتر اُچارن ہوگا جیسا کہ اشلوک مندرجہ ذیل سے ظاہر ہوتا ہے۔

स्त्रीणामाद्यस्य वै भर्तुर्यद्गोत्रं तेन निर्वपेत् ।
यदि त्वक्षतयोनि स्यात् पतिमन्यं समाश्रिता ।
तद्गोत्रेण तदा देयं पिण्डं श्राद्धं तथोदकम् ॥

सुधी विलोचन धृत ऋष्य शृंग वचन.

ارتھہ استریونکو پرتھم پتی کا جو گوتر ہو اوسکو اُچارن کرکے استریونکا پنڈ دان وغیرہ کرنا چاہیے اور اگر کوئی اکشتایونی استری دوسرے پتی کا آشر کرلے تو ایسی صورت میں اوسکے پنڈ شرادھ اور اُدک دان کیوقت دوسرے پتی کا گوتر اُچارن کرنا چاہیے۔

تیسرا باب

مخالفین کے ثبوت کی تردید

ثبوت اوّل - مخالفین کا سب سے پہلا بڑا بھاری زبردست ثبوت یہ ہی کہ کلجگ میں بدھوا بواہ کا لشیدھ ہی اور اوسکے پرمان مین پرانون کے مفصلہ ذیل اشلوک پیش کرکے اپنا پکش سدھ کرنیکی کوشش کرتے ہین -

(۱) از آدی پران

ऊढायाः पुनरुद्वाहं ज्येष्ठांशं गोवधं तथा।
कलौ पंच न कुर्वीत भ्रातृजायां कमंडलुम्॥

आदि पुराण.

ارتھ - بیاہی ہوئی استری کا دوسرا بیاہ - سب سے بڑے بھائی کو اُتم حصہ دینا - گو بدہ بھائی کی بیوی سے پُتر اُتپت کرنا - سنیاس دھارن کرنا - یہ پانچوں کرم کلجگ مین منع ہین -

(۲) از برہد ناردیہ پران

दत्तायाश्चैव कन्यायाः पुनर्दानं परस्य च।

बृहन्नारदीय पुराण.

ارتھ - کلجگ مین کینیا برکو دوسری بار نہین دینی چاہیے -

(۳) از آدتیہ پران

दत्ता कन्या प्रदीयते॥

आदित्य पुराण.

ارتھ - کلجگ مین دی ہوئی کینیا دوبارہ دینی منع ہے -

(۴) از کرتو

देवरान्न सुतोत्पत्तिर्दत्ता कन्या न दीयते।
न यज्ञे गोवधः कार्य्यः कलौ न च कमंडलुः ॥

ऋतुः

ارتھ بھائی کا بھاوج سے پتر اوتپت کرنا۔ کنیا جسکا دان ہوچکا ہو پھر اوسکا دوبارہ دان کرنا یگیہ مین گوؤ بدھ کرنا اور سنیاس دہارن کرنا یہ چارون باتین کلجگ مین منع ہین۔

تردید (اوّل) ناظرین کو ذرا خیال کرنا چاہیے کہ آدی پران وغیرہ کی رو سے کلجگ مین بیاہتا استری کی عام طور پر یعنے عام حالتون میں دوبارہ شادی منع کی گئی ہے لیکن پرا شر خصوصاً کلجگ مین پانچ خاص حالتون میں دوبارہ شادی کرنے کی اگیا دیتا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ پراشر بھی عام طور پر دوبارہ شادی کرنا جایز قرار دیتا ہے غلط نہین ہے۔ کیونکہ خاص حالتون مین کلجگ میں ایک خاص نیم مقرر کرکے اوسنے پُنہ سنسکار جایز رکھا ہے۔ اسلیے آدی پران وغیرہ کی تردید ان پانچ خاص حالتون پر موثر نہین ہوتی۔ کیونکہ یہ خاص حالتیں گویا اوس عام قاعدے کی استثنا ہیں مذکورہ بالا ارتھ لگانے سے گو ہر دو پکش کے مول اشلوک ظاہرا ہین ایک دوسرے کے خلاف معلوم ہوتے ہین لیکن فی الواقعی اصلی ارتھ پر غور کرنے اور شاستر کارون کی منشا کو بے تعصبی کے ساتھ بچارنے سے تمام خلاف بیانی دور ہوجاتی ہے مطلب و معنی بخوبی صاف ظاہر ہوجاتی ہین اور اس مین کسی قسم کا شک باقی نہیں رہتا کہ آدی پران و پراشر کے اشلوک آپس میں ضدین نہیں ہیں بلکہ جداگانہ عام اور خاص قاعدے کی تصریح کرتے ہیں۔

آچار کی بابت عام اور خاص دونون قاعدے ہوتے ہین اونکے بارے مین اکثر جگہ ایسا دیکھا جاتا ہے۔ مثلاً

अहरहः सन्ध्यामुपासीत ॥

ارتھہ ہر روز سندھیا کرنی چاہیے۔

ایسا سندھیا کی بابت ویدمین عام قاعدہ مقرر ہی۔لیکن جاوالی رشی نے فرمایا ہی

सन्ध्यां पञ्च महा यज्ञान् नैत्यकं स्मृतिकर्मच।
तन्मध्ये हापये त्तेषां दशाहान्ते पुनः क्रिया ॥

शुद्धि तत्व धृत जाबालि वचन.

ارتھہ سندھیا۔ پانچ یگیہ۔ نت کرم جنکی سمرتیوں میں آگیا ہی۔ اشوچ کے زمانے میں نہیں کرنی چاہئیں اوس زمانے کے گذر جانے کے بعد انھیں پھر کرنا چاہیے۔

ناظرین کو خیال کرنا چاہیے کہ حالات مذکورہ بالامین جاوالی رشی سندھیا کرنا منع کرتا ہے۔ باوجودیکہ ویدمیں عام اجازت ہے کہ ہر روز بلا ناغہ سندھیا کرنی چاہیے۔ پس ایسی صورت میں ایک خاص حالت میں سندھیا نکرنے سے یہ نتیجہ نکالنا کہ یہ امر وید برودھ ہے بالکل درست نہیں معلوم ہوتا۔ علیٰ ہذا القیاس منو نے بھی اَدھیاے دوم کے اشلوک ۱۰۱ و ۱۰۳ مین تاکید کی ہے کہ طلوع آفتاب کے قبل اور غروب آفتاب کے بعد روز سندھیا کرنی چاہیے اور جو ایسا نکریگا وہ دوج جاتی کے کسی دھرم سمبندھی کام مین شریک نہین ہو سکتا ہے۔ لیکن اسکے خلاف میں ویاس نے تحریر کیا ہے کہ "سنکرانت کو۔ ہر دو پکش کے انت مین ادشٹی کو اور جس روز شرادھ ہو شام کی سندھیا کرنی منع ہے"۔ پس اس سے یہ نتیجہ ہرگز نہیں نکالنا چاہیے کہ منو اور ویاس کے کلام میں سندھیا کی بابت اختلاف راے ہے بلکہ یہ صرف عام اور خاص قاعدوں کا بھید ہے ماسواے اسکے ویدمین لکھا ہے۔

माहिंस्यात सर्व्वा भूतानि ॥

ارتھ کسی جیو کی ہنسا مت کرو۔
لیکن باوجود احکام مذکورہ بالا کے ویدکے دیگر مقامات مین یہ بھی ملتا ہی کہ

अश्वमेधेन यजेत ।

اسومیدہ (یعنے گھوڑے کی قربانی کرکے یگیہ کرو

पशुना रुद्रं यजेत ।

ارتھ رودر یگ پشو بدھ کرکے کرو۔
ناظرین کو ذرا سوچنا چاہیے کہ گو وید مین عموماً جیو ہنسا منع ہی لیکن خاص موقع پر اوسکی اجازت دی گئی ہے۔ منو بھی خاص اور عام قاعدے کی تائید میں تحریر کرتا ہے۔

मधुपर्के च यज्ञे च पितृदैवत कर्मणि ।
अत्रैव पशवो हिंस्या नान्यत्रेत्यब्रवीन्मनुः ॥

मनु. अ. ५ श्लो. ४१

ارتھ مہمان کی دعوت۔ یگیہ۔ پتر شرادھ اور دیو کاریہ کے موقع پر پشو ہنسا کرنی واجب ہے اور موقع پر نہیں۔ ایسا منو بھگوان فرماتے ہیں۔ منو ادھیائے پنجم اشلوک ۴۱۔

شرح منو بھگوان نے پشو ہنسا کو عام طور پر منع کیا ہے۔ لیکن خاص طور پر مذکورہ بالا حالتوں میں جایز کہا ہے اس سے یہ ہرگز نہیں سمجھنا چاہیے کہ منو کے بچنون میں آپس میں تناقض ہے۔ اسی طرح آدی پُران وغیرہ میں عام طور پر یہ سنسکار منع کیا گیا ہے لیکن پراشر خاص خاص حالتوں میں جایز کہتا ہی اس سے یہ نتیجہ نکالنا بڑی بھاری بھول ہی کہ یہ پُران آدی وغیرہ کے مابعد کے کلام پراشر بھگوان کے بچن کے برودھ ہیں۔

دوم مخالفین جو مذکورہ بالا ثبوت خلاف میں پیش کرکے بدھوا بواہ کا کھنڈن کرتے ہیں انمیں سے تین پُران آدی شاستر کے بچن ہیں باقیماندہ ایک

بچن کرتو کا ہے۔ جو ہمارے پتروں میں سے ایک ہی یہ کسی سنگھتا کا ہوت
نہیں ہے نہ اسکا نام ہیں مشہور سمرتی کاروں میں ہے جنکا ذکر پہلے آچکا
ہے علاوہ بریں پرانوں میں سے بھی بعض اُپ پرانوں کے بچن ہیں
آدتیہ پُران کے اس اشلوک کے سوا نہ کوئی دوسرا اشلوک اس بارے
میں اور نہ پوری یہ مسلم پستک دیکھنے میں آتی ہے اور اسی سے اشلوک
کی وقعت کا جو سند اُپیش کیا جاتا ہے خود ناظرین بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں
بہرکیف اگر مخالفین کے ثبوت کو فرضی طور پر کافی مان لیا جائے۔ تو بھی
ویاس کا مفصلہ ذیل اشلوک اِن پُرانوں کے کلام کی بخوبی تردید کرتا ہے
جو ذیل میں ہدیۂ ناظرین ہے۔ اس سے اچھی طرح واضح ہو جائیگا کہ اس
قسم کا ثبوت ایسے موقع پر بالکل مناسب حال بحث نہیں ہے اور کسی حالت
میں مخالفین کا دعویٰ قایم کرنے میں چسپاں نہیں ہو سکتا۔ جہاں
شاستروں کی رائے میں اختلاف ہو وہاں شری ویدبیاس جی نے
مفصلہ ذیل اشلوک میں اپنی بیوستھا دیکر اسکا تصفیہ کر دیا ہے:—

स्रुति स्मृति पुराणानां विरोधो यत्र दृश्यते ।
तत्र श्रौतं प्रमाणन्तु तयोर्द्वैधे स्मृतिर्वरा ॥

ارتھ شرتی سمرتی۔ پُران میں جہاں اختلاف ہو وہاں شرتی پرمان ہے اور جہاں سمرتی
اور پُران میں اختلاف ہو وہاں سمرتی پرمان ہے۔

स्रुति स्मृति पुराणेषु विरुद्धेषु परस्परम् ।
पूर्व्वं पूर्व्वं बलीयस्यादिति न्याय विदोविदुः ॥

संग्रह.

ارتھ ودوان پُرشوں نے کہا ہے کہ جہاں شرتی سمرتی اور پُران میں اختلاف ہو
موخر کی نسبت ماقبل ہر حالت میں زبردست ہے۔ سنگرہ

شرح

ہم پہلے دکھا چکے ہیں کہ وید بھگوان کے مختلف منتروں میں بدھوا بواہ کی عام اجازت ملتی ہے۔ اسکے بعد یہ بھی ثابت کر چکے ہیں کہ مشہور سمرتی کاروں نے وید کے احکامات کی منشا کے مطابق پنر سنسکار کو خاص حالتوں میں جایز رکھا ہے ایسے سپشٹ اور زبردست ثبوت کے مقابلے میں آپ پرانوں اور گمنام رشیوں کے بچنوں کو پیش کرنا موجودہ متعصب ورپکش پاتی پنڈتوں کے سدھانت کا اندازہ ہمارے منصف مزاج ناظرین خود کر سکتے ہیں۔

سوم

ہم پہلے اس امر کو صراحت کیساتھ تحریر کر چکے ہیں کہ شری وید بیاس دیگر رشیوں کے شامل اپنے پتا پراشر رشی کے پاس کلجگ کے دھرم دریافت کرنے کی غرض سے شری بدر کا آشرم میں تشریف لے گئے اور پراشر بھگوان نے اپنے پتر سے حسب بیان پراشر سنگھتا کلجگ کے دھرم بیان کیے پھر اس میں شک کا کونسا مقام ہے کہ پراشر بھگوان کی پانچ خاص حالتیں جن میں پُنر بواہ کی بابت آگیا ہے وہ کلجگ سے علاقہ نہیں رکھتیں اور جب یہ امر مسلم الثبوت ہے کہ عندالدریافت رشی جن پراشر بھگوان نے خاص کلجگ کے دھرم نروپن کیے جنکا ذکر پراشر سنگھتا میں درج ہے تو جب تک ہم وزن سمرتی و وید کے بچن سے یہ ثابت نہ کیا جاوے کہ یہ خاص کلام دیگر یگ سے علاقہ رکھتا ہے تب تک پراشر بھگوان کا بچن سدھ مانا جائیگا خصوصًا ایسی حالت میں جبکہ خاص नष्टे मृते کے اشلوک کو ٹیکا کار منوھا راج کا اشلوک بتاتے ہیں اور جو نارد سمرتی میں بھی ملتا ہے۔

بھاشا کاروں نے رشی واک دوارا پراشر سمرتی کو کلجگ میں خاص سند گردانا ہے

कलौ पाराशरा: स्मृता: ॥

ارتھ :- پراشر سمرتی خاص کلجگ کے واسطے ہے۔

علاوہ برین ہیلکنٹھہ مصنف سنسکار میوکھہ دہشری بھٹوجی دیکشت مصنف سدھانت کومدے و مصنف نرنے سندھو وشنکر بھٹ مصنف دوت نرنے نے اس مادّے میں خاص اپنی اپنی راے ظاہر کی ہو کہ پراشر کے مول اشلوک جن میں پُنہ سنسکار کی آگیا ہو کلجگ سے علاقہ رکھتے ہین۔ نند پنڈت نے بھی اس امر کی تائید کی ہے مخالفین میں سے بعض نے اس امر پر بڑا زور دیا ہے کہ مادھو آچارج نے پراشر کے اوس اشلوک کو جس میں پنر بواہ کا ذکر ہے کلجگ کے سِوا دوسرے جگ کے متعلق تحریر کیا ہو اسکی بابت اس رسالے کے پہلے باب میں اچھی طرح بحث ہو چکی ہے اس لیے یہاں پنر دوہرانا فضول معلوم ہوتا ہو۔ (دیکھو صفحہ ۱۸و۱۹و۲۰)

پراشر کے پُنہ سنسکار کے بچنوں میں خاص خوبی یہ ہے کہ اوّل وہ کلجگ سے مخصوص ہیں۔ دوم پہلے شادی کی تکمیل کے بعد بھی پُنہ سنسکار کی آگیا ہو سوم خاص حالتون کی ضمین پُنہ سنسکار ہونا چاہیے۔ تشریح درج ہو۔ چہارم دوج جاتی کے واسطے معین ہیں۔ دوسرے رشی داک جو ملتے ہیں اونمیں پُنر بواہ کی عام اگیا پائی جاتی ہے۔ لیکن اسقدر صحت کے ساتھہ واضح طور پر تشریح نہیں ہے۔ اگر اِن کل حالتوں کو ایک جگہ فراہم کیا جاے جن میں مختلف رشیوں نے پنر بواہ کی اگیا دی ہے تو مسٹر جسٹس راناڈے تحریر کرتے ہیں کہ قریب سترہ ایسی صورتیں ہیں جن میں اِن مہاتماؤں کے بچن کے مطابق ازدواج ثانی شاستروکت ودہرم اوکت مانا گیا ہے لیکن پراشر نے صرف پانچ حالتوں میں پُنہ سنسکار کی آگیا دی ہے اس لیے پراشر بھگوان کا بچن اور بھی زیادہ تر قابل تعظیم کے ہے کہ وہ زیادہ تر آزادی استیر کو کو دینا پسند نہیں کرتے تھے۔

چہارم ہمکو یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ ادن کل احکامات پر جنکی آدہی مجان وغیرہ ہیں

خاص کلجگ کیواسطے ممانعت ہے شروع زمانہ کلجگ سے آج تک اوتم جاتی
کے سوشیل بدھی مانوں اور ودوانوں نے اونپر کہاں تک عمل درآمد کیا ہی
مسلسل ہندوستان کے تواریخی حالات قلمبند نہ ہونے کی وجہ سے پوری
کامیابی اس امر میں غیر ممکن ہے۔ لیکن جہاں تک مستند ذریعے سے
شری یُت پنڈت ودیاساگر نے اپنے بنگلہ رسالے میں فراہم کیا ہی اومیں
سے چند نظایر ہدیۂ ناظرین کیے جاتے ہیں۔ انسے خود بخود جھلک جائیگا۔
کہ سابق میں اُتم جن مہاتماؤں نے اس قسم کے پُرانوں کے احکامات
پر کسقدر توجہ دی اور انکی پابندی کو کہاں تک واجب گردانا ہے۔

کلجگ میں ان پُرانوں کی روسے منجملہ دیگر آچاروں کے مفصلۂ ذیل آچار
برجت ہیں۔ بواہتا استری کا دوسرا بواہ۔ بڑے بھائی کو اُتم حصّہ دینا۔ سمدر
جاترا۔ سنیاس دھارن کرنا۔ دوج جاتی کا اپنے سے نیچی جاتی کے ساتھ بواہ
کرنا۔ نیوگ سے پُترا پت کرنا۔ مہان کی دعوت کے موقع پر پشو ہنسیا۔ نرمیدھ
اشومیدھ۔ گومیدھ۔ اگنی میں جلنا۔ آشوچ کا زمانہ جس قدر وید سے
زیادہ تر ماہیت ہو اوسی قدر کم کرنا۔ شودر جاتی کے نائی داس گوالہ وغیرہ
کے ہاتھ کا پکا ہوا بھوجن کرنا وغیرہ وغیرہ اس قسم کے بہت سے آچار
پُران ہائے مذکورۂ بالا میں منع ہیں۔

منجملہ مذکورۂ بالا آچاروں کے۔ اشومیدھ۔ اگنی میں جلنا۔ سنیاس
دھارن کرنا دیرگھ کال تک برہم چرج سادھن کرنا۔ سمدر جاترا۔ ودھوا
بواہ وغیرہ کی متعدد ایسی نظیریں ملتی ہیں جنسے یہ بات صاف معلوم ہوتی
ہے کہ یہ آچار کلجگ میں برابر ہوتے رہے اور کسی نے آدی پُران وغیرہ
کے بچنوں کی ذرا بھی پرواہ نہ کی۔

(۱) پانڈو جو کلجگ شروع ہونے کے ۶۵۳ سال کے بعد تک ہندوستان
میں راج کرتے تھے اونھوں نے اشومیدھ یگیہ کیا۔ یہ ایسا مشہور

تواریخی واقعہ ہے جسکا زیادہ تر ثبوت درکار نہیں۔

(۲) یہ بھی ہم پہلے کہہ چکے ہیں کہ ارجن نے ناگ راجہ ایراوت کی بدھوا دختر سے شادی کی جسکا ذکر مہابھارت میں درج ہو۔ اسی ضمن میں اس سالہ کے پہلے حصے میں اور چند مشہور نظائر درج کیے گئے ہیں جنکا دُہرانا فضول ہے۔

(۳) وکرمادت کے پیدا ہونیکے چند صدی قبل شدرکا نامی راجہ ہندوستان میں راج کرتا تھا اوسنے اپنے پُتر کو گدی دیکر خود اشومیدھ یگیہ کیا اور بعدہ اگنی میں بھسم ہوکر مرگیا۔

ऋग्वेदं सामवेदं गणितमथ कलांवैशिकींहस्तिशिक्षां
ज्ञात्वा सर्वप्रसादाद्व्यपगततिमिरे चक्षुषी चोपलभ्य ।
राजानं वीक्ष्य पुत्रं परम समुदये नाश्वमेधेन चेष्ट्वा ।
लब्ध्वा चायुः शताब्दं दशदिन सहितं शूद्रको ग्निंप्रविष्टः

मृच्छकटिक प्रस्तावना।

ارتھ وہ (یعنی شدرکا) رگ اور سام ویدسے بخوبی ماہر تھا۔ علم ہندسہ۔ چونسٹھ ودیا (یعنی ہنر) اور ہاتھیوں کی تعلیم دینے کا فن جانتا تھا۔ شیو کرپا سے اوسکی بصارت تاریکی سے محفوظ تھی۔ اوسنے اپنے پُتر کو گدی پر بیٹھے دیکھا۔ اسومیدہ یگ کرکے ایک سوبرس و ۱۰ یوم کی عمر پاکر آخرش اگنی میں بھسم ہوکر مرگیا۔ از رسالہ ودیا ساگر (اس راجہ کا اسکندہ پُران میں بھی ذکر ہے)

(۴) راجہ پرورسین نے چار مرتبہ اشومیدہ کیا۔

चतुरश्वमेधयाजिनः विष्णुवृद्ध सगोत्रस्य सम्राजः वा-
काटकानां महाराज श्रीप्रवरसेनस्य इत्यादि ।

ارتھ راجہ پرورسین نے چار مرتبہ اشومیدہ کیا جو مشہور راجہ کنکسک کے بنش میں سے ہے

(دیکھو جرنیل ایشیائک سوسائٹی بابت ماہ نومبر ۱۸۳۶ء صفحہ ۴۲۸)

(۵) راج ترنگنی کے ترنگ اوّل میں درج ہے کہ راجہ پرورسین کے بزرگوں نے دس بار اشومیدہ یگ کیا۔

(۶) راجہ میہرکل والی کاشمیر نے جزیرہ سیلون پر فوج کشی کی اور سیلون کے راجہ کو تخت سے اوتارا - اس سے صاف ظاہر ہے کہ زمانہ سابق میں سمدر جاترا کی ممانعت نہیں تھی۔

सजातु देवीं संवीत सिंहलांशुक कञ्चुकाम् ।
हेम पादाङ्कित कुचां दृष्ट्वा जज्वाल मन्युना ॥
सिंहलेषु नरेन्द्राङ्घ्रि मुद्राङ्कः क्रियते पटः ।
इति कञ्चुकिना पृष्टेनोक्तो यात्रां व्यधात्ततः ॥
ससिंहलेन्द्रेण समं संरम्भादुदपाटयत् ।
चिरेण चरणास्पृष्ट प्रियालोकनजां रुषम् ॥

राजतरंगिणी, प्रथम तरंग: स: २९६.९७.९९

ارتھ رانی سیلون کی بنی ہوئی انگیا یعنی چولی پہنے ہوئی تھی - راجہ میہرکل رانی کے سینہ پر قدموں کا نشان زردوزی کام میں بنا ہوا دیکھکر دل میں جل بھن گیا - راجہ کے دریافت کرنے پر خواجہ سرا نے جواب دیا "مہاراج" اسیلون میں جو پارچہ بناتے ہیں اوسپر وہاں کے لوگ اپنے راجہ کے قدم کا نشان چھاپتے ہیں" یہ سنکر راجہ نے سیلون پر حملہ کرنیکی غرض سے کوچ کیا - سیلون کے راجہ اور میہرکل کے درمیان جنگ ہوا اور اس طرح اوس غصے کو فرو کیا جو سیلون کے راجہ کے قدموں کے نشان کو اپنی رانی کی چھاتی پر دیکھکر اوسکے دل میں پیدا ہوا تھا - راج ترنگنی - ترنگ اوّل ۲۹۶ - ۲۹۷ - ۲۹۹ -

(۷) راج ترنگنی کے ترنگ چار میں لکھا ہے کہ راجہ جے پرا نے اپنے سفیر کو سیلون روانہ کیا تھا - اس سے اور بھی زیادہ تر واضح ہوتا ہے کہ اوس وقت سمدر جاترا

کرنے مین دوش نہیں سمجھا جاتا تھا آجکل بھی بہت سے لوگ جگنا تھہ جی و
دوارکا کے تیرتھہ جاترا جہاز دوارا کرتے ہیں۔ چونکہ سمدر جاترا کا مسئلہ
تقریبًا حل ہوگیا ہے اور اب اتم جات کے برہمن۔ چھتری۔ ویس
وغیرہ بلا روک ٹوک ولایت آتے جاتے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ بدھوا
بواہ کا مسئلہ بھی اسی طرح اگر تعلیم یافتہ جماعت تعصب ذاتی کو چھوڑ کر
غور کریگی تو ضرور خاطر خواہ حل ہو جائیگا۔

(۸) راجہ سووستو نے ہرش دیو نامی شیو کا مندر بکرما دت سمبت ۱۰۱۰ میں
تعمیر کیا۔ کتبہ جو مندر کی دیوار پر پتھر میں کھدا ہوا ہے اوس سے صاف
معلوم ہوتا ہے کہ اسنے تمام عمر برہم چرج سادھن کیا۔

आजन्म ब्रह्मचारी दिगमलवसनः संयतात्मा तपस्वी
श्रीहर्षाराधनैकव्यसन शुभमतिस्त्यक्त संसार मोहः ।
आसीद्यो लब्धजन्मा नवतर वपुषां सत्तमः श्रीसुवस्तु-
स्तेनेदं धर्म्मवित्तैः सुघटित विकटं कारितं हर्ष हर्म्यम् ॥

ارتھہ سووستو جسنے عمر بھر برہم چرج سادھن کیا۔ ننگن رہا۔ اندریوں کو روکا۔ سنیاس دھارن
کیا ہرش دیو کی پرستش کا دلدادہ تھا۔ سنسار کی باسنا تیاگ دیں تھیں۔ زندگی کے
پھل کو حاصل کیا تھا۔ دیکھنے میں خوبصورت تھا۔ دہرم کی غرض سے اوسنے یہ کنوان اور
مندر تعمیر کیا ہے (دیکھو جرنیل ایشیاٹک سوسایٹی بابت جولائی ۱۸۳۵ء صفحہ ۳۷۸)

پنجم جبکہ یہ امر مسلم الثبوت ہے کہ کلجگ میں انسان کی نسل بمقابلہ دیگر جگوں کے
بل اور بدھی میں کمزور ہے تب یہ ہرگز سمجھہ میں نہیں آتا کہ نیوگ بواہ کی رسم
کو بغیر کافی وجہ کے قطعی کلجگ سے اوٹھا دیا جاتا اور اوسکے بجائے معصوم
ابول بال بدھواؤں کو تازیست برہم چرج سادھن کرنیکا فتوی دیا جاتا
جو آجکل استری چھوڑ پرشوں سے بھی سدھنا بہت کٹھن ہے۔ علاوہ بریں

جب دیرگھہ کال برہم چرج ان پرانونکے کلام کے انوسار شاسترا ً منع ہے تب
مخالفین بال بدھواؤں کو نہیں معلوم کس لالچ کی روسے حالت بیوگی
میں رہکر اور برہم چرج سادھن کرکے تمام عمر بسر کرنیکی ہدایت کرتے ہیں۔
اگر پرانوں کی منشاء کے بموجب اس قسم کا سادھن فی الواقعی منع ہے
تو بلاشک وشبہہ برہم چرج کو ترجیح نہ دیکر بدھواؤں کا ضرور دوبارہ بواہ
ہونا چاہیے اور یہاں پر مخالفین خود اپنے ثبوت سے آپ قایل ہوتے ہیں
قطع نظر کلام مذکورہ بالا کے پُنر بواہ کی رسم جسکی متواتر شاستر کاروں
نے آگیا دی ہے کلجگ میں صرف اس غرض سے رکھی گئی ہے کہ بال بدھوا
استریوں سے پتی ورت دھرم کا پالن ہونا کٹھن ہے۔ اسلیے استری دھرم
کی مرجادا قایم رکھنے کے واسطے شاستر کاروں نے انصافاً ایک
مناسب رستہ نکال دیا ہے کہ خاص خاص حالتوں میں ازدواج ثانی جائز
اور مناسب معلوم ہوتا ہے جسکی اچھا ہو اوسپر عمل کرے کسی طرح کا جبر اور
دباؤ نہیں ڈالا گیا ہے۔ مخالفین کا یک قلم اور یک لخت شرتی اور
سمرتی کے مستند کلاموں پر ہرتال لگاکر قطعی ممانعت کرنا زبردستی ہی
نہیں بلکہ پوری سینہ زوری ہے۔

ششم بڑے تعجب اور حیرت کا مقام ہے کہ جن اشلوکوں کی روسے مخالفین
پُنر بواہ کا نشیدھ ثابت کرتے ہیں اونھیں کی روسے کلجگ میں سنیاس
دھارن کرنا بھی منع ہے لیکن باوجود احکام شاستر میں اس امر کی ممانعت
ہونے کے شری شنکراچارج دوم شری رامانج۔ سوم مادھواچارج برادر
ساین اچارج۔ چہارم شری شنکراچارج گجرات نواسی پنجم شری رام کرشن
پرم ہنس بنگال نواسی ششم تیلنگ سوامی کاشی نواسی ہفتم
سوامی بھاشکرانند ہشتم سوامی وسدّہ آنند بنارس نواسی نہم

سوامی رام تیرتھ دھرم شری چیتن مہا پربھو یا نرڈہم و دیگر آنند کلکتہ نواسی وغیرہ وغیرہ کلجگ ہیں ہوے ہیں۔ ہمارا سوال یہ ہو کہ اگر کلجگ میں سنیاس دھارن کرنا منع ہو تو اِن مہاتماؤں کی ذات سے یہ ہرگز توقع نہیں ہو تی ہے کہ بھولکر بھی کبھی یہ مہاتما جن شاستر کا بچن اُلنگھن کرتے۔

علاوہ بریں گذشتہ خانہ شماری کی رپورٹ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہو کہ ہندوستان میں مختلف ہندو فرقوں کے تخمیناً پچاس لاکھ سادھو سنت۔سنیاسی۔برہم چاری۔مہنت وغیرہ ہیں تو کیا انکے واسطے کوئی جداگانہ کلجگ کا قانون پاس ہوا ہے یا مخالفین کو کوئی الہام غیبی یا اِس بارہ میں کوئی خاص وحی اوتری ہو جو خلاف اصول دھرم شاستر کے جسکا جی چاہا سنیاسی بن بیٹھا اور پُران آدی شاستر کی آگیا کو بالائے طاق رکھا۔اور اگر ایسا نہیں ہو تو پھر کیا وجہ ہو کہ بیچاری ابول معصوم بال بدھواوں کی زندگی تلخ کرنے کی غرض سے گمنام اپ پُرانوں میں سے گرے دبے اشلوک ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر نکالے جاتے ہیں اور بال بدھوا استریاں جبراً دوامی بیوگی کی دردمندانہ زندگی بسر کرنے پر مجبور کیجاتی ہیں جو خلاف از عقل اور انصاف ہی نہیں بلکہ قدرت کے کلیہ قاعدے کے اصولوں کے برعکس ہے۔

جب ایک ہی اشلوک میں دو مختلف باتیں صریح طور پر منع کی گئی ہیں تو ایک کو ماننا اور دوسرے کو تیاگنا کیوں ہٹ دھرمی ہے۔ہر ایک عاقبت اندیش انسان کو لازم ہے کہ ایسے موقع اور محل پر دونو امورات پر مساوی طور پر بلا رورعایت غور کر کے صحیح نتیجہ نکالنے کی کوشش کیے ابلا استریاں قدرتی کمزور ہیں اور انسان کی سچی ہمدردی کی زیادہ تر محتاج ہیں۔

ہفتم — حال کے زمانے میں پرانوں وغیرہ میں پنربواہ کے امتناع ہونیکی ایک خاص وجہ یہ بھی معلوم ہوتی ہو کہ سابق میں اسکا عام رواج ہوگا جیساکہ شرتی وسمرتی کے احکامات سے ظاہر ہوتا ہو ورنہ خاص کلجگ کے نام سے منسوب کرکے اسکو بند کرنیکی کوئی معقول وجہ سمجھ میں نہیں آتی - یہ دلیل بھی مخالفین کے خلاف میں اثر پیدا کرتی ہو اور ثابت کرتی ہو کہ سابق جگومیں اسکا عام رواج تھا

ہشتم — شریمد بھاگوت کے اسکندہ اول - ادھیاے چہارم میں برنن ہو کہ دواپر میں ویاس شری پراشر بھگوان کے پُتر نے پرشوں کو الپ آیو یعنی کم عمر مند بدھی یعنی کم عقل شکتی ہین - اشر دھامان اور مند بھاگیہ دیکھکر سب ورن اور آشرموں کے ہت کے نمت ویدک کرم یعنی یگ وغیرہ کی سنتتی قایم رکھنے کی غرض سے ایک وید کو چار حصوں میں پرتھک پرتھک تقسیم کیا اور اتہاس اور پرانوں کو پنچم وید سے منسوب کیا - جیساکہ ذیل کے اشلوک سے معلوم ہوتا ہے -

चातुर्होत्रं कर्म शुद्धं प्रजानां वीक्ष्य वैदिकम् ।
व्यदधाद्यज्ञ संतत्यै वेदमेकं चतुर्विधम् ॥
ऋग्यजुः सामाथर्वाख्या वेदाश्चत्वार उद्धृताः ।
इतिहास पुराणांच पंचमो वेद उच्यते ॥

श्रीमद्भागवत प्रथम स्कन्ध : अ० ४ श्लो० २९, २०

ارتھ — ویدک کرم کی شدھی کو خیال کرکے جو چار مختلف قسم کے ہوتری انشٹھان کرتے تھے یگہ کی سنتتی قایم رکھنے کی غرض سے ایک وید کو چار حصوں یعنی رگ - یجر سام اور اتھرو وید میں علیحدہ علیحدہ تقسیم کیا اور اتہاس اور پرانوں کو پنچم وید کے نام سے منسوب کیا -

مضمون بالا سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ شری وید بیاس نے وید

کے فراہم کرنے والے یا مولف ہیں اور پُرانوں کے مصنف ہیں۔
امر اظہر من الشمس ہے کہ پُرانوں میں وید کے برودھ بچن نہیں ہے۔ تو یہ
مخالفین کو ثابت کرنا چاہیے کہ ویاس جیسے عالم کے کیے ہوئے پرانوں
میں جو بذات خود ایک اوتار مانے گئے ہیں۔ وید کے کلام کے ساتھہ کیوں
تناقص پیدا ہوتا ہے۔ جس حالت میں وید کے متعدد منتروں میں بدھوابوا
کی عام آگیا ہے اور آدی پُران وغیرہ اوسکے خلاف میں تحریر کرتے ہیں
ہم یہ بھی باب اوّل میں دکھا چکے ہیں کہ دیگر مستند پرانوں مثل اگنی
پُران میں بدھوا بواہ کے اگیا کے بچن برابر ملتے ہیں۔ لہذا ہماری ناقص
سمجھہ میں یہ امر بالکل نہیں آتا کہ ویاس جیسے رشی نے اپنی تالیف و تصنیف
میں تردید پیدا کی ہو اور ایک پران کے بچن سے کاٹا ہو۔ ہم اس قسم کا
الزام ویاس پر لگانیکی دلیری ہرگز نہیں کر سکتے۔
دوم ویاس کی تحریر مذکورۂ بالا کے بموجب انسانی قوت کم ہونیکا سامان
تریتا ہی میں شروع ہو گیا تھا۔ پس کلجگ میں اور بھی بدتر اور کمتر حالت
توقع کیجا سکتی ہے ایسی حالت میں عقل ذرا بھی اس امر کو گوارا نہیں کرتی
کہ استریوں کو برہم چرج سادھن کرنے پر زبردستی مجبور کیا جاوے جس برہمچریا
کا پالنا ست جگ میں بھی آسان نہیں سمجھا جاتا تھا۔ مخالفین کے یہ سب
معنے سادھارن پُرشوں کی سمجھہ سے باہر ہیں۔
نہم دلایل مذکورۂ بالا کے علاوہ وینکٹ شاستری دکھن کے ایک مشہور
عالم سنسکرت داں نے مختلف شاستروں کو بچار کے یہ امر سدھ کیا ہے
کہ ابھی کلجگ کا سندھیا کال گذر رہا ہے جو متعلق بہ دواپر ہے
اصلی کلجگ کا دہرم جب جات پات کا بھید جاتا رہیگا۔ لوگ وید پڑھنا
پڑھانا چھوڑ دینگے۔ دیوتا لوپ ہو جائینگے۔ گنگا کی پوترتا جاتی رہیگی

آج سے اکتیس ہزار برس بعد شروع ہوگا جسوقت احکامات متعلق
بہ کلجگ پر عملدرآمد از روے شاستر ہونا چاہیے۔
اس بیان کو شاستری صاحب موصوف نے شاستر کے مفصلہ
ذیل پرمانوں سے سدھ کیا ہے۔ وشنو پران کے انش کیم ادھیای
سوم میں درج ہے۔
پراشر منی میترے رشی سے فرماتے ہیں۔
"ہے رشی سریشٹ! پندرہ بار پلک مارنے میں جو سمے بتیت ہوتا ہے
اوسے کاشٹھا کہتے ہیں۔ تیس کاشٹھا کو کلا۔ تیس کلا کو مہورت اور تیس
مہورت کا منشوں کا دن رات۔ تیس دن رات کا مہینا۔ اسمیں کرشن
اور سکل کے بھید سے دو پکش ہوتے ہیں۔ چھ مہینے کا ایک این ہوتا ہے
برس میں دو این ہوتے ہیں۔ ایک اُترااین دوسرا دکشنااین۔ دکشنااین
دیوتاؤں کی راتری اور اُترااین دیوتاؤں کا دن۔ تین سو ساٹھ راتری
کا دیوتاؤں کا ایک دن ہوتا ہے۔ دیوتاؤں کے بارہ ہزار برس میں
جو (۳۶۰ دیوتاؤں کے دن سے مرکب ہو) ست جگ۔ دواپر۔
تریتا۔ کلی یگ بتیت ہوجاتے ہیں (جو حساب سے منشوں کے تینتالیس
لاکھ بیس ہزار برس ہوتے ہیں)"
"ستجگ دیوتاؤں کے چار ہزار برس تک۔ تریتا دیوتاؤں کے
تین ہزار برس تک۔ دواپر دیوتاؤں کے دو ہزار برس تک اور کلی یگ
دیوتاؤں کے ایک ہزار برس تک رہتا ہے۔ اِسکے علاوہ ہر ایک
یگ کی ساتھ پورب و پر سندھیا کے بھی برس ہوتے ہیں یعنے جتنے
ہزار برس دیوتاؤں کے ہر جگ میں ہوتے ہیں اوتنے ہی سو برس
سندھیا و سندھیا انش کے علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں یگ کے

پورب کال کو سندھیا اور پر کال کو سندھیا انش کہتے ہیں۔ سندھیا اور سندھیا انش کے بیچ میں جو برس بتیت ہوتے ہیں وہ اصلی ستجگ تریتا۔ دواپر۔ کلی۔ کے نام سے کہلاتے ہیں۔

"جب ست جگ۔ تریتا۔ دواپر۔ کلی ہزار بار بتیت ہو جاتے ہیں تو برھما کا ایک دن کہلاتا ہے۔ برھما کے ایک دن میں چودہ منو بتیت ہو جاتے ہیں" وغیرہ وغیرہ عبارت مذکورہ بالا کا مطلب ذیل کے حساب کے قاعدے سے سمجھنا چاہیے۔

तत् प्रमाणैः शतैः सन्ध्या पूर्वा तत्राभिधीयते।
सन्ध्यांशकश्च तत्तुल्यो युगस्यानन्तरो हि सः २२
सन्ध्या सन्ध्यांशयोरन्तर्यः कालो मुनि सत्तमः।
युगाख्यः सतु विज्ञेयः कृत त्रेतादि संज्ञितः २३

विष्णु पुराण, प्रथमोंऽशः अध्याय ३.

شری دھر سوامی نے مندرجہ بالا شلوک کے ٹیکا میں تحریر کیا ہے کہ جو کال سندھیا اور سندھیا انش کے بیچ میں بتیت ہوتا ہے وہی یگ کا اصلی دھرم برتا جاتا ہے۔

तत् प्रमाणैस्तेषां सहस्राणां यत् प्रमाणां चत्वारि त्रीणि द्वे चैक-मित्युक्तम्। तत् प्रमाणैस्तत् संख्येः शतैः परिमिता युगस्य पूर्वभोगिनी सन्ध्योच्यते। तावानेव युगानन्तर वाची सन्ध्यांशः। एतश्च युग धर्म व्यवस्थायामुक्तम्। यथाच शुकः "सन्ध्यांशयोरन्तरेण यः कालः शत संख्यकः तमेवाहुर्युगं तज्ज्ञा यत्र धर्मो विधीयते" इति॥

श्रीधर स्वामी कृत "प्रकाशास्य टीका" ॥

۱۵ نمیس برابر ہے	۱ کاشٹھا کے
۳۰ کاشٹھہ ایضاً	۱ کلا کے
۳۰ کلا ایضاً	۱ مہورت کے
۳۰ مہورت ایضاً	ایک دن رات کی
۳۶۰ دن رات ایضاً	۱ برس (سنسار یونکا)

نوٹ - منشیوں کے ۳۶۰ برس کا دیوتاؤں کا ایک برس ہوتا ہے۔

نام یُگ	تفصیل	مدت	میزان
کرت یگ	سندھیا	۴۰۰	
	اصلی یُگ	۴۰۰۰	
	سندھیا انش	۴۰۰	۴۸۰۰ برس
تریتا	سندھیا	۳۰۰	
	اصلی یگ	۳۰۰۰	
	سندھیا انش	۳۰۰	۳۶۰۰ ایضاً
دواپر	سندھیا	۲۰۰	
	اصلی یگ	۲۰۰۰	
	سندھیا انش	۲۰۰	۲۴۰۰ ایضاً
کلی یُگ	سندھیا	۱۰۰	
	اصلی یگ	۱۰۰۰	
	سندھیا انش	۱۰۰	۱۲۰۰ ایضاً
میزان کل			۱۲۰۰۰ برس دیوتاؤں کے

ہر یگ کے منشیوں کے برس ذیل میں درج ہیں۔

کرت یگ = ۴۸۰۰ × ۳۶۰ = ۱۷۲۸۰۰۰

تریتا = ۳۶۰۰ × ۳۶۰ = ۱۲۹۶۰۰۰

دواپر = ۲۴۰۰ × ۳۶۰ = ۸۶۴۰۰۰

کلی یگ = ۱۲۰۰ + ۳۶۰ = ۴۳۲۰۰۰

میزان کل ۴۳۲۰۰۰۰ مہایگ

نوٹ انسان کے تینتالیس لاکھ بیس ہزار برس کا ایک مہایگ ہوتا ہی جسمیں چاروں یگ بیتیت ہوجاتے ہیں۔

نتیجہ قاعدۂ مذکورۂ بالا پر نظر کرنے سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ کلجگ میں جملہ دیوتاؤں کے ۱۲۰۰ سو برس بیتتے ہیں جو منشوں کے چار لاکھ بتیس ہزار برس ہوتے ہیں لیکن انمیں کے ۳۶۰×۱۰۰ = ۳۶۰۰۰ ہزار برس پورب سندھیا اور علی ہذا اسیقدر پر سندھیا کے شامل ہیں۔ کلی یگ سری کرشن کے پرم دھام سدھارنے بعد شروع ہوا جسکو ابھی تقریباً پانچہزار برس گذرے ہیں لیکن کلی کی سندھیا کال چھتیس ہزار برس کی ہی جو متعلق بہ دواپر ہے۔ اس حساب سے ابھی ۳۱۰۰۰ ہزار برس صرف سندھیا کال کے باقی ہیں زاں بعد اصلی کلی یگ شروع ہوگا جب اوسکے متعلق کے دھرم ظہور میں آوینگے اور اونپر پابندی لازمی ہوگی اوسوقت مخالفین کو بدھواؤں کے حق میں کلجگ کی بابت فتوی دینے کا موقع ملیگا ابھی بے وقت حجت کرنا فضول ہے۔

منو مہاراج بھی سندھیا و سندھیا انش کے بارے میں تحریر کرتے ہیں

चत्वार्याहुः सहस्राणि वर्षाणां तु कृतं युगं ।
तस्य तावच्छती संध्या संध्यांशश्च तथाविधः ६९

इतरेषु ससन्ध्येषु ससंध्यांशेषु चत्रिषु ।
एकापायेन वर्त्तंते सहस्राणि शतानि च ७०

मनुस्मृति अध्याय. १

ارتھ:- کرت یگ کا زمانہ چار ہزار برس کا کہا گیا ہے۔ سندھیا جو یگ کے قبل آتی ہے
اوسی قدر سو برس کی ہوتی ہے اور اسی طرح سندھیا انش کو بھی سمجھنا چاہیے۔
باقی تین یگوں میں مع سندھیا اور سندھیا انش کے ہزار اور سیکڑے میں سے
ایک ہزار اور ایک سو علیحدہ علیحدہ وضع کرنیسے یگ کی تعداد نکل آتی ہے۔
علاوہ بریں سریمد بھاگوت میں درج ہے۔

चत्वारि त्रीणि द्वे चैकं कृतादिषु यथा क्रमम् ।
संख्यातानि सहस्राणि द्विगुणानि शतानि च १९
संध्यांशयोरंतरेण यः कालः शत संख्ययोः ।
तमेवाहुर्युगं तज्ज्ञा यत्र धर्मो विधीयते ॥ २०

श्रीमद्भागवत. स्कन्ध ३, अध्याय ११.

ارتھ شریدھر کرت ست یگ وغیرہ کا زمانہ چار۔تین۔دو۔اور ایکہزار برس کا ہی انکی سندھیا اور سندھیا انش
کا کال بھی چار۔تین۔دو۔اور ایک سو برس کا پرتھک پرتھک ہر ایک یگ
کے واسطے ہے۔ وہ کال جو سندھیا اور سندھیا انش کے بیچ میں بیتیت ہوتا ہے
اونکو جاننے والے یگ کہتے ہیں اور یگ کا اصلی دھرم اوسی کال میں برتتا ہے۔

نوٹ بابو پورندر و نارائن سنگھ۔ایم۔اے۔بی۔ایل۔وکیل عدالت
بانکی پور نے اپنی کتاب موسومہ " ای سٹڈی آف دی بھگوت پُران
کے صفحہ ۳۰ و ۳۱ میں یہی معنی سدھ کیے ہیں۔ ونیز بابو منمتھ ناتھ دت
ایم اے نے شریمد بھاگوت کے انگریزی ترجمہ میں یہی مطلب ظاہر کیا ہے
سندہاے مذکورۂ بالا کے سوا مہا بھارت و ولیورت پُران وغیرہ میں بھی

یگوں کا برنن اور سندھیا کا ذکر آیا ہے۔ دیکھو مہابھارت پرب ۱ ادھیائے ۳۲-۳۴- اشلوک ۱۲ لغایت ۲۱ دمنو ادھیائے اشلوک ۶۲ لغایت ۷۰

دہم ناظرین کو باب اوّل میں یاگولکیہ- بودھاین لشٹ وغیرہ کے بچنوں کے ملاحظہ کرنے سے ونیز ویدمنتروں کے پڑھنے سے معلوم ہوا ہوگا کہ شادی کے پرکرن میں بدھواؤں ونیز بواہتا استریوں کو پراچین زمانے میں پراشر کی پانچ خاص حالتوں کے علاوہ اور بہت سے موقعوں پر ایک پتی تیاگ کر دوسرے پتی کے کرنیکا ادھکار حاصل تھا- اس قسم کی آزادی روکنے کی غرض سے بعض شاستر کاروں نے معلوم ہوتا ہے کہ عام طور پر بدھوا بواہ کی ممانعت درج کر دی تھی تاکہ استریوں کو ایک خاوند کی حیات میں دوسرا خاوند کرنیکی بغیر کسی خاص سبب کے جراءت نہو- ان شاستر کاروں کا منشا صغیر سن بدھواؤں کے معاملے میں سدراہ ہونیکا نہ تھا- لیکن موجودہ زمانے کے تعلیم یافتہ پنڈت اتنی فراخ حوصلگی کے ساتھ اونکے اصلی مطلب و معنی پر دھیان نہ دیکر چھوٹے لفظوں کی اینچا تانی کرتے ہیں۔

یازدہم سمرتیوںکی بعد دیگرے ترجیح دینے کے مادّے میں متاکشرا یاگولکیہ کے ٹیکا میں درج ہے کہ "جہاں دو سمرتی کاروں میں اختلاف رہا ہو وہاں اختیار ہے کہ جسکا کلام چاہے مانیں گو تم بھی اس سے اتفاق رکرتا ہے"

دوازدہم ورھنا رد یہ اور آدتیہ پرانو نکے موال شلوکونکا اصلی منشا یہ نہیں ہے کہ بدھوا کا پھر بواہ نہ کیا جاوے جو آجکل ان الفاظوں سے کہ "ایسی کنیا کا جو ایک برکو پہلے دیجا چکی ہو دوبارہ دوسرے برکو دینا منع ہے"، یہ امر قایم کرنا چاہتے ہیں کہ کنیا کا پھر بواہ نہیں ہو سکتا اصل میں یہ انکی بڑی بھاری غلطی ہے کیونکہ سابق میں ایسا عام رواج تھا کہ کنیا جسکی نسبت

ایک برسے ہو گئی ہو دوسرا بر اگر اوس سے مافوق ملے تو اوسکے ساتھ
شادی کر دیتے تھے جیسا کہ یاگو لگیہ کے مفصلۂ ذیل شلوک سے ظاہر ہے

सकृत प्रदीयते कन्या हरंस्तां चौरदण्डभाक्।
दत्तामपि हरेत पूर्वात श्रेयांश्चेद्वर आव्रजेत ॥
याज्ञवल्क्य प्रथम स्क.

ارتھ کینا صرف ایک ہی دفعہ دی جاسکتی ہے اور جو اوسکو دینے کے بعد واپس لیتا ہی
وہ چوری کے جرم کا مستحق ہے - لیکن بااینہمہ اگر ایک کینا جو پہلے برکو دیجا چکی ہو اگر اوس
سے بہتر بر ملے تو دوسرے برکو دیجا سکتی ہے -

اصل میں پُران ہاے مذکورۂ بالا میں اس قسم کی بیجا رسم کی ممانعت ہے
غرض یہ ہے کہ ایک خاوند کی حیات میں دوسرا خاوند اگر پہلے سے بہتر ملے
تو استریاں دوبارہ شادی نکر سکیں - نیز بواہ کی ممانعت بدھواؤں کے
واسطے نہیں پائی جاتی ہی - اس لیے اِن اشلوکوں سے یہ مطلب پیدا کرنا
کہ بدھوا بواہ کلی یُگ میں اِن پرانوں کے کلام کے اشارۂ منع ہی محض
پوچ اور غیر مدلل معلوم ہوتا ہے -

ثبوت دوم بہت سے مخالفین کا یہ اعتراض ہی کہ پُنہ سنسکار قوانین منو کے برخلاف
ہی اور اس حجت کو ویلگا برہسپتی کے اشلوک سے جو ذیل میں درج ہی ثابت
کرتے ہیں اور یہ دکھاتے ہیں کہ پراشر کا بچن جسمیں پنہ سنسکار کی آگیا ہی
منو کے احکام کے برخلاف ہونیکی وجہ سے قابل تسلیم نہیں مانا جاسکتا -

वेदार्थोपनिबन्धत्वात प्रधान्यंहिमनोःस्मृतम्।
मन्वर्थविपरीता या सा स्मृतिर्न प्रशस्यते ॥ *

ارتھ منو نے اپنی سنگھتا میں وید کا ارتھ سنگرہ کیا ہے اسلیے وہ پردھان پرمان ہی -

* کلوک بھٹ نے اپنے ٹیکا میں اس اشلوک کو لکھا ہے -

دیگر سمرتیاں جو منو کے خلاف ہیں وہ ٹھیک ہدایت نہیں کرتی ہیں۔

تردید برہسپتی کا یہ نتیجہ کہ دیگر سمرتیاں جہاں منو سے اختلاف ہو اوسکے مقابلہ میں سند نہیں سمجھنی چاہیے کسی معقول دلیل پر مبنی نہیں ہی۔ کیونکہ یہ صاف طور پر ظاہر نہیں ہوتا کہ منو کے بچن سے اختلاف ہونیکی صورت میں برہسپتی کی یہ آگیا کس خاص جگہ سے علاقہ رکھتی ہے۔ یہ اسکا ایک محض لاطائل بیان ہے لیکن اسکے برخلاف پراشر بھگوان نے جیسا کہ ہم پہلے باب میں ثابت کر چکے ہیں خاصکر یہ فرمایا ہے کہ منو کا کلام ست یگ سے علاقہ رکھتا ہے۔ پس اس امر کے معلوم ہونے سے کہ منو کا کلام کلیگ کے واسطے خاص سند نہیں ہے برہسپتی کے بچن کا کل اثر زائل ہو جاتا ہی۔ علاوہ بریں دیکھنے میں بھی آتا ہے کہ بہت سے شرعی احکامات کلیگ میں خلاف منشاء احکام منو جاری ہیں مثلاً

اوّل त्रिंशद्वर्षो वहेत् कन्यां हृद्यां द्वादशवार्षिकीम्।
त्र्यष्टवर्षोऽष्टवर्षां वा धर्मे सीदति सत्वरः॥

मनुस्मृति अ. ९ श्लो: ९४

ترجمہ تیس برس کی عمر کے آدمی کو بارہ برس کی لڑکی سے شادی کرنی چاہیے۔ چوبیس برس کی عمر والے کو آٹھ برس کی سے۔ اسپر عملدرامد نکرنے سے پاپ لگتا ہے۔ لیکن انگرا اسکی تردید میں فرماتے ہیں۔

अष्ट वर्षा भवेद्गौरी नव वर्षा तु रोहिणी।
दशमे कन्यका प्रोक्ता अत ऊर्ध्वं रजस्वला॥
तस्मात् संवत्सरे प्राप्ते दशमे कन्यका बुधैः।
प्रदातव्या प्रयत्नेन न दोषः कालदोषतः॥

उद्वाहतत्त्व धृत अंगिरा वचन.

ترجمہ آٹھ برس کی گوری۔ نو برس کی روہنی۔ اور دس برس کی کنیا کہلاتی ہی اسکے اوپر کنیا

رجسولا کہلاتی ہی اسلیے لڑکی کی عمر جب دس برس کی ہوجاۓ فی الفور اوسکی شادی کر دینی چاہیے
اسمیں کال کا دوش نہیں لگتا ہی - یعنی بغیر ایام لگن کے شادی کر دینی چاہیے -

شرح انگرا آٹھ - نو وغایت درجہ دس برس تک کنیا کی شادی کی عمر قرار دیتا ہی اور بعد
اوسکے بغیر لگن اور مہورت کے شادی کرنے کی ہدایت کرتا ہے لیکن منو کم از کم
آٹھ اور غایت درجہ بارہ برس کنیا کی شادی کی عمر قرار دیتا ہی جسپر عملدرآمد نکرنے
سے پراشچت لگتا ہے - اگر منو کی آگیا انوسار برتاو کیا جاۓ تو آٹھ و بارہ برس
کی کنیا چوبیس و تیس برس کے بر کے ساتھ بیاہنی اُچت ہے ورنہ شادی
شاستر وکت نہیں سمجھی جاویگی - لیکن جو دستور موجودہ زمانے میں رائج ہے
وہ زیادہ تر انگرا کے دہرم شاستر کے انوسار معلوم ہوتا ہے اس سے صاف
طرح سدھ ہوتا ہے کہ منو کے خلاف آج کل شادی کے اس پرکرن میں
لوگ زیادہ تر انگرا کا دستور مانتے ہیں -

دوم علاوہ بریں منو مہاراج فرماتے ہیں -

यस्या म्रियेत कन्याया वाचा सत्ये कृते पतिः ।
तामनेन विधानेन निजो विन्देत देवरः ॥
यथा विध्यधिगम्यैनां शुक्ल वस्त्रां शुचिव्रताम् ।
मिथोभजेता प्रसवात् सकृत् सकृदृता वृतौ ॥
न दत्त्वा कस्य चित्कन्यां पुनर्दद्याद्विचक्षणः ।
दत्वा पुनः प्रयच्छन्हि प्राप्नोति पुरुषानृतम् ॥

मनु अ. ९ श्लो. ६९, ७०, ७१.

ارتھ کنیا جسکا پتی سگائی کے بعد لیکن سہگمن کے قبل مرجاوے - اوسکا دیور اس بدھان کے
انوسار اوسے پتر اوتپن کرنیکی غرض سے گرہن کرے - اور ہر رتوکال کے انت میں جبتک
پتر اوتپن نہو ایسی باعصمت سفید بستر دھارن کرنے والی استری کے پاس جایا کرے

جسنے اپنی کینا کی سگائی کردی ہو (اور اوسکا پتی سمبھوگ سے پہلے مرگیا ہو) دوبارہ سمجھدار آدمی کو دوسرے پتی کیساتھہ نہیں بیاہنا چاہیے۔ کیونکہ جو ایسا کرتا ہے وہ گویا کینا کے چرانے کا مجرم ہوتاہے۔

شرح کلام مذکورہ بالا میں منو باگدتا کینا کی شادی کی ممانعت کرتےہیں اور ہدایت کرتےہیں کہ بدھی انوسار وہ دیور سے پتر اوتپت کرے اور ازاں بعد حالت بیوگی میں رہے۔ لیکن اسکے خلاف میں وشسٹ نے فرمایاہے۔

अद्भिर्वाचा च दत्तायां म्रियेताथो वरो यदि।
न च मन्त्रोपनीता स्यात् कुमारी पितुरेव सा ७२
यावच्चेदाहृता कन्या मन्त्रैर्यदि न संस्कृता।
अन्यस्मै विधिवद्देया यथा कन्या तथैव सा ७३

वसिष्ठ स्म. १७

ارتھ وہ کینا جسکا براودک سپرش کی رسم ہونے کے بعد یا سگائی کے بعد لیکن قبل بواہ کے منتر اوچارن کرنے کے مرجاوے وہ کینا اپنے باپ کی رہتی ہے۔ اگر کینا کیول بچن سے دی گئی ہو اور بواہ کی بدھی منتر اوچارن کے ذریعے سے پوری نہوئی ہو تو بدھی انوسار دوسرے کے ساتھہ اوسے بیاہ دینا چاہیے۔ کیونکہ اوسکا کینا پن کیول باگدان کرنے سے نشٹ نہیں ہوتاہے۔

شرح ناظرین کو غور سے دیکھنا چاہیے کہ دونوں رشیوں کے احکامات مین آسمان کا فرق ہے۔ منو باگدتا کینا کی شادی منع کرتاہے اور بشسٹ جائز رکھتا ہے۔ منو نیوگ سے پتر اوتپن کرنیکی آگیا دیتاہے۔ اور بشسٹ بواہ کا حکم لگاتاہے۔ جو رواج آج کل ہندوستان میں جاری ہے وہ قانون بشسٹ کے انوسار اور منو کے خلاف پایا جاتاہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ بہت سی سمرتیوں کے قول جو منو کے خلاف ہیں وہ کلجگ میں عزت کی

نگاہ سے دیکھے جاتے ہین۔ اور او نپر عملدرآمد ہوتا ہی۔ پس برہسپتی کا قول کہ جو سمرتی خلاف منو ہین وہ قابل تعظیم نہین کلجگ کی بابت کچھ وزن نہین رکھتا بلکہ پراشر کے قول کی زیادہ تر تائید کرتا ہی کہ منو کے احکامات متعلق نیوگ ہین کیونکہ یہ ممکن نہین ہی کہ صرف منو ہی نے اپنے قوانین مین پابندی احکامات وید ضروری سمجھی ہو بلکہ یاگولکیہ۔ پراشر و دیگر رشیون نے بھی وید کے احکامات کو ویسا ہی لازمی سمجھا جیسا منو نے ویدوں میں جابجا پراشر کی بھی تعریف کی ہے اور ویاس کو پراشر کا پتر لکھکر اکثر جگہ عظمت دی گئی ہے۔

سوم — ترکہ وغیرہ کے قوانین جو آجکل ہم لوگوں میں رائج ہیں وہ زیادہ متاکشرا کے انوسار پائے جاتے ہین جو یاگولکیہ کا ٹیکا ہے اور منو کے اصولوں سے بہت سی باتوں میں خلاف ہیں۔ پس مخالفین کا یہ نتیجہ کہ جو احکام دیگر سمرتیوں میں برخلاف احکام منو مہاراج ہیں وہ قابل تسلیم نہیں بالکل بے بنیاد اور لغو معلوم ہوتا ہے۔

چہارم — مخالفین کو قبل از اعتراض کرنے کے ذرا یہ تو بچار نا تھا کہ پُنہ سنسکار کے مادے میں منو و پراشر کی رائے میں واقعی اختلاف ہے یا نہیں کیونکہ منو مہاراج فرماتے ہیں۔

या पत्या वा परित्यक्ता विधवा वा स्वयेच्छया।
उत्पादयेत् पुनर्भूत्वा स पौनर्भव उच्यते ॥

मनु. अ. ९ श्लो. १७६

ارتھ — جو استری بدھوا ہو جاے۔ یا پتی اوسے تیاگ دے اوسکی دوبارہ شادی کرنے پر جو اولاد اوس سے پیدا ہوگی وہ پونر (بھو) کہلائیگی۔

منو کے کلام مذکورہ بالا کے وشنو۔ یاگولکیہ اور بشسٹ نے بھی تائید کی ہی اور استریوں کی دوبارہ شادی کو جائز رکھا ہے۔ پھر پراشر اور منو کی راے

میں اختلاف ظاہر کرنا بعید از قیاس ہے۔

ثبوت سوم بعض مخالفین منو کے مفصلۂ ذیل اشلوک کا ایک پد نقل کرکے یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ منو نے بدھوا بواہ نشیدھ کیا ہے۔

न द्वितीयश्च साध्वीनां क्वचिद्भर्त्तोपदिश्यते ।

मनु. अ. ५ श्लो. १६२

ارتھ نیک عورتوں کے بارے میں دوسرے (غیر شخص) کو پتی کہنا کسی شاستر میں نہیں لکھا ہے۔

تردید جب مول اشلوکوں کے مطلب و اصلی ارتھ پر نگاہ ڈالی جاتی ہے تو مخالفین کا مطلب کسی طرح سے سدھ نہیں ہو سکتا۔

मृते भर्त्तरि साध्वी स्त्री ब्रह्मचर्य्ये व्यवस्थिता।
स्वर्गं गच्छत्यपुत्त्रापि यथाते ब्रह्मचारिणः॥
अपत्य लोभाद्या तु स्त्री भर्त्तारमति वर्त्तते ।
सेह निन्दामवाप्नोति पतिलोकाच्च हीयते ॥
नान्योत्पन्ना प्रजास्तीह न चाप्यन्य परिग्रहे ।
न द्वितीयश्च साध्वीनां क्वचिद्भर्त्तोपदिश्यते ॥

मनु. अ. ५ श्लो. १६०, १६१, १६२.

ارتھ سوشیلا استری جو پتی کے مرنے پر برہم چرج دھارن کرتی ہو بنا پتر کے سورگ کو جاتی ہے جیسے برہم چاری پرش سورگ کو جاتے ہیں۔ جو استری اولاد کے لوبھ سے بھچار کرتی ہے نندا کو پراپت ہوتی ہے اور پتی لوک بھی اوسے نہیں ملتا۔ غیر شخص سے جو اولاد ہو وہ استری کی اولاد نہیں کہلاتی۔ اور پر استری سے جو اولاد پیدا کرے وہ پیدا کرنیوالے کی نہیں سمجھی جاتی۔ غیر شخص نیک عورت کا کسی شاستر میں پتی نہیں کہا گیا ہے۔

بشسٹ نے کہا ہے۔

अनन्ताः पुत्त्रिणां लोकाः नापुत्रस्यलोकोऽस्तीति श्रूयते॥

वसिष्ठ अ. १७ श्लो. २.

ارتھ وہ جنکے پُتر ہوتے ہیں، اننت کال تک سورگ میں رہتی ہیں۔ پس پتروں کو سورگ نصیب نہیں ہوتا۔ ایسا وید میں لکھا ہے۔

شرح اگر پُتر ہیں بدھوا وید کے کلام پر وثوق کرکے کہ بغیر پتر کے بہشت نصیب نہیں ہوتا ہے۔ بہشت جانیکی غرض سے غیر شخص سے پُتر اوتپن کرنی کی نیت سے ہم آغوشی کرے تو اوسکو لوک نندا کے سوا دوسرا پھل نہیں ملتا ہے کیونکہ ناجایز طور پر بغیر سنسکار کے جو غیر شخص سے اولاد پیدا ہوتی ہے وہ حرام کی کہلاتی ہے اگر یہ سوال کیا جاوے کہ غیر شخص کو مثل پتی کے سمجھنا چاہیے تو اسکا جواب خود منو مہاراج دیتے ہیں کہ ایسا کسی شاستر میں روا نہیں رکھا گیا ہے پتی وہی کہلاتا ہے جسکے ساتھ شاستر کی رو سے شادی ہوئی ہو لہٰذا اصلی مراد نصف پد اشلوک مذکورہ بالا کی جو مخالفین نقل کرکے اپنا مطلب سِدھ کرنا چاہتے ہیں صرف یہ ہے کہ اگر کوئی بیوہ سورگ جانیکی اچھا سے پُتر اوتپت کرنیکے واسطے دوسرے سے حرامکاری کرے تو وہ دوسرا شخص کبھی اوسکا پتی نہیں کہا جاویگا پس ایسی حالت میں جنکو ذراسی بھی عقل ہے وہ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ اشلوک مذکورہ بالا میں لفظ دوسرے سے غیر شخص مراد ہے لہٰذا یہ نیہ سنسکار سے ذرا بھی علاقہ نہیں رکھتا ہے۔

ثبوت چہارم منو کے ادھیائے نہم اشلوک ۶۵ کا صرف ایک پد نقل کرکے مخالفین یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ بواہ پرکرن میں بدھواوں کے نیہ سنسکار کا نام و نشان تک نہیں ہے

न विवाह विधावुक्तं विधवा वेदनं पुनः ।

ارتھ بواہ پرکرن میں بدھوا کے نیہ سنسکار کا ذکر تک نہیں ہے۔

تردید اعتراض کے وقت مخالفین نے معلوم ہوتا ہے کہ اس امر کو بالکل نظر انداز کر دیا کہ اگر اس اشلوک کے مطلب و معنی کو بدھوا بواہ کے خلاف میں سند گردانا جائیگا تو خود منو کے کلام میں دجسنے پونر بھو یعنے وہ

لڑکا جو بنہ سنسکار کے بعد پیدا ہوا ہو شاستر اجائز رکھا ہے) خلاف بیانی
پیدا کریگا تنہا نصف پدسے جو معنی چاہو پیدا کرلو۔ لیکن اگر اصلی موقع،
محل و بیاکرن کو متن کے لحاظ سے جس وشے کا اسجگہ ذکر ہے دیکھا جائیگا
تو یہ ہر ایک کی سمجھ میں آجائیگا کہ اس مقام میں منو بدھوا بواہ کے بجائے
نیوگ وا کشترج تیر کا صراحت کے ساتھ برنن کرتا ہے اور اس لیکھہ کو
کسی حالت میں بدھواہ بواہ سے منسوب نہیں کیا جا سکتا —

देवराद्वा सपिण्डाद्वा स्त्रिया सम्यङ् नियुक्तया।
प्रजेप्सिताधि गन्तव्या सन्तानस्य परीक्षये ॥
विधवायां नियुक्तस्तु घृताक्तो वाग्यतो निशि।
एकमुत्पादयेत् पुत्रं न द्वितीयं कथञ्चन ॥
द्वितीयमेके प्रजनं मन्यन्ते स्त्रीषु तद्विदः।
अनिर्वृत्तं नियोगार्थं पश्यन्तो धर्मतस्तयोः॥
विधवायां नियोगार्थे निर्वृत्ते तु यथा विधि।
गुरुवच्च स्नुषावच्च वर्त्तेयातां परस्परम् ॥
नियुक्तौ यौ विधिं हित्वा वर्त्तेयातान्तु कामतः।
तावुभौ पतितौ स्यातां स्नुषाग गुरु तल्पगौ॥
नान्यस्मिन् विधवा नारी नियोक्तव्या द्विजातिभिः।
अन्यस्मिन् हि नियुञ्जाना धर्मं हन्युः सनातनम्॥
नोद्वाहिकेषु मंत्रेषु नियोगः कीर्त्यते क्वचित् ।
न विवाह विधावुक्तं विधवा वेदनं पुनः॥
अयं द्विजै र्हि विद्वद्भिः पशु धर्मो विगर्हितः।
मनुष्याणा मपि प्रोक्तो वेने राज्यं प्रशासति॥

स महीमखिलां भुञ्जन् राजर्षिप्रवरः पुरा।
वर्णानां सङ्करं चक्रे कामोपहतचेतनः॥
ततः प्रभृतियो मोहात् प्रमीतपतिकां स्त्रियम्।
नियोजयत्यपत्यार्थं तं विगर्हन्ति साधवः॥

मनु. अ. ९ श्लो. ५९-६०.

ارتھ — اولاد نہونے پر استری اگیا انوسار اگر اوسکی خواہش ہو تو دیور سے یا کسی دوسرے سگوتر سے پُتر اوتپن کر سکتی ہے۔

شب کے وقت چپ چاپ اوس آدمی کو جو مقرر کیا گیا ہو جسم میں گھرت لگا کر اوس بیوہ سے ایک پُتر اوتپن کرنا چاہیے دوسرا پُتر ہر گز نہیں۔

بعض رشیوں نے جو نیوگ کے قواعد سے واقف ہیں خیال کر کے کہ اصلی منشا نیوگ کا ایک پُتر کی پیدایش سے پورا نہیں ہوگا دو پُتر پیدا کرنے کی اگیا دی ہے۔

جائز طور پر نیوگ کا مقصد بدھواؤں کے بارے میں جب پورا ہو جاے اون دونوں سسر اور پُتر بدھو کے مانند رہنا چاہیے۔

یہ دونوں جو نیوگ کے واسطے مقرر کیے گئے ہوں اگر شہوت پرستی سے قاعدے کے خلاف برتاؤ کریں تو پتت سمجھے جاوینگے اور یہ خیال کیا جایگا کہ گویا ایک نے اپنے پتر بدھو کی سجیا کو بھرشٹ کیا اور دوسرے نے اپنے سسر سے زناکاری کی۔

دوج جاتی کی کسی بیوہ کو غیر سے حمل رکھنے کی اجازت نہیں دینی چاہیے۔ اس قسم کی اجازت سے عصمت برباد ہوتی ہے۔

کسی جگہ بواہ پرکرن میں نیوگ کا نام تک نہیں ہے اور بواہ کے منتروں میں کسی مقام میں بدھوا کا ویدن یعنے نیوگ کے واسطے قبول کرنیکا ذکر نہیں ہے۔ یہ رواج پشو دھرم دت ہے اسے دوج جاتی کے وِدْوانوں نے ناپسند کیا ہے۔ راجہ وینا کے عہد حکومت میں کہتے ہیں کہ اسکا رواج جاری تھا۔

وہ راج رشی کل پرتھوی پر قابض ہوکر اور نفسانیت کے نشے میں بدمست ہوکر
ورن شنکر جاتی کی اوتپتی کا کارن ہوا۔ اوسکے عہد کے بعد سے سادھوجن ایسے
شخص سے جو موہ بس ہوکر بدھوا کو پُتر اوتپتی کرنیکی اجازت دے نفرت کرتے ہیں
ناظرین کو اچھی طرح معلوم ہو جائیگا کہ اشلوکہائے مذکورہ بالا میں بدھوا
بواہ کے بجائے نیوگ اور ایکشترج پُتر کا بیان ہے۔ اشلوک اوّل میں
ایکشترج پُتر کا ذکر شروع ہوتا ہے اور آخری اشلوک میں سماپت ہوتا ہے
اوّل سے آخر تک نیوگ کے مسئلے پر رائے زنی کی ہے۔ نصف پد جو مخالفین
پیش کرکے اپنا مطلب سدھ کرنا چاہتے ہیں۔ اس بارے میں ہمکو صرف اسقدر
جتانا کافی ہے کہ اشلوک کے پہلے نصف پد میں جو لفظ نیوگ ہے وہ اپنے
معمولی معنوں میں استعمال کیا گیا ہے دوسرے پد میں جو لفظ "वेदन"
ویدن ہے اوسکے معنی بھی مول اشلوکوں کے پرکرن کا لحاظ کرکے دوسرے
پرش کی استری کو پُتر اوتپن کرنے کے واسطے قبول کرنے کے ہیں اسکے سوا
دوسرے معنی ٹھیک نہیں بیٹھ سکتے ہیں۔ یہ امر غیر ممکن ہے کہ نیوگ کے مقام
میں بیاہ سنسکار کے معنی خواہ مخواہ پیدا کر دیئے جاویں۔
سنسکرت شبد "वेदन" جو اس اشلوک میں استعمال کیا گیا ہے وہ "विद"
دھاتو سے مشتق ہے جسکے معنے قبول کرنے وحاصل کرنے وغیرہ ہیں اصل میں
یہ لفظ ذو معنی ہے اسکے معنی شادی یا نیوگ کے واسطے قبول کرنیکے ہیں جہاں
جیسا موقع محل ہو اوس مضمون کے لحاظ سے اوسکے معنی لگانے چاہیے۔
دلایل مذکورہ بالا کی رو سے جس مقام پر جس ادھیائے اور جن اشلوکوں میں
منو مہاراج نیوگ کا مسئلہ حل کررہے ہیں وہاں پر بدھوا بواہ کا یکشش
خواہ مخواہ داخل کرنا ہرگز درست نہیں۔
اشلوکہائے مذکورہ بالا میں اوّل نیوگ کی اجازت ہے اور بعد میں

سخت مخالفت ہے اسکو برہسپتی نے بخوبی حل کیا ہی اور ثابت کیا ہے کہ
یہ لیکہ مختلف یگوں سے علاقہ رکھتا ہی جس سے کل شکوک رفع ہو جاتے ہیں

उक्तो नियोगो मनुना निषिद्धः स्वयमेव तु ।
युगह्रासादशक्योऽयं कर्तुं मन्यैर्विधानतः ॥
तपो ज्ञान समायुक्ताः कृत त्रेतादि के नराः ।
द्वापरे च कलौ नृणां शक्तिहानिर्हि निर्मिता ॥
अनेकधा कृताः पुत्रा ऋषिभिर्ये पुरातनैः ।
नशक्यास्तेऽधुना कर्तुं शक्तिहीनैरिदन्तनैः ॥

बृहस्पति स्मृ. अ. २४ श्लो. १२,१३,१४.

ارتھ۔ منو نے خود نیوگ کی اگیا دی ہے اور خود اوسے منع کیا ہے ۔
یگوں کے مطابق انسانی طاقت کم ہونیکی وجہ سے آدمی نیوگ کے قواعد پر ٹھیک ٹھیک
عملدرامد نہیں کرسکتے۔ ست ترتیا دواپر یگ میں آدمی بھگتی اور تپسیا کرتے تھے۔ اور
اعلے درجے کی ادنمیں دماغی قوت ہوتی تھی لیکن کلی یگ میں انسان کی نسل کمزور ہوگئی ہی
اسلیے مختلف قسم کے پتر جو پہلے زمانے کے رشیوں نے پیدا کیے تھے کلی یگ کے شکتی
ہین منشوں سے پیدا نہیں ہوسکتے۔

منو نے پہلے پانچ اشلوکوں میں نیوگ جایز رکھا ہے اور مابعد کے پانچ
اشلوکوں میں نیوگ کو منع کیا ہے یہ بات محض لغو معلوم ہوتی ہی کہ منو سا شاستر کار
دفعتاً ایک ہی بار ایک نیم کے واسطے آگیا دے اور پھر اوسے منع کرے۔ لہذا
برہسپتی دیوتاؤں کے گرو نے اس دقت کو اچھی طرح حل کردیا ہی جہاں پر اونے
یہ بیان کیا ہے کہ منو نے ست یگ ترتیا اور دواپر میں نیوگ کو جایز رکھا ہی
اور کلی میں منع کیا ہی۔ برہسپتی کے فتوے کے آگے ہمارا زیادہ تر لکھنا فضول
ہے۔ اسمیں ذرا بھی شک باقی نہیں ہے کہ اشلو کہا ہے مذکورہ بالا متعلق بہ یگ

ہیں اور بدھوا بواہ سے اونکو کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔

ثبوت پنجم بعض مخالفین یاگولکیہ کا مفصلۂ ذیل اشلوک پیش کرکے یہ نتیجہ نکالتے ہیں اور ثابت کرتے ہیں کہ شادی صرف بے بیاہی ہوئی کنیا سے جائز ہے۔

अविप्लुत ब्रह्मचर्य्यो लक्षरायां स्त्रियमुद्वहेत्।
अनन्य पूर्विकां कान्तामसपिराडां यवीयसीम॥

याज्ञवल्क्य अ॰ १ श्लो॰ ५२

ارتھ جسکا ورت نشٹ نہیں ہوا ہو۔ ایسے برہم چاری کو اچھی جنیہ والی کنیا سے جسکا پہلے دوسرے پرش کے ساتھ بواہ نہیں ہوا ہو شادی کرنی چاہیے جو دیکھنے میں خوبصورت ہو سپنڈوں میں سے نہو اور بڑے عمر میں کم ہو۔

تردید منو و دیگر شاستر کاروں نے لکھا ہے کہ شادی کے قبل بر اور کنیا کا اچھی طرح امتحان کر لینا لازمی ہو اور اس بارے میں بہت طول طویل ہدایتیں ہر ایک سمرتی میں درج ہیں اگر اونپر پورا پورا عمل کیا جائے تو سماج کی موجودہ پست حالت کی بہت کچھ اونتی ہو سکتی ہے۔ اشلوک مذکورہ بالا جو مخالفین سنداً اس امر کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں کہ ایسی کنیا سے یاگولکیہ نے بواہ کرنا لکھا ہے جسکا قبل میں پر پرش کے ساتھ بواہ نہ ہوا ہو بہت درست ہے لیکن اسی اشلوک کے سب سے پہلے لفظ میں وہی سمرتی کار تحریر کرتا ہے کہ بر بھی ایسا ہونا چاہیے جسکا برہم چریہ ورت نشٹ نہ ہوا ہو پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ برش کی بھی دوسری شادی یاگولکیہ کے اس بچن کے انوسار ہرگز شاستر اوکت نہیں کہی جاسکتی ہے جس حالت میں وہ خاص ہدایت کرتا ہے کہ بر بھی مثل کنیا کے بے بیاہا ہو۔ اگر مخالفین کا یہ بچن کنیاؤں کے بارے میں اون کے پکش کو پشٹتا دیسکتا ہے تو ضرور بر کے انتخاب کے موقع پر بھی اسکا کچھ اثر ہونا چاہیے اور اگر بر کے انتخاب کے وقت اس بچن کا لحاظ کچھ بھی نکیا جاے

اور ساٹھ ساٹھ ستر ستر برس کے بڈھوں کے ساتھ محض نفسانیت کی غرض
سے جنکی متعدد بیویاں مرگئی ہوں آٹھ آٹھ نو نو برس کی ابول کنیاؤں
کو دیدہ و دانستہ رانڈ بنانیکی غرض سے گلے میں باندھ دیا جاوے اور دھرم
کے ڈھجا اوڑانے والے پنڈت شاستر واک پرلات مارکے ججمانوں کو سوستی
باچن کہہ کہکر مبارکباد دیا کریں تو ایسی حالت میں کنیا کے بارے میں اونکا یہ
عذر پیش کرنا محض خود غرضی - خود مطلبی اور ریاکاری ظاہر کرتا ہے ہم اس میں
کسیطرح اتفاق رائے نہیں ظاہر کرسکتے . شاستر نہ ٹھہرا ایک دل لگی ٹھہری
اپنے مطلب کی بات کو جہاں دیکھا انگیکار کرلیا جو امر مخالف ہوا اوسے چھوڑ دیا
بودھاین بر کے بارے میں حرف بحرف یاگولکیہ کے بچن کی تائید
کرتا ہے جہاں پر اوسنے لکھا ہے -

श्रुत शीलिने विज्ञाय ब्रह्मचारिणोऽर्थिने देया ॥

याज्ञवल्क्य दीपकलिका और उद्वाहतत्व धृत बौधायन वचन.

ارتھ کنیا ایسے بر کو دینی چاہیے جو ودیا پڑھی ہو - سوشیل ہو - گنوان ہو - اور بے بیاہا ہو -
یاگولکیہ اس پرکرن کے مفصلہ ذیل اشلوکوں میں بر اور کنیا کے لکشن گن
سبھاو اور اوستھا کی بابت صراحت کے ساتھ ہدایت درج کرتا ہے
جنکے مطابق بواہ سے پہلے بر اور کنیا کی پریکشا کرنی نہایت ضروری ہے -

अविप्लुत ब्रह्मचर्यो लक्षण्यां स्त्रियमुद्वहेत् ।
अनन्य पूर्विकां कान्तामसपिण्डां यवीयसीम् ॥
अरोगिणीं भ्रातृमतीमसमानार्ष गोत्रजाम् ।
पञ्चमात्सप्तमादूर्ध्वं मातृतः पितृतस्तथा ॥
दशपुरुष विख्याताच्छ्रोत्रियाणां महाकुलात् ।
स्फीतादपि न सञ्चारि रोगदोष समन्वितात् ॥

एतैरेव गुणैर्युक्तः सवर्णः श्रोत्रियो वरः।
यत्नात् परीक्षितः पुंस्त्वे युवा धीमान् जनप्रियः॥

याज्ञवल्क्य अ॰ १ श्लो॰ ५२॰ ५५॰

ارتھ — جسکا ورت نشٹ نہوا ہو ایسے برہم چاری (یعنی شروتری) کو اچھی حیثیت والی کنیا سے جسکا پہلے دوسرے پُرش کے ساتھ بواہ نہوا ہو شادی کرنی چاہیے جو دیکھنے میں منوہر ہو۔ سپنڈوں میں سے نہو۔ برے عمر میں کم ہو۔ جو روگی نہو۔ جسکا بھائی ہو۔ جو اپنے گوترا ور پروار کی نہو۔ جو ماں کے کل میں پانچ پیڑھی اور باپ کے کل میں سات پیڑھی کے اندر نہو۔ کنیا کا بیاہ ایسے کل سے نہیں کرنا چاہیے جسمیں کوئی عارضہ پشتینی یا موروثی ہو یا کسی قسم کا خاندان میں دھبہ ہو۔ باوجودیکہ خاندان دس پشت تک مشہور ہو۔ دھن اور اُن سے بھرپور ہو اور جسمیں وید کا روزانہ پاٹھ ہوتا ہو۔ بر بھی سجاتی ہو وید پاٹھی ہو۔ تین سے کی ہوئی پریکشا میں پُرش (یعنی مرد) ہو۔ جوان ہو بیوہار میں ہوشیار اور ہر دل عزیز ہو ایسا بر دیکھنا چاہیے۔

شرح — اوپر کے اشلوکوں کے ارتھ سے یہ صراحت کے ساتھ ظاہر ہے کہ بر اور کنیا کی اچھی طرح پریکشا ہونی چاہیے کہ مبادا بر نہ پُنسک نکلے اور متاکشرا گو لکیہ کے ٹیکا کار نے لکھا ہے کہ بر کے پیشاب میں تیل وغیرہ ڈالکر مختلف تدبیروں سے امتحان کیے اسیطرح ٹیکا کار لکھتا ہے کہ کنیا کی بھی استری دوارے پریکشا ہونی نہایت ضروری ہے تاکہ اطمینان ہو جاے کہ کنیا کے آٹھوں انگ درست ہیں۔ ہر دو کی جسمانی صحت کا یہانتک خیال رکھا گیا ہے کہ دونوں کے خاندانیں کوئی پشتینی یا موروثی عارضہ نہو۔ عمر کی بابت معقول اصول درج ہیں کہ دونوں جوان ہوں۔ تعلیم کی بابت سخت ہدایت ہے کہ بر بید پاٹھی ہو۔ غرضکہ پورا پورا ہر طرح اطمینان ہونا چاہیے تاکہ آیندہ کی نسل طاقتور خوبصورت ذی علم۔ دیرگھ آیو۔ گنوان و صحت مند پیدا ہو خاص غرض اشلوک مذکورہ بالا سے یہ ہے کہ یہ سب باتیں ارتھ داد کے طریق پر بیان کی گئی ہیں سمرتی کار دن کا اصلی منشا یہ ہے کہ برہم بواہ خواہ بر کا ہو

یا کنیا کا ہو کچھ سمجھا گیا ہے اور دوسرا بواہ خواہ مرد کا ہو یا استری کا بمقابلہ اول کے کمتر درجہ کا سمجھا گیا ہی ورنہ فی الواقعی ایسی ممانعت نہیں ہی کہ مرد خواہ عورت اپنی دوسری شادی خاص خاص حالتوں میں نکریں۔ عام طور پر دوسری شادی نہ پہلے اچھی سمجھی جاتی تھی نہ اب اسے لوگ اچھا خیال کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نتیجہ ہرگز نہیں نکالنا چاہیے کہ کم سن اکشتا یونی بدھواؤں کی دوبارہ شادی منع ہی بلکہ اس بات کی ترجیح دی ہی کہ جہانتک ممکن ہو بے بیاہے ہوے بر اور بے بیاہی ہوئی کنیا سے شادی کرنی چاہیے یعنی بیاہے پرشونکو بجاے کنواری کنیا کے بدھوا سے اور کنواروں کو کنواری کنیا سے شادی کرنا اُچت ہے اور یہی نتیجہ سمارت بھٹاچارج رگھو نندن جیسے بنگال کے ایک نہایت عالم اور فاضل شاستر کار نے نکالا ہے جیسا کہ ذیل کی راے سے ظاہر ہوتا ہے۔

वौधायनः श्रुतशीलिने विज्ञाय ब्रह्मचारिणेऽर्थिने देया। ब्रह्मचारिणो अजातस्त्री सम्पर्कायेति कल्पतरु याज्ञवल्क्यदीपकलिके। जातस्त्री सम्पर्कस्य द्वितीय विवाहे विवाहाष्टक वह्निर्भावा पत्नीस्तदुपादानं प्राशस्त्यार्थमिति तत्त्वम्॥

उद्वाहतत्त्व.

ارتھ۔ بودھاین نے کہا ہی کہ کنیا گنوان۔ بیدیا ٹی بُدھی مان اور بے بیاہے برکو دینی چاہیے اگر اسکے لفظی معنی پر زیادہ زور دیا جاتا تو یہ ترشح ہوتا ہی کہ صرف بے بیاہے بر کیساتھ کنیا کا بواہ کرسکتے ہیں۔ اور جس پُرش کی ایکمرتبہ شادی ہوگئی ہی اوسکا دوبارہ بیاہ آٹھ قسم کی شادی کے اندر داخل نہیں ہی لہذا ہمکو الفاظ "بے بیاہے"، جو یہاں صفت کے طور پر استعمال کیا گیا ہے یہ سمجھنا چاہیے کہ بودھاین کا اصلی منشا یہ ہی کہ شادی شدہ بر کے مقابلے میں بے بیاہی بر کو ترجیح دیگئی ہی جیساکہ پُرش کیواسطے بیوی کے مرجانے یا استری کے بانجھ ثابت ہونے پر شادیکی آگیا ہے اوسیطرح شاستر میں استری کے واسطے بھی جب اوسکا خاوند

مرجاے - مخنث - یا مفقود الخبر ہوجاے وغیرہ وغیرہ حالتوںمیں حسب منشا دھرم شاستر دوسری شادی کی اجازت ہی لیکن کیسی شرمناک بات ہی کہ انسان جو زبردست ہی استری کو جو زیردست ہی شاستر انوسار مساوی حقوق بخشنا پسند نہیں کرتا شاستروں کے من گھڑت معنی و مطلب لگاکر غصبًا اونکے جایز حقوق کو کالعدم کرنیکی کوشش کرتا ہی اور خود غرضی سے ذرا بھی خیال نہیں کرتا کہ اس قسم کی غیر انصافی سے استری کی حالت کہانتک گر گئی ہی اور روز بروز کہانتک گرتی جاتی ہے۔

مکن ظلم بر بیوہ بے نوا کہ ناگہ رسد بر تو قہر خدا

نوٹ بنارس کے پنڈتوں نے اپنے رسالہ میں اس اشلوک کے معنوں کا اچھی طرح خون کیا ہے اور بیچاری غریب بیکس بال بدھواؤں کے گلے پر خوب آرا چلایا ہے افسوس صرف اتنا ہی کہ اگر ملک کی غیر تعلیم یافتہ جماعت تعصب پکش پات ظاہر کرکے مخالفت اختیار کرے تو اتنا صدمہ نہیں پہونچتا ہے لیکن جب کہ ملک کے ودوان پنڈت اور پروفیسر آننٹ کے شننٹ اشلوکوں کے ارتھ لگاکر بیچاریں رشیوں کے بچنونکو ذبح کریں تو آنکھوں سے خون بہنے لگتا ہی

ثبوت ششم بعض منو کا مفصلۂ ذیل اشلوک بدھوا بواہ کے خلاف میں پیش کرتے ہیں۔

कामंतुक्षपयेद्देहं पुष्प मूल फलैः शुभैः ।
नतु नामापि गृह्णीया त्पत्यौ प्रेते परस्यतु ॥

मनु. अ. ५ श. १५७

ارتھ پوتر پھول پھل۔ مول آدی کھاکر بیوہ اپنا دیہ لاغر کرے (لیکن بھبچار کی بدھی سے) پتی کے مرنے کے بعد غیر پرش کا نام تک بھی نہیں لینا چاہیے۔

تردید اشلوک مذکورہ بالا کے معنی خود واضح ہیں ہماری زیادہ تر تشریح کی حاجت نہیں۔ اصلی غرض اشلوک مذکورہ بالا سے یہ ہے کہ خاوند کے مرنے بعد بیوہ عورت اس قسم کی غذا کھاے جس سے کام آتر نہو۔ اور نفس امارہ کے تابو

ہیں ہوکر زناکاری کی طرف طبیعت کا میلان نہو۔ اس اشلوک میں پتی کے مرنیکے بعد مجرد رہنے کی خوبی کو دکھایا ہے۔ اسمیں کسیکو بھی کلام نہیں ہے کہ سن رسیدہ بیوہ عورتوں کے واسطے مجرد رہکر دہہی زندگی اختیار کرنا بدرجہا بہتر ہے لیکن یہ بات بہت کم استریوں سے ہوسکتی ہے نو یا دس برس کی کنیا جو زوجیت یا بیوگی کے معنی نہیں سمجھتی ہیں اونکے لیے عموماً پھول پھل کھاکر اور سوشم بھوجن کرکے اندریونکو قابو کرنا بہت مشکل ہی نہیں بلکہ قریباً غیر ممکن ہے۔

ثبوت ہفتم بعض منو کا مفصلۂ ذیل اشلوک بدہوا بواہ کے خلاف میں پیش کرتے ہیں۔

यस्मै दद्यात्पिता त्वेनां भ्राता वानुमते पितुः ।
तं शुश्रूषेत जीवन्तं संस्थितं न च लंघयेत् ॥
मनु. अ. ५ श्लो. १५१.

ارتھ جسکے ساتھ پتا یا بھائی پتا کی اگیا سے بیاہ دے۔ یاوت جیوں اوسکی سیوا کرے اور اوسکے مرنیکے بعد بیبھچار نکرے (تاکہ شرادھ ترپن وغیرہ پرلوک کے کرم ناش نہوں)

تردید یہ اشلوک بھی مثل اشلوک ماقبل کے استریون کو پتی ورت دہرم سے رہنے کی نصیحت کرتا ہی اس اشلوک میں جو لفظ लंघयेत ہی اوسکا ترجمہ کلوک بھٹ نے व्यभिचारेत کیا ہی جسکے معنی ناجایز طور پر استری پُرش کے سماگم کرنے کے ہیں۔ منو نصیحت کرتا ہے کہ خاوند کی سیوا کرنا استری کا پرم دہرم ہے۔

ثبوت ہشتم بعض مخالفین مہابھارت کے آدی پرب کے اشلوکوں کو سنداً پیش کرکے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ استری کو جس حالت میں شاستر مین صرف ایکہی پتی کرنا لکھا ہے تب پُنربواہ کیونکر ہوسکتا ہے۔

दीर्घतमा उवाच.

अद्यप्रभृति मर्य्यादा मया लोके प्रतिष्ठिता ।
एक एव पतिर्नार्य्या यावज्जीवं परायणम् ॥

मृते जीवति वा तस्मिन्नापरं प्राप्नुयान्नरम् ।
अभिगम्य परं नारी पतिष्यति न संशयः॥

महाभारत आदि पर्व.

آرتھ دیرگھ تما کا قول ہے۔ استری کا یاوت جیون صرف ایک ہی پتی ہوگا خاوند کے مرنے بعد نہ اوسکی حیات میں وہ دوسرے سے تعلق رکھیگی اگر وہ اس قسم کا تعلق پیدا کریگی تو ضرور پتت ہوگی آج سے میں یہ مرجادا لوک میں پرتشٹھت کرتا ہوں۔

تردید اگر مذکورۂ بالا ارتھ کو صحیح مانا جائے تو یہ اعتراض مخالفین کے پکش کی تائید کرنے میں ایک گونہ مدد دیسکتا ہے۔ لیکن اصلی مقام پر جہاں اشلوکہاے بالا استعمال ہوے ہیں وہاں پر بالکل مختلف مراد ہے جیسا کہ اصلی ارتھ جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے اوسکے مقابلہ کرنیسے ناظرین کو خود بخود معلوم ہو جائیگا۔

"استری کا تعلق تاعمر صرف خاوند سے رہیگا نہ خاوند کی حیات میں اور نہ اوسکے مرنے بعد وہ دوسرے پُرش سے بیبھچار کرسکیگی وغیرہ"

اشلوکہاے مذکورۂ بالا میں دوسرے پرش سے تعلق رکھنے کا اصلی مطلب "بیبھچار" ہے جیسا کہ خود مہابھارت کے اگلے اشلوکوں سے ترشح ہوتا ہے کہ سابق میں کس قدر بیبھچار کا پرچار تھا۔

ऋतावृतौ राजपुत्रि स्त्रिया भर्त्ता पतिव्रते।
नातिवर्त्तव्य इत्येवं धर्म्मं धर्म्मविदो विदुः ॥
शेषेष्वन्येषु कालेषु स्वातन्त्र्यं स्त्री किलार्हति।
धर्म्ममेवं जनाः सन्तः पुराणं परिचक्षते ॥

महाभारत आदि पर्व अ. १२२

پانڈو کنتی سے کہتا ہے

آرتھ:- اے باعصمت راج پتری! استری کا رتوکال میں پتی ورتا دھرم سے رہنا دھرم شاستر

کے جاننے والوں نے استری دھرم قرار دیا ہے۔ دیگر وقتوں میں استری اپنی اچھا پورک گرہ کر سکتی ہے۔ سنتوں نے ایسا دھرم پورب کال میں کہا ہے۔

یعنے رتو کال میں دھرم انوسار سنتان اوتپتی کے ہیتو استری کو اپنے پتی کے سیوا میں رہنا اُچت ہے دیگر وقتوں میں وہ غیر پرشوں کے ساتھ بھی رہ سکتی ہے۔ سنتوں اور رشیوں کی ایسی ہدایت ہے۔ اس قسم کے آچار سے ناخوش ہو کر اور اس آزادانہ طریق کو عمدہ نہ خیال کر کے دیرگھ تما بیبھچار کے کم کرنیکی غرض سے ممانعت کرتا ہے۔ اوسکا اشارہ پنر بواہ کی طرف ہرگز نہیں ہے اصلی اتہاس جہاں سے اشلوک کہا ہے مذکورہ بالا اقتباس کیے گئے ہیں ذیل میں ناظرین کی آگاہی کے واسطے اختصاراً درج کیا جاتا ہے جس سے اصلی اور مصنوعی معنوں کا راز خود وا ہو جائیگا۔

"دیرگھ تما کی استری جسکے اولاد ہو چکی تھی اپنے خاوند کی اچھا کو پورن نہیں کرتی تھی دیرگھ تما نے ایکروز اوسکی وجہ استری سے پوچھی اور کہا کہ اے نیکبخت تو میری اس قدر کیوں تحقیر کرتی ہے۔ استری نے جواب دیا کہ خاوند استری کا پالن پوشن کرتا ہے اور اسی وجہ سے اوسکا نام بھرتار کہا گیا ہے۔ وہ استری کی رکشا کرتا ہے اور اسی لحاظ سے اوسکو پتی کہا گیا ہے لیکن تم جنم کے اندھے ہو میں تمکو اور تمھاری اولاد کو کہاں تک پالوں اور پوسوں میرے لیے اب یہ دھندا نہیں ہو سکتا۔ استری کا یہ بچن سنکر رشی کو کرودھ اوتپن ہوا اور کہا کہ مجھے راجہ کے پاس لیچل وہاں مجھکو دھن ملیگا۔ استری نے جواب دیا کہ میں تمھارے حاصل کیے ہوے دھن کی پروا نہیں کرتی تمھارا جی چاہے سو کرو۔ لیکن مین تمھاری خبرگیری نہیں کر سکتی۔ پستر دیرگھ تما نے کہا کہ آج سے میں یہ مرجادا قایم کرتا ہون کہ یاوت جیون استری کیول اپنے پتی کے آسرے رہیگی نہ پتی کی حیات میں اور نہ اوسکے مرنے بعد وہ دوسرے سے بیبھچار کریگی اور کاش ایسا کریگی تو ضرور کلنکت اور پتت ہوگی اور دھن کا بھوگ نہیں کرنے پاویگی۔ دیرگھ تما کی استری نے یہ بچن سنکر اپنے پُتروں سے کہا کہ اس بڈھے کو گنگا میں بہا دو

گوتم اور دیگر پتروں نے لوبھ بس ہوکر اوسے ایک بیڑے پر باندہ دیا اور بہتا چھوڑ دیا۔

مضمون مذکورۂ بالا سے یہ صاف ظاہر ہے کہ رشی نے استری کے بیبھچار آچرن سے ناراض ہوکر یہ مرجاد اقایم کرنی چاہی کہ استری صرف اپنے خاوند کا آشرا رکھے نہ اوسکی حیات میں اور نہ مرنیکے بعد دوسرے سے ناجایز طور پر تعلق رکھ سکے اگر اوسکی منشا نیوگ سمبندھی بواہ آدی کے قطعی روکنے سے ہوتی تو ضرور اوّل وہ خود اوسپر کاربند ہوتا اور راجہ بلی کی رانی سے ایکشترج پتر اوتپن کرکے اپنا نیم خود ہرگز بھنگ نہ کرتا جیسا کہ اگلے اشلوکوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے اس واقعہ کے بعد سودیشنا رانی سے پتر اوتپن کیا

सोऽन्धःस्रोतस्तदा विप्रः प्लवमानो यदृच्छया ।
जगाम सुबहून् देशानन्धस्तेनोडुपेन ह ॥
तन्तु राजा बलिर्नाम सर्व्व धर्म्म विदां वरः ।
अपश्यन्मज्जनगतः स्रोतसाभ्यासमागतम् ॥
जग्राह चैनं धर्म्मात्मा बलिः सत्य पराक्रमः ।
ज्ञात्वैवं स च वव्रेऽथ पुत्रार्थे भरतर्षभ ॥
सन्तानार्थं महाभाग भार्य्यासु मम मानद ।
पुत्रान् धर्म्मार्थ कुशलानुत्पादयितु मर्हसि ॥
एवमुक्तः स तेजस्वी तं तथेत्युक्तवानृषिः ।
तस्मै स राजा स्वां भार्य्यां सुदेष्णां प्राहिणोत्तदा ॥

महाभारत आदि पर्व्व अ॰ २०४

ارتھ — اندھا برہمن دریا میں جدھر ہوا لیگئی بہتا ہوا بہت سے دیشوں میں سے گذرا راجہ بلی دھرم جاننے والوں میں سب سے شریشٹھ گنگا کے تیر نہا رہا تھا کہ قریب سے اوس بہے ہوئے برہمن کو بہتے ہوئے دیکھا دھرماتما بلی نے اوسے فوراً پکڑ لیا اور کل حالات معلوم کرنیکے بعد راجہ نے اپنی استری سے دھرم سیل سنتان اوتپت کرنیکی بنتی کی۔ دیرگھ تما نے اس بنتی کو قبول کیا اور راجہ نے اپنی

استری سودیشنا کو رشی کی سیوا میں بھیجدیا۔

اگر دیر گھہ تما کی اصلی مراد یہ ہوتی کہ عورت سوائے ایک خاوند کے کسی حالت میں دوسرے پُرش کے پاس شاستر ریتی سے بھی نہیں جا سکیگی تو وہ کبھی راجہ بلی کی رانی سے پیتر اپیت کرنے پر آمادگی ظاہر نکرتا بلکہ راجہ کو اویدیش کرتا اور سمجھاتا کہ ایسے فعل سے باز رہنا مناسب ہے لیکن جس حالت میں خود اوسنے رانی سودیشنا سے جسکا پتی برتمان تھا ہم آغوشی کرکے ایکشترج پُتر اتپن کیا اور بعد میں وہ اپنے راجہ کے پاس رہنے لگی۔ تو ایسی حالت میں مخالفین کا مطلب کسی طرح سدھ نہیں ہوتا ہے بلکہ نتیجہ برعکس پیدا کرتا ہے کہ خاوند کی حیات میں بھی خاص حالتوں میں دوسرے شخص سے اولاد پیدا کرنا شاستروکت تھا ایسی یہ کہنا کہ خاوند کے مرنیکے بعد استری اپنا پُنر بواہ نکرے محض پنڈتوں کا ڈھکوسلا ہے ایسے ایسے سدھانتوں پر اپنا اکشتایونی استریوں کو پُنر بواہ سمبندھی کارج سے روکنا اور زبردستی فطرت کے قاعدے کے خلاف اونھیں عمر بھر کے واسطے دھرم کے نام سے رانڈیں بنا بنا کر عورتی سے بیبھچار کرانا گھور نرک میں بھیجنے والا پاپ ہے۔ انکی آہوں نے ہندوستان کی اندرونی سماج کی حالت کو خاک کردیا ہے اور اگر ملکی گمراہی کا جھنڈا ایسا ہی پھرایا گیا تو اور بھی رہی سہی گرہست آشرم کی خانگی زندگی کو خاکستر کردینگے

ثبوت نمبر بعض مخالفین منو کا مفصلۂ ذیل اشلوک پیش کرکے یہ ثابت کرتے ہیں کہ پانی گرہن منتروں کی روسے صرف کنیا کی شادی ہو سکتی ہے بدھوا کی شادی نہیں ہو سکتی

पाणिग्रहणिका मन्त्राः कन्यास्वेव प्रतिष्ठिताः ।
नाकन्यासुक्वचिन्नृणां लुप्त धर्म्म क्रिया हिताः ॥

मनु अ. ८ श्लोक २२६.

ارتھ :- پانی گرہن منتر کیول کنیاؤں کے متعلق ہیں۔ اکنیاؤں سے علاقہ نہیں رکھتے کیونکہ

وہ دھرم کریا کرنے سے برجت سمجھی گئی ہیں۔

تردید اکنیا شبد کے معنوں کی تصدیق کیواسطے منو کا مفصلہ ذیل اشلوک نیچے درج کیا جاتا ہے جسکو نارد نے بھی لفظ بلفظ اپنی سنگھتا میں لکھا ہی جس سے اِس لفظ کے معنی بالکل صاف ہو جاتے ہیں۔ جو اشلوک مخالفین سنداً پیش کرتے ہیں ذیل کے اشلوک کے ساتھ ایکہی ضمن میں منو کے سنگھتا میں واقع ہے اور دونوں اشلوک کا آٹھویں ادھیا میں ۲۲۵ و ۲۲۶ نمبر ہے۔ اِس لفظ کے بیوہ کے معنی کسی حالت میں ہرگز ٹھیک نہیں بیٹھ سکتے۔ معنی ہمیشہ پرکرن کے لحاظ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اصل سنگھتا کو ملاحظہ کرنے سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ اِس وشے میں اصلی پرکرن کا کیا مطلب و مراد ہے

अकन्येति तु यः कन्यां ब्रूयाद्द्वेषेण मानवः । \
स शतं प्राप्नुयाद्दण्डं तस्या दोषमदर्शयन् ॥

मनुस्मृतिः अध्याय ८ श्लोक २२५ और

नारदस्मृतिः द्वादशव्यवहारपद श्लोक ३७

ارتھ۔ جو پُرش دشمنی سے کنیا کو اکنیا کہے اور اگر ثابت نکر سکے تو اوسکو سو پن ڈنڈ دینا ہوگا۔

نوٹ۔ کلوک بھٹ اِس طرح پر اِس اشلوک کی ٹیکا کرتا ہے۔

"नेयं कन्या क्षतयोनिरियमिति यो मनुष्यो द्वेषेण ब्रूयात्" \
तस्या उक्त दोषमविभावयन् पणशतं राजदण्डं प्राप्नुयात्

ارتھ "یہ کنیا نہیں ہے۔ یہ پرش کی بھوگی ہوئی ہے"، جو شخص دشمنی سے کسی کنیا کے بارے میں کہے اور اوسکا وہ ثابت نہ کر سکے تو اوسکو ایک سو پن راج ڈنڈ دینا ہوگا۔

ناظرین کو انصاف کرنا چاہیے کہ منو کے لفظ اکنیا سے بیوگان کی ہرگز مراد نہیں ہے لیکن ایسی کنیاؤں سے مراد ہے جنکا کنیا پن کا دھرم پُرش کے ساتھ شادی کے قبل ناجائز طریق پر میل جول کرنے سے بھرشٹ ہو گیا ہو جیسا کہ اشلوک مذکورہ بالا کے آخری فقرے سے ظاہر ہوتا ہے جسمیں تحریر ہے کہ وہ دھرم کا کام کرنے سے منع

کی گئی ہیں۔ کوئی بھی ہندو ماتر یہ ہرگز نہیں کہہ سکتا کہ بدھواؤں کو مذہبی زندگی اختیار کرکے دھرم کے فرائض کی بجا آوری منع کی گئی ہے بلکہ اسکے برعکس ہر ایک بیوہ کو جو نیر بواہ کے مقابلے میں برہم چریہ کو ترجیح دے شاستر میں خاص اگیا دی گئی ہے کہ اپنی تمام عمر وہ دھرم کے کاموں میں صرف کیا کرے۔

ثبوت ۲۴ ہم بعض نارد کا ذیل کا اشلوک نیر بواہ کے خلاف میں سند پیش کرکے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ یہ رسم شاستر وکت نہیں ہے۔

सकृदंशो निपतति सकृत्कन्या प्रदीयते ।
सकृदाह ददानीति त्रीण्येतानि सतां सकृत् ॥
नारदस्मृति. द्वादश व्यवहार पद, श्लोक २८.

ارتھ:۔ ایک موروث کی جایداد ایک ہی دفعہ تقسیم ہوتی ہے۔ کنیا شادی میں ایک ہی دفعہ دی جاتی ہے۔ اور (ایک ہی چیز کے دشے میں) اس بچن کا پر یوگ کہ "میں دونگا" ایک ہی دفعہ ہو سکتا ہے سادھو جنوں میں یہ تینوں باتیں ایک ہی دفعہ عمل میں آتی ہیں۔

تردید اس قسم کی تمثیلوں کے مقابلہ کرنے سے یہ ظاہر ہے کہ مول اشلوک میں پر نقم بواہ کو عام طور پر قطعی کہا گیا ہے سوائے اون حالتوں کے جہاں کہ دوسرے اشلوک استثنا کے طور پر خاص وجہوں کے ساتھ عارض ہوں۔ سوائے اون خاص حالتوں کے جن میں دوسری شادی کرنی جایز قرار دی گئی ہے اس امر کا ہر ایک شخص معترف ہے کہ کنیا کو ایک ہی دفعہ شادی میں دیسکتے ہیں اور اسی فقرے استثناؤں کو اوسی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے جیسا کہ عام قاعدے کو۔ اگر ایسا نہ سمجھا جاوے تو مختلف سمرتیوں کے متعدد بچن جن میں خاص خاص حالتوں میں پتی سے زبردستی علیحدہ کرنا۔ دیے ہوے دان کو پھیر لینا اور دوبارہ دان کرنے کی اجازت لکھی ہے بالکل غیر مفہوم اور بے معنی ہو جائینگی۔ جیسا کہ ذیل کے اشلوکوں سے ظاہر ہے۔

प्रतिगृह्य च यः कन्यां वरो देशान्तरं व्रजेत् ।
त्रीनृतून्समतिक्रम्य कन्यान्यं वरयेद्वरम् ॥
नारदस्मृतिः द्वादशव्यवहारपदं, श्लोक. २४

ارتھ کنیا گرہن کرنے کے بعد اگر بر دیشانتر چلا جاوے۔ تو تین رِتو تک انتظار کر کے دوسرا خاوند کر لیوے۔
نارد سمرتی ۱۲ پد اشلوک ۲۴

علاوہ مندرجۂ بالا اشلوک کے دیکھو رسالہ ہذا باب اوّل کا صفحہ ۱۲-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۷-۲۸-۳۰-۳۱ و ۳۲-

نوٹ نارد کا اشلوک جو مخالفین پیش کرتے ہیں وہ منوسمرتی میں بھی پایا جاتا ہے (دیکھو ادھیاے ۹- اشلوک ۴۷)

باب چہارم

رواج کا سماج پر اثر

قبل اسکے کہ رواج کے مسئلے پر بحث شروع کیجاوے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ رسم و رواج کے اصلی معنی جو واضعان قانون نے ان الفاظوں کے مقرر کیے ہیں اختصاراً بیان کر دیے جائیں تاکہ ناظرین کو اصلی مدعا و مطلب سمجھنے میں آسانی ہو۔

کوئی ریت رسم دستور آچار یا زندگی بسر کرنیکا طریق جو بہت روز سے کسی جاتی میں چلا آتا ہو اور جس معینہ طریق پر اوس جاتی۔ منڈلی۔ یا فرقے کے لوگ ایک عرصۂ دراز سے برابر چلے آئے ہوں اور اوسپر عملدرآمد کرتے آئے ہوں اوس ملک یا جماعت کی رسم یا رواج کہلاتی ہے اوسیکو ہندی بھاشا میں دیش آچار یا لوک آچار کہتے ہیں۔

کسی خاص ملکی یا قومی رسم یا رواج کو باضابطہ طور پر آئیناً جائز ٹھہرانے کے واسطے قانون میں یہ امر ضروریات سے ہے کہ اوّل وہ رسم قدیم الایام ہو۔ دوم تبدیل پذیر نہو

سوم عقلاً درست ہو چہارم شاستر اً اوسمیں کسی طرح کی نفی نہو۔ جزو اوّل سے یہ مراد ہی کہ قدیم زمانہ سے ایک حالت پر وہ رسم چلی آتی ہو۔ جزو دوم سے یہ مراد ہی کہ اوسمیں کسیطرح کا تغیر و تبدل بیچ کے زمانے میں واقع نہ ہوا ہو۔ جزو سوم سے یہ منشا ہے کہ وہ عقلاً اور دلیلاً جائز اور درست سمجھی جاوے آخری جزو سے یہ مراد ہی کہ ہندو شاستر کے اصولوں کی منشا کے خلاف نہ ہو۔

ہم اس مسئلے پر قانوناً۔ مذہباً۔ اخلاقاً۔ سوشیل اور بہت سے دیگر مختلف ذریعہ سے بحث کرکے یہ ثابت کرینگے کہ ہر حالت میں موجودہ گمراہ ہندؤں کا عمل و شور جو پنر بواہ کے رائج کرنے میں ملکی و قومی رواج کو سدِ راہ بتاتے ہیں کسی طرح سے ٹھیک نہیں ہی اور شاستر کے اصلی اصولوں کے نہ معلوم ہونیکی وجہ سے محض ایک خیالی رکاوٹ ہے

اوّل قانون کے اصولوں کو مدنظر رکھکر غور کرنے سے یہ صاف معلوم ہوتا ہی:۔

(۱) بدھوا بواہ کی رسم پراچین کال میں جب ویدک دھرم کا پرچار تھا ہندوستان میں برابر جاری تھی جیسا کہ وید اور سمرتیوں کے کلام سے ظاہر ہے منو کے وقت میں یہ رسم کم ہونی شروع ہوئی اور پورانک زمانے میں جب کہ ہندوستان میں عجب تاریکی چھائی ہوئی تھی رفتہ رفتہ بند ہوگئی اب اسکا دوبارہ جاری کرنا پہلی رسم کا مثل دیگر عمدہ دستوروں کے پھر زندہ کرنا ہے۔ نہ کہ سماج میں جبراً ایک نو ایجاد رسم کا داخل کرنا اسلیے اکشتا یونی کنیا کا پنر بواہ نکرنا آخری پورانک زمانے کی برکتوں میں سے ہے اور کسی حالت میں اطمینان کے ساتھ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ بدھوا بواہ کا پرچار ویدک زمانے میں نہیں پایا جاتا تھا اسلیے یہ رسم تشریح بالائے شق اوّل میں نہیں آسکتی۔

(۲) مختلف زمانوں میں مختلف رشیوں کے کلام کے بموجب اسمیں تھوڑا بہت تغیر و تبدل ہمیشہ ہوتا رہا اسلیے شق دوم سے باہر ہے۔

(۳) اکشتا یونی کنیا کا عمر بھر کے واسطے رانڈ بنا کر بٹھانا نہ صرف قاعدہ قدرت و اصول فطرت کے خلاف ہے بلکہ آئین تمدن میں اس سے بہت کچھ ہرج اور بڑی بھاری برائی

پیدا ہوتی ہے - لہٰذا شق سوم سے خارج ہے -

(۴) صغیر سن بیوہ لڑکیون کی شادی نہ کرنا ہندو دھرم شاستر کے اصلی منشا کے بالکل برخلاف ہے - دلائل مذکورہ بالا سے یہ امر اچھی طرح ثابت ہوتا ہے کہ وہ کل اجزا جو کسی رسم کو قانوناً جائز مکمل صحیح - اور درست گرداننے کیواسطے ضروری سمجھے جاتے ہیں اونہیں سے موجودہ رواج کے ایک جزو کی بھی تشفی کے ساتھ تصریح و تکمیل نہیں ہو سکتی ہے پھر کیونکر اور کس طرح دیدہ و دانستہ پھر خواہ نخواہ ایسے رواج کو عظمت کی نگاہ سے دیکھا جاوے - قانون کا یہ منشا ہرگز نہیں ہے کہ خواہ مخواہ ہر ایک فرد بشر ہر بیوگی کی حالت میں ازدواج ثانی کو لازمی اور ضروری سمجھے بلکہ صرف ناواجب روک ٹوک دور کر دینے کا ہے تاکہ کوئی ناجائز رواج اور دستور کسی طرح عارض ہو کر ایک دھرم سمبندھی کام میں کوئی قانونی رخنہ نہ پیدا کرے جس سے رعایا کے حقوق کی حق تلفی ہو یا پورانے رواج کے جاری کرنے میں جو ناجائز تکالیف اوٹھانی پڑتی ہیں اونکی مناسب چارہ جوئی سے کوئی فرد بشر محروم نہ رہجاوے -

اس مسئلہ کو ایک اور پہلو سے ہم دوسری طرح سمجھاتے ہیں - ہر جگہ ترقی کی سوشیل رفتار میں یہ امر دیکھا جاتا ہے کہ سوسایٹی کے خاص دستور ولئے آیئن منضبط ہوتے ہیں - عملاً طور پر یہ سمجھنا چاہیے کہ رواج کو عموماً قانون کا مرتبہ زیادہ تر اونھیں سوسائٹیوں میں حاصل ہوتا ہے جنھوں نے زمانے کے لحاظ سے بہت کم ترقی کی ہے - یہ رواجین خواہ کسی جاتی کے گمنام باپ دادوں کے وقت سے چلی آتی ہوں یا کسی مرحوم بادشاہ یا والی ملک یا پیر مرشد کی خواہش سے پیدا ہوئی ہوں ہر حالت میں رواج ایک قسم کے مردوں کی حکومت زندوں پر ہے اسی لحاظ سے وحشی اور نیم وحشی قوموں میں رواج کے فرائض کی پابندی زیادہ تر قطعی اور لازمی مانی گئی ہے - لیکن مہذب اور شایستہ سوسائٹیاں رواج کی ذاتی برائی بھلائی کو دیکھکر اور جو اخلاقی اثر اس سے سوسائٹی پر پیدا ہوتا ہے اوسکو سوچ بچار کر جایز آزادی حاصل کرنا یا اوسمیں زمانہ کی موجودہ رفتار کے بموجب تغیر و تبدل کرنا چنداں بیجا نہیں خیال کرتی ہیں اور اس طرح سے تراش و خراش ہو کر ملکی رسم و رواج مابعد کی حالت میں ملکی قانون کی بنیاد

ہو جاتی ہیں۔ تحریری قانون یعنی شاستروں کی اُتپتی جو رسم و رواج کے متعلق ہوں اصل میں یہ
پراچین عام پسند آچار بچار سے ہوتی ہے۔ یعنی جس ملک کا جیسا آچار بچار کسی خاص کال میں
ہوتا ہے اوسکے انوسار کم و بیش شاستر بنایا جاتا ہے۔ اور نیم مقرر کیے جاتے ہیں لیکن جب وہ
آچار بچار شاستر کے احاطے کے اندر آجاتا ہے تب اون سب آچار بچار کی اصلی قوت اور طاقت
کم ہو جاتی ہے۔ جو لوگ بعد میں اونپر عملدرآمد کرتے ہیں اوسکی تائید میں دلیل پیش نہیں کر سکتے
کہ یہ ہمارا لوکک یا سماجک رسم و رواج ہے بلکہ مجبوراً یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے ملک کی قانون
کا اس رسم یا دستور کی بابت ایسا منشا ہے پس جس حالت میں بدھوا بواہ کی بابت ہندو
دھرم شاستر میں صاف صاف قوانین پائے جاتے ہیں اور عام فہم الفاظ میں بدھوا
بواہ کی اجازت درج ہے۔ پھر قوانین دھرم شاستر کو بالائے طاق رکھکر اور احکام وید مقدس
کو خیرباد کہکر اولٹی ریت کو پیٹنا اور اندھ پرم پرا کا پلا تھامنا اندھیرے میں ٹھوکر کھانا ہے
اسمیں ذرا بھی شک نہیں ہے کہ ہندو رشی منی اور شاستر کاروں نے رواج کو عظمت کا
درجہ دیا ہے اور بمنزلہ قانونی سند کے گردانا ہے اور رواج کی پابندی لازمی سمجھی ہے اور اس
مسئلہ کو واضعان قانون نے بھی تسلیم کیا ہے کیونکہ منو یاگولکیہ اور دیگر سمرتی کاروں نے
صاف طور سے لکھا ہے کہ عمدہ عام پسند رواج دھرم شاستر کے اتی اُتم کارن یا ہیتو ہیں لیکن اس
سے یہ نتیجہ ہرگز نہیں نکالنا چاہیے کہ ملکی رواج کے مطابق اکشتایونی کنیا کو رانڈ بنا کر بٹھائے
میں ان اعلےٰ درجے کے شاستر کاروں کی سمتی ہے کیونکہ اس بارے میں یہ رشی جن اپنے قوانین
مین خاص علیحدہ احکام درج کر چکے ہیں پھر اونسے انحراف کرنا اور رواج پر قایم رہنا غیر ممکن ہے
اگر یہ امر مسلم الثبوت مان لیا جاوے کہ جو دستور اور رواج سابق سے چلا آتا ہے وہ ہر حالت میں
درست اور واجب ہے اور قانون یعنی دھرم شاستر پر ترجیح رکھتا ہے تو ہزارہا ڈاکو ٹھگ قزاق اور
بٹ مار جو ملک کے غیر آباد حصوں میں جنم سے لوٹ مار کر زندگی بسر کرتے آئے ہیں اونکو ہرگز سزا
نہیں ملنی چاہیے۔ کیونکہ یہ دستور اون فرقوں میں اونکے باپ دادا اور بزرگوں سے چلا آتا ہے
اور یہ لوگ معقول عذر پیش کر سکتے ہیں کہ ہمارے فرقے میں یہ رسم قدیم الایام ہے۔ ہم اگر اسکو

اچھا سمجھکر اپنے باپ دادا کی رسم پر چلتے ہیں - ہماری روزی کی یہی وجہ ہے - سرکار ہمارے قدیم رواج مین ناحق خلل انداز ہوتی ہی کیا اس قسم کے دلایل بر مذکورہ بالا قدیم الایام ملکی دستور یا دیگر ناجایز برتاو یا خلاف اصول مذہب زندگی بسر کرنیکا طریقہ ایک عمدہ اور قابل تسلیم رواج کہا جا سکتا ہی؟ اور کیا سبھیہ جاتی کے لوگ اوسپر عملدرآمد کرنا کبھی پسند کرینگے؟ ہر گز نہیں -

علاوہ بریں اس حجت کو کہ بدھوا بواہ کی ممانعت اور روک ٹوک ایک پراچین ملکی رواج اور رسم پر مبنی ہے مدت ہوئی کہ اس ملک کے واضعان قانون نے باطل و رد کر دیا جبکہ انھوں نے اچھی طرح سے دہرم شاستر کے اصولوں کو غور کر کے اور عالم پنڈتوں سے ہیوستھا لیکر ایکٹ از دواج ثانی ہندو بیوگان ۱۸۵۶؁ء نافذ کر دیا - اب قانونی سند کے سامنے ہمارے مخالفین کا یہ عذر پیش کرنا کہ اس رسم کی پراچین زمانہ سے ممانعت ہے اور اوسکے خلاف مین نیا دستور قایم کرنا یا جاری کرنا غیر واجب ہی ذرا بھی وقعت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جا سکتا -

دیکھو قانون مین صریحًا اور واضح طور پر درج ہے کہ :-

" قطع نظر اس امر کے کہ کوئی ملکی رسم یا ہندو دہرم شاستر کے معنی ہارج ہوں کوئی ایسی شادی جو کوئی ہندو عورت اپنے پہلے خاوند کے مرنے کے بعد یا سگائی یا نسبت ہونیکے بعد جس حالت مین کہ پہلا بر مر گیا ہو کریگی تو وہ شادی قانونًا جایز سمجھی جاینگی اور اوس شادی کی اولاد اصلی قرار دیجاینگی "

دوم رواج کی ماہیت اور اصلیت کو اگر اصول دہرم شاستر کی نگاہ سے دیکھا جاے تو منو مہاراج صاف طور پر اپنی سمرتی میں بیان کرتے ہین -

वेदोऽखिलो धर्म्ममूलं स्मृति शीले च तद्विदां ।
आचारश्चैव साधूनामात्मनस्तुष्टिरेव च ॥

मनुस्मृति अध्याय २ श्लोक ६

ارتھ - تمام ویدوں - اون آدمیوں کا بچار جو دھرم (سمرتی) گیاتا ہیں - سادھو جنوں کا آچار اور وہ آچار جس سے اپنی آتما کی سنتشٹی ہو دھرم کے مول کارن ہیں -

شرح منو کے اشلوک بالا کے بموجب ہمکو وید سمرتی اور دھرم گیاتا پرشوں کے آچار پر

چلنا چاہیے بدھوا بواہ کے بارے ہین اونکے احکام صاف اجازت دے رہے ہین - پہر اونکو نظر انداز کرنا گویا وید کے احکام کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنا ہے -

نوٹ - منو کے اشلوک بالا کی گوتم نے بھی پہلے ادھیائے کے اوّل دو سوترون مین تائید کی ہے

(۲) ایضاً منو

वेदः स्मृतिः सदाचारः स्वस्य च प्रियमात्मनः ।
एतच्चतुर्विधं प्राहुः साक्षाद्धर्मस्य लक्षणम् ॥

मनुस्मृति अ० २ श्लोक १२

اَرتھہ :- وید - سمرتی - سدآچار (یعنی عمدہ دستور) اور جو اپنے آتما کو پریہ معلوم ہووے - ودیا مانون نے دھرم کے یہ چار پرمان روپ لکشن کہے ہین -

(۳) یاگولکیہ فرماتے ہین -

श्रुतिः स्मृतिः सदाचारः स्वस्य च प्रियमात्मनः ।
सम्यक् संकल्पजः कामो धर्ममूलमिदं स्मृतम् ॥

याज्ञवल्क्य स्मृति प्रकरण १ श्लो० ७

اَرتھہ :- شرتی - سُمرتی - سدآچار اور جو اپنے آتما کو پریہ معلوم ہو - اچھے سنکلپ سے پیدا ہوئی کامنا انکو دھرم کا مول کہا گیا ہے -

شرح - یہان پر سدآچار کو ترجیح دی گئی ہے جس سے اپنے آتما کی سنتشٹی ہو یہا پر جھوٹے اور جعلی برہمہ چیج کی تعریف نہین ہے جسکو مخالفین صغر سن بیواؤن سورگ جانے کا اصلی دھرم بتاتے ہین -

نوٹ - اشلوکہاے مذکورۂ بالا سے یہ بات سپشٹ ظاہر ہوتی ہے کہ ہمکو ایسے آچار ویچار پر چلنا چاہیے جو اپنے آتما کو پریہ معلوم ہوں اور جنسے اپنے انتہ کرن کی سنتشٹی حاصل ہو یعنی اپنے دلی اطمینان اور قلبی تسلی کا لحاظ ضروری اور مناسب خیال کیا گیا ہے لیکن اسکے برخلاف آجکل کے لوگ جو رواج پر چلتے ہین وہ کیول اندھوں کی طرح ایک ہی ریت

پیٹتے ہین اور اصلی دہرم کے اصول و منشا پر ذرا بھی دہیان نہین دیتا - اس سے
یہی ثابت ہوتا ہی کہ ہندوستان مین انسان اپنے سوشیل وجود اور ذمہ واری کو بالکل بھول گیا ہے
اور اپنے افعال اور اعمال کی آزادی کو بالکل کھو بیٹھا ہے اسکی روزانہ زندگی کی چھوٹی سی چھوٹی
بھی کارروائی سوسائٹی کے آچار یا بچار کے مطابق ہوتی ہی - گویا وہ ایک ایسی گھڑی ہی جسکے
چلانیکی کنجی سوسائٹی کے ہاتھہ مین ہی یا ایک ایسی کٹ پتلی ہے جسکے نچانیکا تار رہداری کی اونگلی پر ہے
جس طرح چاہے اوسے نچائے اور جس طرف چاہے اوسے گھمائے - جو ہدایتین اور آچار
بچار متبرک کتابوں میں لکھی ہین اونھیں کو وہ اپنی بُرائی بھلائی کا معیار سمجھتا ہے
لیکن اپنے انتہ کرن کی ہدایت پر ذرا بھی عمل نہیں کرتا جسنے اپنے آتما کو سنتوش یا قلبی
تسلی حاصل ہو - دہرم شاستر کے اصولوں پر ہرگز اس غرض سے نہیں چلتا کہ اوسکو اسکو وثوق
حاصل ہے یا اون سبکو وہ پسندیدہ نظروں سے دیکھتا ہی بلکہ صرف اس غرض سے کہ دوسرے
لوگ اسپر چلتے ہیں قصہ مختصر انسان ایک قسم کا سوسائٹی کا غلام ہے جو انتہ کرن سے اپنی
ہوئی بُرائی بھلائی کی تمیز کو چھوڑ کر مقررہ رواج اور دستور کے سامنے اپنی پیشانی رگڑتا ہے
اور اپنی عقل و ادراک ذرا بھی کام میں نہیں لاتا - برہسپتی نے فرمایا ہے -

केवलं शास्त्रमाश्रित्य न कर्त्तव्य विनिर्णय: ।
युक्तिहीन विचारेतु धर्म्महानि प्रजायते ॥

स्मृतितत्त्व धृत बृहस्पति वचन.

ارتھہ - کیول شاستر کے مول اشلوکوں کے ارتھہ انوسار کسی امر کا فیصلہ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یکتی ہین
بچار سے دہرم ہانی ہوتی ہے -

(۴) ایضاً منو -

श्रुति स्मृत्युदितं धर्म मनुतिष्ठन्हि मानव: ।
इह कीर्त्तिमवाप्नोति प्रेत्य चानुत्तमं सुखम् ॥

मनुस्मृति अ॰ २ श्लोक ९

اَرتھ۔ شرتی اور سمرتی پرمان دھرم پر چلنے والا پُرش اِس لوک میں کیرتی اور پرلوک میں اتم سکھ کو پراپت ہوتا ہے۔

شرح۔ اگر یہ ودھوا ابواہ شرتی اور سمرتی پرودھ دھرم نہیں ہے تو پھر اسکی تعمیل میں اِس لوک میں کیرتی اور پرلوک میں سورگ موجود ہے۔ پھر ایک نامناسب رواج کے ڈر سے خوف زدہ ہوکر لوگ دور کیوں بھاگتے ہیں۔

(۵) مہابھارت میں لکھا ہے۔

धर्म्मं जिज्ञास मानानां प्रमाणं परमं श्रुतिः ।
द्वितीयं धर्म्मशास्त्रन्तु तृतीयं लोक संग्रहः ॥

महाभारत अनुशासन पर्व.

اَرتھ۔ جنکو اِس امر کے تحقیق کرنے کی اچھا ہو کہ دھرم کیا چیز ہے اونکے واسطے اعلےٰ درجے کا ثبوت وید ہے دوسرا سمرتی اور تیسرا لوک آچار۔

شرح۔ اِس اشلوک میں رواج کو شرتی اور سمرتی کے بعد درجہ دیا گیا ہے غرضکہ کسی حالت میں کسی شاستر کار نے رواج کو شاستر پر ترجیح نہیں دی ہے اور جب دھرم شاستر میں پُنر ابواہ کی بابت خاص آگیا موجود ہے تو پھر ہمارے مخالفین میں بلا سوچے سمجھے اس قدر کی مزاحمت کہاں سے پیدا ہوگئی۔

(۶) اسکند پُران میں لکھا ہے۔

न यत्र साक्षाद्विधयो न निषेधाः श्रुतौ स्मृतौ ।
देशाचार कुलाचारैस्तत्र धर्म्मो निरूप्यते ॥

स्कान्ध पुराण.

اَرتھ۔ جس حالت میں وید اور سمرتی میں صاف منظوری یا ممانعت کی سند نہ ملے اوس حالت میں دیش اور کل کی رسموں کے مطابق دھرم نردین کرنا ہوگا۔

شرح۔ جب وید اور سمرتی میں منظوری موجود ہے تب کل آچار یا دیش آچار کا بچار فضول

(۷) پریوگ یا یجات

स्मृतेर्वेद विरोधेतु परित्यागो यथा भवेत्।
तथैव लौकिकं वाक्यं स्मृतिबाधे परित्यजेत्॥

प्रयोग पारिजात धृत स्मृति.

اُرتھ - سمرتی جب وید بروده ہو سند نہین گردانی جاسکتی اسی طرح لوک آچار جب سمرتی برودہ ہو سند نہین مانا جاسکتا ہے -

شرح - اس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جب لوک آچار اور سمرتی میں باہم اختلاف ہو تو ایسی حالت میں آچار پر عملدرآمد نہیں ہوسکتا - کیونکہ شاستر میں جب پُنر بواہ کی خاص اجازت پائی جاتی ہے پھر اوس اجازت کو رواج کی وجہ سے ترک کردینا گویا صاف صاف خلاف منشائے اصول دھرم شاستر کے چلنا ہے -

(۸) بشسٹ نے فرمایا ہے -

लोके प्रेत्यवा विहितो धर्मः। †
तदलाभे शिष्टाचारः प्रमाणम्॥

वशिष्ठ संहिता प्रथमोऽध्यायः सू. ४, ५.

اُرتھ - کل امورات میں جو متعلق اس لوک اور پرلوک کے ہوں وہ نیز دھرم شاستر کے احکام کے مطابق عملدرآمد کرنا چاہیے - جہاں دھرم شاستر میں آگیا نہ ملے اس حالت میں رواج سند سمجھی جاتی ہے -

شرح - جس حالت میں شاستر میں کوئی قاعدہ یا ممانعت کسی خاص رسم کی بابت نہو اوس صورت میں سادھو جنوں کے آچار کو بمنزلہ شاستر کی آگیا کے سمجھنا چاہیے لیکن پراشر سنگھتا میں ودھوا بواہ کی کلجگ میں خاص اجازت ہے - لہذا موجودہ رسم کے خلاف ہونے کے باعث اسکو برا سمجھنا شاستر کی آگیا کے بالکل برعکس ہے کیونکہ بشسٹ جی صاف اور صریحی الفاظ میں حکم لگاتے ہیں کہ رواج کو اوسی حالت میں ترجیح دیجائیگی جب اسکی بابت دھرم شاستر میں ہدایت نہ ملے دلائل مذکورہ بالا سے کامل طریق پر ثابت اور سِدہ ہوتا ہے

† श्रुति स्मृति विहितो धर्मः

کہ کلجگ میں ازدواج بیوگانکو ہر حالتمیں مرواج دینا جایز۔ مناسب اور اُتی اوتم دہرم ہی۔

(۹) ایضاً بشسٹ

देशधर्म जातिधर्म कुलधर्मान् श्रुत्यभावाद ब्रवीन्मनुः ॥

वशिष्ठ संहिता प्रथमोऽध्यायः सूत्र.२७

ارتھ۔ منونے کہاہے کہ شرتی کے ابھاو میں (یعنی جب ویدمیں کوئی اگیا یا ممانعت نہ ملے اوس حالت میں) دیش دہرم جاتی دہرم اور کل دہرم پر چلنا چاہیے۔

(۱۰) گوتم

देश जाति कुलधर्मास्वाम्नायैर विरुद्धाः प्रमाराम् ॥

गौतम धर्मशास्त्र.एकादशोऽध्याय; सूत्र.२०

ارتھ۔ دیش دہرم۔ جاتی دہرم۔ اور کل دہرم جو شاستر بروودہ نہوں (یعنی وید وغیرہ کے خلاف نہ ہوں) وہ بھی سند گردانے جاسکتے ہیں۔

شرح۔ اس سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ جس حالتمیں لوک آچار دہرم بروودہ ہو قابل تسلیم نہیں ہے

(۱۱) دہرم شاستر کا بچن ہے۔

श्रुति स्मृतिर्ममैवाज्ञा यस्तामुल्लंघ्य वर्त्तते ।
आज्ञाच्छेदी मम द्रोही मद्भक्तोपि न वैष्णवः ॥

आश्वमेधिके.

ارتھ۔ شرتی اور سمرتی میں جو دہرم کہا گیا ہے وہی میری آگیا ہے۔ جو اسکو اُلنگھن کرتا ہے وہ اگیا کو توڑنیوالا۔ میرا بیری ہے۔ نہ وہ میرا بھگت ہے اور نہ وشنو ہے۔

اے ہمارے ناظرین! اگر وید کا بچن ہمارا پرم اوتم دہرم ہے۔ اگر دہرم شاستر کا بچن ہمارے دہرم کی سرشٹ گتی کا مارگ ہے۔ اگر سمرتیوں کا واک ہمارے آتما کی سنتشتا کا مول کارن ہی جنکی صداقت میں منو مہاراج جیسے مہاتما کے قول صاف اور صریح الفاظوں شہادت دے رہے ہیں تو پھر دیدہ و دانستہ اسنے انحراف کرنا اور خلاف از عقل بیہودہ رسموں

کو دھرم شاستر پر ترجیح دینا بچاروان اور گیان وان پرشوں کا کام نہیں ہے۔ بودھوں کے اتیاچار اور بعض خود غرض کم ہمت۔ پست حوصلہ اور ناعاقبت اندیش شاستر کاروں کی کم فہمی سے جو بُری رواجیں ملک میں وِدّیا لوپ ہو جانے کی وجہ سے تاریکی کے زمانے میں خاص وجہوں کے ساتھ قایم ہو گئی ہیں ست جن پرشوں کو ضرور بچارنا اور سودھن کرنا چاہیے۔ جو خانگی رسومات ہمارے اخلاق و تہذیب کی بربادی کا کارن ہوں۔ جو ہمارے گھروں کی شانتی میں اُلجھن ڈالیں جنسے دھرم کی اصلی مریادا بھرشٹ ہوں۔ جنسے کل اور پروار کے دھرم کو بٹہ لگے۔ جنسے سداچار کی عزت کم ہو۔ انکو پراچین زمانے کے اصول کے مطابق اصلی حالت پر قایم کرنے میں سعی کرنا اور پراچین رشیوں اور منیوں کی اگیا انوسار سماج کے موجودہ حالات پر غور کر کے شاستر وکت راستے پر لے آنا چین دھرم کی آگیا کا پالن کرنا اور سادھو جنوں کے بچنوں کی تعمیل ہے۔ بنا بریں ہمارے ہمدرد اور خیر خواہ گورنمنٹ نے راج نیتی کے اصولوں کے مطابق اور دھرم شاستر کی بیوستھا کے انوسار پریویکونسل کے فیصلوں میں اس امر کو بہت اچھی طرح سے واضح اور مشرح کر دیا ہے کہ ملکی رواج اوسی حالت میں دھرم شاستر کے ہموزن سمجھا جائیگا جبکہ وہ رواج عدل انصاف پرستی عقل اور مذہبی اصول کے خلاف نہ ہوگا۔

ایسے سچے زبردست پرنتائج اور مدلل ثبوت کے سامنے تعصب اور ہٹہ دھرمی کا جامہ پہنکر بے تکا راگ گاتے جانا کہ ہم سماج کے رواج کے پابند ہیں۔ ہم قومی اور ملکی رواج کے غلام ہیں۔ ہم اپنے باپ دادا کی لکیر پر فقیر ہیں۔ ایک مجذوب کی بڑ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ ایسی جاہلانہ بکش بات کو بے سوچے سمجھے اختیار کرنا کیول انتہ کرن کا خون کرنا ہے۔ ہمکو اگر ذرا سی بھی گرہ کی عقل ہے تو ضرور دیکھنا چاہیے کہ ہمیں اپنی بہو بیٹیوں اور بہنوں کے ورشے میں کیا ادیوگ کرنا اُچت ہے۔ دھرم شاستر کا ہرگز یہ منشا نہیں ہے کہ ایسے اچار بچار جنسے سماج و دھرم کی رکشا کرنے میں رخنہ پیدا ہو اونکو از سر نو شودھن نہ کیا جاوے۔ کاش اگر ایسا منشا ہوتا تو بیچ بچار لیٹے زنا کاری جوا یعنی قمار بازی

۵۱ دیکھو مہابھارت آدی پرب۔ ادھیا ۱۲۲ شلوک ۵ یودھشٹر نے اپنا راج پاٹ جوئے میں ہار دیا۔

جو پرانے زمانہ کی رسمیں چلی آتی ہیں اونکو روکنے اور ڈنڈ دینے ہیں ہر ایک زمانہ کے شاستر کار سخت سخت سزائیں نہ مقرر کرتے ستی یعنی استری کا پتی کے چتا پر جلنا - چرک پوجا [ج] دختر کشی [ہ] زبیدہ [د] زبلی یعنی انسانی قربانی کرنا گنگا میں [و] پلوٹھی کے بچے کا بہانا - کاشی کروٹ [ز] بھر گو تپن [ح] دھرنا [ط] مہاپرستھان [ی] تشاتل [یا] جگناتھ جی کے رتھ کے تلے پسکر مرجانا - غرضکہ ایسے

[ج] کالی یا مہا کالی کے پوجنے والے بنگال میں یہ پوجا اب سے پچاس برس پہلے تک عام طور پر کرتے تھے اسکا قاعدہ یہ تھا کہ ایک سیدھا بانس بیس یا تیس فیٹ بلند زمین میں گاڑ دیا جاتا تھا اسکے اوپر چول میں ایک دوسرا ترچھا ڈنڈا لگا دیا جاتا تھا چرخی کے مانند آسانی سے گھوم سکے - ڈنڈے کے ایک سرے سے رسّی لٹکا کر اسمیں لوہے کے دو ہک لگا دیتے تھے - دوسری طرف ایک اور رسّی باندھی جاتی تھی جو زمین تک لٹکی رہتی تھی - دیوی کے پوجنے والے اس بلی کے سامنے آکر ڈنڈوت کرتے تھے پھر یہ دونوں ہک کندھے کے پاس پشت کیجانب گوشت میں گھسا دیے جاتے تھے دوسری طرف کی رسی پکڑ کر آدمی زور سے گھمانے لگتے تھے جو شخص زیادہ تر اس تکلیف کو برداشت کر سکتا تھا وہ خوش نصیب سمجھا جاتا تھا اکثر اسمیں مر جاتے تھے سرکار نے ۱۸۶۳ء میں یہ رسم قانوناً بند کر دی [د] بنارس اور اوڑیسہ کے چند ضلعوں میں اور خصوصاً راجپوتوں میں اسکا عام رواج تھا سرکار نے ایکٹ ۸ بابت ۱۸۷۰ء پاس کر کے اس رواج کو قطعی بند کیا - [ہ] سرکار نے ۱۸۳۵ء میں قانون ایکٹ ۲۱ پاس کر کے اس بیرحمانہ رسم کو بند کر دیا [و] والدین اپنی منت کو پورا کرنیکی غرض سے اکثر پلوٹھی کے بچونکو ساگر میں جہاں گنگا جی سمندر سے جا کر ملی ہیں بہا دیتے تھے بعض اوقات ان بچونکو برہمن یا دیگر پاس کھڑے رہنے والے نکال لیتے تھے اور پال لیتے تھے اور بعض اوقات یہ بچے ڈوب جاتے تھے اس رسم کو سرکار نے ۱۸۰۲ء میں بند کر دیا [ز] بنارس میں آدبشیشر جی کے مندر کے مشرق کیجانب ایک کنواں ہے جسکا درشن صرف سو مہالہ کو ہوتا تھا - اور جسمیں لوگونکا مذہبی عقیدہ تھا کہ شیو جی باس کرتے ہیں - مذہبی جوش میں اکثر لوگ اس کنوے میں ڈوب کر اپنی جان ختم کرنا چاہتے تھے [ح] گرنار اور سیورا پہاڑ کی گھاٹیوں میں اکثر نوجوان پہاڑ کی بلندی پر سے گر کر اپنے تئیں مار ڈالتے تھے اسکی وجہ یہ ہوتی تھی کہ اونکی مائیں بچہ نہونیکی وجہ سے مہادیو جی کی (جو سنسار کے سنگھار کرنیوالے ہیں) مانتا مانتی تھیں کہ اگر ہمارے اولاد ہوگی تو پہلی اولاد سے ہم بھر گو تپن کی رسم ادا کرائینگے - بالغ ہونے پر ماں لڑکے سے اپنی مانتا کا ذکر کرتی تھی اور نوجوان لڑکے مذہبی جوش میں اپنے والدین کی منت پورا کرنیکی غرض سے عام میلوں میں پہاڑ سے گر کر اپنی جانیں ختم کر دیتے تھے [ط] اکثر برہمن وغیرہ زہر وغیرہ ہاتھ میں لیکر کسیکے دروازے کے آگے اس غرض سے دھرنا ڈال دیتے تھے کہ یا تو اونکی کوئی خاص خواہش پوری کیجائے ورنہ خودکشی کر کے ادمی کے دروازے پر جان ختم کرنیکا ڈر دکھاتے تھے - لوگ اکثر مراد پوری کر دیتے تھے - اسکو بھی سرکار نے ۱۸۲۰ء میں بند کر دیا [ی] سمندر میں ڈوب کر اپنی جان ختم کر دینے کا طریقے کا نام مہاپرستھان تھا [یا] بعض اپنے تئیں دھیمی آگ میں جلا جلا کر مار ڈالتے تھے -

اور بہت سے وحشیانہ رسوم جو پچھلی انگریزی صدی کے وسط تک جاری تھیں اور جنہیں ملینا ہندوستان کے جاہل ہی آدمی نہیں بلکہ بڑے بڑے گیانی پنڈت مذہبی خیال اور عقیدے کی روسے زندگی ختم کرنیکا اعلیٰ طریق سمجھتے تھے گورنمنٹ انگریزی نے محض عدل پرستی اور رحم کی نظر سے یہ سب رواجین قانوناً ایک قلم بند کردیں کوئی سوسائٹی غیر ملک اور غیر قوم کی گورنمنٹ کے ماتحت رہکر اپنی گری ہوئی سماج کے سوشیل زندگی کے درجے کو بالاتر نہیں کرسکتی جب تک کہ اس قوم کی تعلیم یافتہ جماعت خود اپنے بل اور پر شار تھہ سے اپنے سماج کو اوپر اوٹھانے مین مناسب تدبیر نہ سوچیں اور عملی طور پر نظیرین قایم نہ کرین۔ ان سب باتوں کا لحاظ رکھکر گورنمنٹ انگریزی نے سنسکرت ودیا کو اشاعت دینے اور بہت سی وحشیانہ ملکی رواجوں کے بند کرنے میں جو کچھ حصہ لیا ہے وہ اس قابل ہے کہ اسکا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاوے۔ گورنمنٹ نے ہندو بیوگان کے بارے میں خاص ایکٹ پاس کردیا ہو جسکی روسے ہر ایک ہندو بیوہ کو بغیر قومی یا مذہبی روک ٹوک کے اپنے پنر بواہ کرنیکا پورا پورا اختیار ہے۔ اس سے زیادہ گورنمنٹ اور کیا کرسکتی ہے۔

سوم سوشیل پوائنٹ کو مدنظر رکھکر اگر پنر بواہ نکرنے کی رواج پر غور کیا جاتا ہے تو ایک نہایت افسوسناک تصویر پیش نظر آتی ہے جسکی دردناک اور رحم انگیز حالت کو دیکھکر طبیعت میں خود بخود ایک عجب جوش در ولولہ پیدا ہوتا ہے اور سچے ملکی خیرخواہوں و مصلح قوم کے دلوں میں یہی آرزو پیدا ہوتی ہے کہ جس طرح ممکن ہو اس قبیح رسم کو بیخ و بن سے اوکھاڑنے میں بلیغ جانفشانی اور کوشش کرکے مظلوم کم سن بیوگان کو اس بیجا ملکی رواج سے نجات دینی چاہیے۔ شادی بیوگان پر پچھلے پچاس سال میں بہت سے اعلیٰ درجے کے رسالے۔ کتابیں لکھے مضامین اور پرچے شائع ہوے ہیں جن میں ملک کے عالم بالیاقت سنسکرت داں اور دیگر زبانیں جاننے والوں و قومی ریفارمروں نے کم عمر بدھوا کا پنر بواہ نکرنے کی سوشیل اور اخلاقی برائیوں کو نہایت خوبی سے پراثر الفاظ اور پر نتائج دلایل کے ساتھ ہمارے ہم وطنوں پر وقتاً فوقتاً ظاہر کیا ہے اور جن برائیوں کو پبلک کی ایک کثیر تعلیم یافتہ جماعت نے مانا اور تسلیم کیا ہے۔ بنابریں اس چھوٹے سے رسالے میں اس قدر گنجایش نہیں ہے کہ اس

مضمون کو جسکی برائیوں سے تھوڑا بہت ہر شخص واقفیت رکھتا ہے زیادہ طول کے ساتھ اس جگہ بیان
کیا جائے۔ دویش تہذیب و پاس ادب اس امر کا مانع ہے کہ اوس گندی ناپاک بے عصمت اور شرمناک
زندگی کا سچا خاکہ پبلک کو اوتار کر دکھایا جاوے جس طریق پر ہمارے ملک کی کم سن بیوگان کی زیادہ تر
تعداد اپنی عمر کے بیش بہا حصے کو اس بری رسم کی بدولت بداطواری اور زناکاری میں صرف کرکے
نہ اپنے خاندان ہی کی ننگ ناموس کو بلکہ اپنی قوم کی اور ملک کی عزت کو برباد کرکے آیندہ نسل کے
واسطے ایک نہایت مضر اور برا اثر پیدا کرنے والی نظیر قایم کرتی ہین جس سے نہ صرف اہل ہنود کے دہرم شاستر
پر حرف آتا ہے بلکہ دیگر مہذب اور شایستہ قوموں کی آنکھوں میں اس قسم کے نتایج پیدا کرنے والے
رواجیں نہایت حقارت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں —

علاوہ بریں ناظرین کو یہ بھی جتانا نہایت ضروری ہے کہ جو کچھ اس معاملے میں تحریر کیا جائیگا
اوس سے یہ ہرگز نہیں سمجھنا چاہیے کہ ہماری تحریر بڑی عمر کی بچے والی بیوگان سے کچھ علاقہ رکھتی ہے
اس امر کا ہم خود اعتراف کرتے ہیں کہ عموماً ہمارے ملک کی بچے والی بیوگان جو زوجیت کا تھوڑا
بہت مزہ اوٹھا چکی ہیں اور جنکے اولاد ہو چکی ہے غیر ملکوں کے مقابلے میں حالت بیوگی کے
ناقابل برداشت تکالیف اور مصائب جھیلنے میں ایک اعلے درجے کی نظیر ہیں جنکا ہمکو اور
ہمارے ملک کو فخر کرنا چاہیے۔ اس قسم کی فرشتہ صفت بیوگان ہماری خانہ داری کی اصلی
زینت ہیں۔ انکی عصمت۔ انکی فروتنی۔ انکا انکسار اور انکی بردباری قابل تحسین ہی نہیں
بلکہ کل استری جاتی کے واسطے توکل کا ایک اعلی درجے کا نمونہ ہے یہ اپنے بھائی بہنوں کو
پالتی ہیں۔ چھوٹے بچوں کی رکشا کرتی ہیں۔ اونکی تیمارداری میں اپنی جانیں کھپا دیتی
ہیں اور اندھیری رات کی تاریک گھڑیوں میں محبت بھری میٹھی میٹھی لوریاں دیکر تھپک
تھپک کر سلاتی ہیں۔ سینے پرونیکا کام۔ کھانے پکانیکا انتظام۔ آئے گئے کا سامان۔ مہمان
کی خاطر تواضع بہت سے گھروں میں انھیں کے دم سے چلتی ہے۔ ماں باپ کی سیوا ٹہل
اور اپنے سے بڑوں کے حکم کی تعمیل میں صبح سے شام تک کھڑی رہتی ہیں۔ اونکی نیک خصایل
اور بے لوث زندگی کا عمدہ نمونہ ہماری سچی ہمدردی کا مستحق ہے۔ قطع نظر اسکے جو کچھ ذیل میں

لکھا جائیگا وہ صرف اون صغیر سن بیواوں کے متعلق ہی جو اوایل عمر میں بدھوا ہو گئی ہیں
جو صرف پھیروں کی گنہگار ہیں جنکا خاوند سے واسطہ تک نہیں ہوا اور اگر ہوا تو بہت کم۔
جنکے اولاد نہیں ہے۔ جنکو دنیا کا کچھہ تجربہ نہیں ہی۔ جو ودیا ہین ہونے کے سوائے استری دھرم
سے بالکل ناواقف ہیں۔ جن میں برا بھلا نتیجہ نکالنے کی خود شکتی نہیں ہی۔ جو محض پرآدھین ہیں
اور جو حالت بیوگی کی سخت مصیبتیں اور برہم چرج کی کٹھن تکلیفوں کو کسی حالت میں قدرتی طور
برداشت کرنے کے ناقابل ہیں اور جنکی تعداد ہندوستان میں کم نہیں ہے۔

خدا تعالے نے انسان کو ذاتی عقل بخشی ہے اور اوسکی طبیعت میں ایک قسم کی ایسی قوت
پیدا کی ہے جس سے وہ اپنے دکھہ درد کے مانند دوسروں کی تکلیف کا بھی پورا پورا اندازہ کر سکتا ہی
دوسروں کی حاجت یا تکلیف کا پورا اندازہ کر کے اونکے ساتھہ ہمدردی ظاہر کرنا اور اونکی تکلیف
کے کم کرنے میں سعی کرنا سوشیل لایف کی اعلے درجے کی خوبی ہے۔ غیروں کے ساتھہ اچھی طرح
سے پیش آنا نیک سلوک کرنا یا بھلا برتاو کرنے کے صرف یہ معنی ہیں کہ ہمارے ساتھہ بھی دوسرے
آدمی بھلا برتاو یا نیک سلوک کریں۔ سوشیل لائف کے قاعدے یا اصول ذاتی زندگی کے
قاعدوں سے علیحدہ نہیں ہیں۔ سوسایٹی یا سوشیل زندگی کا وجود شخصی ممبروں کی ذات سے
علیحدہ غیر ممکن ہے۔ ممبروں کی مجموعی جماعت کا نام سوسایٹی یا سماج ہے اور ہر شخص فرداً
فرداً گویا سوسایٹی کے پیچیدہ انجن کا چلانے والا ہے۔ سوسایٹی کے ہاتھہ یا نوں ممبروں
کی مجموعی طاقت ہی سوسایٹی بالذات اتنکا بھی نہیں ہلا سکتی سوسایٹی کا شخصی بھلائی کے ساتھہ اور ہر شخص کا سوسایٹی کی بھلائی
یا اوسکے سدھار کے ساتھہ بڑا زبردست سمبندھہ ہے اور اس سمبندھہ سے آپسداری کے
بہت سے ناطے رشتوں کے فرایض پیدا ہو گئے ہیں راجا کا پرجا کے ساتھہ۔ گرو کا چیلے کے ساتھہ
ماں باپ کا اولاد کے ساتھہ۔ بھائی کا بہن کے ساتھہ۔ مالک کا نوکر کے ساتھہ۔ خاوند کا بیوی
کے ساتھہ۔ مرد کا عورت کے ساتھہ۔ خاص تعلق پیدا ہو گیا ہے اور ہر شخص کی ذات پر سماج
کی اونتی کی غرض سے باہمی فرایض کی بجا آوری لازمی ہو گئی ہے۔ عورتوں کا سلوک جو
مردوں کے ساتھہ ہے اوسکو مد نظر رکھکر ہمکو یہ بچارنا چاہیے کہ بال بدھوا کی ابتر حالت

سدھارنے کے متبرک فرض کی بجاآوری ہمپر کہاں تک واجب ہے - اور ہماری کوشش کہاں تک اپنی بیوہ بیٹی اور بہنوں کی تکلیف کم کرنے میں کارگر ہوسکتی ہے -

بال بدھواؤں کا پنر بواہ نہ ہونے سے جو جو مصیبتیں اون معصوموں کو جھیلنی ہوتی ہیں اور جو جو سوشیل خرابیاں اور دقتیں بہت سے اعلے درجے کے ذی عزت خاندانوں میں پیش آتی ہیں اونکو ہم ذیل میں نمبروار درج کرتے ہیں -

بیوہ کو برہم چرج سے رہنا چاہیے

(۱) حالت بیوگی میں اگر بدھوا برہم چرج سے رہنا چاہے تو دنیا کی تمام آسائشوں سے جنہیر آسودگی کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا دارمدار ہے اوس سے ہاتھ دھو بیٹھنا ہوتا ہے - ویاس[1] لکھتا ہے کہ سر کا منڈوانا ہر ایک بیوہ کو فرض ہی - زیور یا کوئی رنگا ہوا پارچہ پہننا یا عمدہ بستر یا آبھوشن سے اپنے تن کو زینت دینا معیوب سمجھا جاتا ہے - ہندو مذہب تلقین کرتا ہے کہ بیوہ صرف سفید کپڑے سے اپنا تن ڈھکے - کنگھی کرنا - چوٹی کرنا - چوڑی پہننا - بندی لگانا - مہندی لگانا - سرمہ ڈالنا خوشبو لگانا تیل ڈالنا - پھولوں کا استعمال آئینہ میں منہ دیکھنا - غرضکہ جسمانی آسایش یا آرایش کا ذراسا بھی سامان اوسکے واسطے قہر ہے - گانا - بجانا کھیل کود - ہنسی - مذاق - چہل - دل لگی اور اس قسم کے دیگر جذبات جو شروع جوانی میں قدرتی طور پر پیدا ہوتے ہیں اونکا اظہار یا چہرے پر ذراسا بھی آثار اوسکے حق میں زہر ہلاہل ہے -

منو تحریر کرتا ہے کہ بیوہ صرف پوتر پھول پھل کندمول آدی کھاکر اپنا پیٹ بھرے -

---

[1] وید ویاس جی فرماتے ہیں -

विधवा कबरी बन्धो भर्त बन्धाय जायते ।
शिरसो वपनं तस्मात् कार्यं विधवया तथा ॥

व्यासवचन.

ارتھ - بیوہ کے بالوں کی لٹیں خاوند کے حق میں بیڑی کا کام دیتی ہیں - اس لیے بدھوا کو چاہیئے ہے کہ اپنا سر منڈوا ڈالے -

اس ہمدردی کا کچھ حد و حساب ہی جو بیکس مظلوم بیوگان کے حق میں پیٹ بھرنے کو ان آدی تک جایز نہیں کہتا - مذہبی برتون مین دیگر برتون کے علاوہ ایکادشی کا فاقہ لازمی سمجھا گیا ہے سماج کی سختی سے یہانتک بیچاری عاجز ہی کہ کھانا کھانیکے بعد مکھہ شدھی کی غرض سے پان تک چبانا اوسے حرام ہے - کھاٹ پر سوجاے تو شاستر کہتا ہے کہ خاوند دوزخ کو جاے -

पर्यंक शायिनी नारी विधवा पातयेत्पतिम् ॥

मदनरत्न धृत स्कन्ध पुराण वचन.

ارتھ - جو بدھوا استری کھاٹ پر سوتی ہے وہ پتی کو نرک مین لیجاتی ہے - غرضکہ زمین پر سونا - میلے کپڑے پہننا گلے مین تلسی کی مالا ڈالنا - گنگا نہانا - ایک وقت کھانا - برہمنوں کی پوجن کرنا - اور کنج تنہائی میں دن کاٹنا - بیواوں کے لیے برہم چرج کے ظاہری سادھن میں یہ سب باتیں ضروری خیال کیجاتی ہیں -

نوٹ - باوجودیکہ پنجاب اور ممالک متحدہ میں بہت سی دشوار قیدیں بال بدھواوں کے حق میں دور کردی گئی ہیں تسپر بھی ملک کے دیگر حصوں میں خصوصًا بنگال و دکھن میں اب تک بہت سخت سخت پابندیاں جاری ہیں -

ریت کے پیٹنے والوں اور اندھے بیدردو بیرحم - نردئی ماں باپوں سے جو معصوم بچوں کے حق میں ظلم و جفاکشی روا رکھتے ہیں ہماری یہ اپیل ہے کہ اس قسم کی مذہبی زندگی جسکا اوپر نمونہ دکھایا گیا ہے کیا دس بارہ برس کی بال بدھواوں سی بسر ہونی ممکن ہی - اور اگر فی الواقعی یہ امر غیر ممکن ہے تو دھرم کے نام سے کیوں ادھرم کرتے ہیں اور ہندو شاستر کے عمدہ اصولوں کو چھوڑ کر اپنے مذہب کی اپنے ہاتھوں کیوں ہجو اوڑاتے ہیں اور پراچین زمانے کے رشی اور منی کا کیوں نام بدنام کرتے ہیں -

(۲) خاوند کے مرجانے کے ساتھہ ہی بیوہ کے خانگی تعلقات میں ایک عجب تغیر پیدا ہو جاتا ہی - سسرال والے جنکو وہ ابتک اپنا سرپرست - محافظ مونس اور غمگسار سمجھتی تھی - عجب طرح کا سلوک کرنے لگتے ہیں - جیٹھانی

بیوہ کیساتھہ رشتہ داروں کا برا سلوک،

دیورانی - نند سکھی سہیلی اور دیگر خاندان کی عورتیں جو خاوند کی حیات میں اوسکی ہمراز اوسکی دلجو - اوسکے ساتھ کی کھیلنے والی اور اوسکے سُکھ دُکھ کی ہر طرح ساتھی تھیں - اب اونکا نرالے ڈھنگ کا برتاو ہوجاتا ہے - پُرانی محبت کو ایکدم فراموش کردیتی ہیں اور رفتہ رفتہ دلی تعلق توڑ دیتی ہیں - یہانتک کہ اِس بیچاری بپت کی ماری کا نہ کوئی دھیم کا دھرئیا نہ بات کا پوچھیا رہتا ہے - اوسکی رفتار اوسکی گفتار پر اوٹھتے بیٹھتے - سوتے جاگتے - چلتے پھرتے - سبھوں کی نگاہ رہتی ہے - اوسکی ہر ایک واجب اور غیر واجب حرکت پر نکتہ چینی اور رائے زنی ہوتی ہے - پیٹ بھر کے کھانا اور بھر نیند سُکھ سے سونا اوسے حرام ہوجاتا ہے - اپنی پست - بے وقر - ادنی - ذلیل اور خوار زندگی کو دیکھکر دل ہی دل میں تڑپا کرتی ہے - اور قسمت کا لکھا سمجھکر اندر ہی اندر مسوس کر رہ جاتی ہے - جی میں ایک عجب تاریک مایوسی چھاجاتی ہے - ارمان بھری طبیعت اور حسرت بھرے دل سے ٹھنڈی ٹھنڈی سانس لیا کرتی ہے - اوسکی روح دنیا کے ایسے خلا میں پرواز کیا کرتی ہے جہاں کوئی شے اوسے تسلی دینے والی نظر نہیں آتی - جسپر نگاہ ڈالتی ہے بے ثبات اور بیوفا پاتی ہے - دنیا کی کسی قسم کی خوشی میں وہ اپنا حصہ نہیں دیکھتی - وہ جانتی ہے اور اچھی طرح سمجھتی ہے کہ میری مصیبت وہ مصیبت ہی جو جان کے ساتھ ختم ہوگی - اپنے تئیں انسانی جماعت سے خارج سمجھتی ہے - افسوس افسوس! وہ انسان کی آسایش کیواسطے فرشتہ سمجھکر دنیا میں بھیجی گئی تھی - لیکن ایک قومی رواج کی بدولت اور ملکی بد دعائے اوسے اپنے پیارونکی آنکھوں میں ایسا گرادیا کہ فرشتہ کے بجائے وہ ابلیس سے بدتر سمجھی جانے لگی - غرضکہ اسی طرح آئے دن بیشمار بال بدھوائیں دُکھ اوٹھا اوٹھا مصیبتیں جھیل جھیل کڑھ کڑھ اور سِسک سِسک کر جان گھلادیتی ہیں اور آخرش اسی کوفت میں مرجاتی ہیں سسرال والے خوش ہوتے ہیں کہ عجب بلا سے نجات پائی - بیوہ کی جان گئی تو گئی ہماری ناک تو سلامت رہی -

دہلی کے مشہور عالم زندہ شاعر جناب مولوی الطاف حسین صاحب تخلص بہ حالی نے

اپنی کتاب موسومہ بیوہ کی مناجات میں مظلوم بیکس بیوگان کی حالت زار کا
جو نقشہ کھینچا ہے اختصاراً اوس میں سے تھوڑا سا اسجگہ نقل کیا جاتا ہے -

اے مرے زور اور قدرت والے ۔۔۔ حکمت اور حکومت والے
میں لونڈی تیری دکھیاری ۔۔۔ دروازے کی تیرے بھکاری
موت کی خواہاں جان کی دشمن ۔۔۔ جان ہے اپنی آپ اجیرن
اپنے پرائے کی دھتکاری ۔۔۔ میکے اور سسرال پہ بھاری
سہکے بہت آزار چلی ہوں ۔۔۔ دنیا سے بیزار چلی ہوں
دل پر میرے داغ ہیں جتنے ۔۔۔ مُنہ میں بول نہیں ہیں اتنے
دکھہ دل کا کچھہ کہہ نہیں سکتی ۔۔۔ اسکے سوا کچھہ کہہ نہیں سکتی
بیاہ کے دم پائی تھی نہ لینے ۔۔۔ لینے کے یہاں پڑ گئے دینے
خوشی میں بھی سکھہ پاس نہ آیا ۔۔۔ غم کے سوا کچھہ راس نہ آیا
ایک خوشی نے غم یہ دکھائے ۔۔۔ ایک ہنسی نے گل یہ کھلائے
کیسا تھا یہ بیاہ نناواں ۔۔۔ جو ہیں پڑا اوسکا پرچھاواں
چین سے رہنے دیا نہ جی کو ۔۔۔ کر دیا ملیا میٹ خوشی کو
رو نہیں سکتی تنگ ہوں یانتک ۔۔۔ اور روؤں تو روؤں کہانتک
ہنس کے دل بہلاؤں کیونکر ۔۔۔ اوسوں پیاس بجھاؤں کیونکر
ایک کا کچھہ جینا نہیں ہوتا ۔۔۔ ایک نہ ہنستا بھلا نہ روتا
لیٹیے گر سونے کے بہانے ۔۔۔ پائینتی کل ہے اور نہ سرہانے
جاگیے تو بھی بن نہیں پڑتی ۔۔۔ جاگنے کی آخر کوئی حد بھی
اب کل ہمکو پڑیگی مر کر ۔۔۔ گور ہے سونی سیج سے بہتر
بات سے نفرت کام سے وحشت ۔۔۔ ٹوٹی آس اور بجھی طبیعت

[illegible]

آبادی جنگل کا نمونا
دن بھیانک اور رات ڈرانی

دنیا سونی اور گھر سونا
یوں گذری ساری یہ جوانی

× × ×

کوئی نہیں دل کا بہلاوا
آٹھ پہر کا ہے یہ جلاپا
تھک گئی ہیں دکھ سہتے سہتے

آ نہیں چکتا میرا بلاوا
کاٹونگی کس طرح رنڈاپا
تھم گئے آنسو بہتے بہتے

× × ×

دن یہ جوانی کے گئے ایسے
رت گئی ساری سر ٹکراتے
کیسے ہو گی کچھ کل پائی
آس بندھی لیکن نہ ملا پھل
رہ گیا دیکھ چاند دکھائی
رت بدلی پر ہوئی نہ برکھا
پھل کی خاطر برچھی کھائی

باغ میں پنچھی قید ہو جیسے
اڑ نہ سکی پر ہوتے ساتے
مجھے تو شادی راس نہ آئی
پھول آیا اور پھل نہ لگا کچھ
چاند ہوا پر عید نہ آئی
بادل گرجا اور نہ برسا
پھل نہ ملا اور جان گنوائی

تھی نہ کمی کچھ تیرے گھر میں
راجہ کے گھر پلی ہوں بھوکی
پھر دن سوچتی ہوں یہ جی میں
ہونے سے مرے فائدہ کیا تھا
نین دیئے اور کچھ نہ دکھایا
جندڑی دی اور خوشی نہ بخشی
رہی اکیلی بھری سبھا میں

لون کو ترسی میں سانبھر میں
سدا برت سے چلی ہوں بھوکی
آئی تھی کیوں میں اس نگری میں
مجھکو مری قسمت نے دیا تھا
دانت دیئے اور کچھ نہ چکھایا
دل بخشا - دل لگی نہ بخشی
پیاسی رہی بھری گنگا میں

چین سے جاگی اور نہ سوئی — میں نہ ہنسی جی بھر کے نہ روئی

× × ×

باپ اور بھائی چچا بھتیجے — سب ہی کھتی ہوں تیرے کرم سے
پر نہیں باقی ایک بھی ایسا — جسکو ہو مری جان کی پروا

× × ×

انہیں شکایت کیا ہے پرائی — اپنی ہی قسمت کی ہے برائی
چین گر اپنی بانٹ میں آتا — کیوں تو عورت ذات بناتا
کیوں پڑتے ہم غیر کے پالے — کیوں ہوتے اوروں کے حوالے
آٹھ پہر کیوں دکھ یہ اوٹھاتے — جیتے ہی جی کیوں ہم مرجاتے

× × ×

ماں اور باپ عزیز اور پیارے — بیکل ہیں جینے سے ہمارے
روکے پلک نم کر نہیں سکتی — ہنسکے غلط غم کر نہیں سکتی
روئیے تو سب روتی ہیں گھر کے — رونے نہیں دیتے جی بھر کے
ہنسیے تو ہنسنا عیب ہے ہمکو — کیونکر آخر کاٹیے غم کو

× × ×

آپ کو ہوں ہر وقت مناتی — پہنتی اچھا میں ہوں نہ کھاتی
جانتی ہوں نازک ہے زمانا — بات ہے یاں اک عیب لگانا
موتی کیسی آب ہے عزت — جاکے نہیں آتی پھر حرمت
مہندی میں نے لگانی چھوڑی — پٹی میں نے جمانی چھوڑی
کپڑے مہینوں نہیں ہوں بدلتی — عطر نہیں میں بھول کے ملتی
سرمہ نہیں آنکھوں میں لگاتی — بال نہیں برسوں گوندھواتی
دودو چاند نہیں سر دھوتی — اٹھواروں کنگھی نہیں ہوتی

کان میں پتے ہاتھ میں کنگن
آپ کو یا نتک سے مٹایا
شہم نے ہے ایک ایک کو گھیرا
کھینچ چکا ہے میرا مقدر
ملجاؤں گر خاک میں بھی میں
سچ اگلے لوگوں نے کہا ہے
جینے سے گھبرا گئی ہوں میں
یوں نہ بُری اس جان پہ بنتی
رہتے ہم انجان بلا سے
اے بے آسروں کے رکھوئیا
کیجو میری کشتیا پاتی
اب تیرے گی ترائی تیری

× × ×

حکم پہ چلتی تیرے اگر میں
مانتی میں گر عقل کا کہنا
کچھ نہ عدالت کا تھا ڈراوا
لیکن ہٹ پیاروں کی یہی تھی
اپنے بڑوں کی ریت نہ چھوٹے
ہو نہ کسی سے ہمکو ندامت
جان کسی کی جائے تو جائے

× × ×

میں ہی اکیلی نہیں ہوں دکھیا
جسکے بہت یاں اجڑ گئے گھر

پہن چکی سب جب تھی سہاگن
پر دُنیا کو صبر نہ آیا
جب دیکھو تب ذکر ہے میرا
داغ بدی کا میری جبیں پر
بچ نہ سکوں طعنوں سے کبھی میں
"بد اچھا بدنام بُرا ہے"
اس غم سے تنگ آ گئی ہوں میں
ماں مجھکو اے کاش نہ جنتی
دنیا مجھ سے ہیں دنیا سے
اے ڈوبے بیڑوں کے کھِوَیّا
آ پہونچا ہے ڈُباؤ پانی
ڈوبی ناؤ دوہائی تیری

× × ×

چین سے کرتی عمر بسر میں
مجھکو نہ پڑتا رنج یہ سہنا
اور نہ مذہب کا اگھاوا
مرضی غمخواروں کی یہی تھی
قوم کی باندھی رسم نہ ٹوٹے
ناک رہے کنبے میں سلامت
آن میں اپنی فرق نہ آئے

× × ×

پڑی ہے لاکھوں پر یہی بپتا
جنکے ہزاروں بگڑ گئے گھر

رخصت ۵۲
برا ۱۲۱

جلیں کروڑوں اسی لپیٹ میں
بالیاں ایک ایک ذات کی لاکھوں
ہوگئیں آخر اسی الم میں
سیکڑوں بیچاری طفلو میں
بیاہ سے انجان اور منگنی سے
ماؤں سے منہ دھلواتی تھیں

× × ×

جنکو نہ شادی کی تھی تمنا
جنکو نہ آپے کی تھی خبر کچھ
بھلے سے واقف تھیں نہ بُری سے
رخصت چالے اور چوتھی کو
ہوش جنھیں تھا رات نہ دن کا
دو دو دن رو رہ کے سہاگن

× × ×

دل نہ طبیعت شوق نہ چاہت
شرط سے پہلے بازی ہاری
سیلانی جب باغ میں آئے
پھول کھلے جسوقت چمن میں
پیت نہ تھی جب پایا پیتم
ہوش سے پہلے ہوئیں بیوہ
خیر سے بچپن کا ہے رنڈاپا
عمر ہے منزل تک پہونچانی

پدمنوں پھنکیں اسی مرگھٹ میں
بیاہیاں ایک ایک راتکی لاکھوں
کاٹ گئیں عمریں اسی غم میں
بھولی نادانیں معصومیں
بنے سے واقف اور نہ بنی سے
رو رو مانگ کے جو کھاتی تھیں

× × ×

اور نہ منگنی کا تھا تقاضا
اور نہ رنڈاپے کی تھی خبر کچھ
بدا سے مطلب تھا نہ بری سے
کھیل تماشا جانتی تھیں جو
گڑیوں کا سا بیاہ تھا جن کا
جنم جنم کو بھئیں براگن

× × ×

مفت لگائی بیاہ کی تہمت
بیاہ ہوا اور رہیں کنواری
پھول ابھی تھے کھلنے نپائے
جا سوئے سیلانی بن میں
جب ہوئی پیت گنوایا پیتم
کب پہونچے گا پار یہ کھیوا
دور پڑا ہے ابھی بڑھاپا
کاٹنی ہے بھرپور جوانی

شام کے مرنے کا ہے یہ رونا — ساری رات نہیں اب سونا
آئی نہیں دنیا میں آئے — ایسی کسی پر یہ تباہی
آئیں بلکتی گئیں سسکتی — رہیں ترستی اور بچھڑ کتی
کوئی نہیں جو غور کرے اب — شفقت یہ انکی ہاتھ دھرے اب
دکھ انکا آئے اور پوچھے — روگ اونکا سمجھے اور بوجھے
چوٹ نہ جنکے دل پہ لگی ہو — وہ کیا جانیں دل کی لگی کو
بیدردوں سے پڑا ہے پالا — تو ہی اب اونکا ہے رکھوالا
اپنی بیتی ہے یہ کہانی — اب یہ دھیان رہے من بانی

× × × × × ×

عام تری رحمت جب ٹھہری — دور رہے پھر رحمت سے تیری
داد ہر اک مظلوم کی دے تو — اور ادھر اون کی خبر نہ لے تو

بیوہ منحوس قدم سمجھی جاتی ہے

(۳۳) صدیوں تک علم و ہنر کا چرچا اوٹھ جانے اور ملک سے ودیا لوپ ہو جانیکے باعث بہت سے توہمات قومی نے لوگوں کے دلوں پر یہانتک جگہ کرلی ہے کہ غریب معصوم بیوہ کی ذات تک کو نحس سمجھنے لگے ہیں۔ ساس منحوس قدم خیال کرکے اوسے اپنے فرزند کی موت کا باعث خیال کرنے لگتی ہے۔ ساس کی آنکھوں میں جم کے مانند نظر آتی ہے اور ہر وقت خار کی طرح کھٹکا کرتی ہے۔ لعن طعن۔ دھتکار۔ پھٹکار۔ گالی گلوچ۔ کوسنا سراپنا۔ طعنہ تشنہ کی آئے دن بوچھار رہتی ہے۔ نحوست طالع کے بیجا خیال نے یہانتک اوسے سماج میں رتبے سے گرا دیا ہے کہ کسی شادی و غیرہ کے شبھ کارج کی کارروائی مین وہ شریک نہیں ہو سکتی خاوند کیا مرا گویا عمر بھر کے واسطے اپوترتا کا ترکہ دے مرا صبح کیوقت بیوہ کا منہ تک دیکھنا بعض لوگ اچھا نہیں خیال کرتے۔ راہی مسافر کے آگے سے راستے مین اگر نکلجاوے تو بڑا اپشگن سمجھی جاتی ہے انسانی جامہ پہنکر انسانی محبت کو فراموش کرنا اور ایسون کے ساتھ جو دکھ سکھ میں ہمارے دوستوں سے بھی ہمارے زیادہ تر غمخوار اور مددگار ہین ایسا سلوک کرنا انسانیت سے بعید۔ شرافت سے باہر۔ اور انصاف سے دور ہے

(۴) جو کل اپنے خاوند کی سرتاج تھی وہ آج ایک بھدّی قومی رواج کے بدولت لونڈی

خاوند کے مرتے ہی ذاتی سرمایہ رشتہ دار چھین جھپٹ لیتے ہین

سے بدتر سمجھی جانے لگی - جو خاوند کی حیات مین اپنے گھر کی رانی تھی وہ آج باندی سے کمتر درجہ رکھتی ہے - رشتہ دار خاوند کی جایداد سے اوسے لاتعلق سمجھنے لگتے ہین - وہ لوگ جو خاوند کے جیتے جی دشمن جانی تھے اوسکے مرنے بعد وارث خاندانی بن بیٹھتے ہین - بعض حالتون مین نان و نفقہ کے واسطے بیچاری ستم کی ماری کو عدالت سے چارہ جوئی کرنی پڑتی ہے - اگر کچھہ نقد روپیہ پیسہ پلے رہا تو تھوڑے عرصہ تک رشتہ دار خوشامد اور چاپلوسی سے کام نکالتے ہین اور سیکڑون طرح کے مکر و فریب مین پھنسا کر تھوڑے ہی دن میں اوسے کھوکلی کر چھوڑ دیتے ہین - استری دھن جو بیوہ کی خاص ذاتی جایداد اور شوہری ترکہ ہے رشتہ دارون کا اوسپر بھی دانت لگا رہتا ہے - اور کسی نہ کسی بہانے سے بیچاری کا زیور وغیرہ چھین جھپٹ لیتے ہیں اگر مال پلے رہا تو کسیکو قرضہ دلا دیا اپنا لڑکا گود بٹھا دیا اور بے کھٹکے آپ مالک ہو کر بیٹھ گئے - اسی کشمکش مین اگر گروجی کے ہتے پر چڑھ گئی تو اونھون نے اپنا رنگ جمایا اور اولٹی پٹی پڑھانی شروع کی - ٹھاکرجی کے راگ بھوگ اور سیوا کے بہانہ سے کل جائداد موروثی و غیر موروثی کو اپنے نام رجسٹری سے بھینٹ نامہ لکھوا لیا کچھہ دن ٹھاکرجی کی پرشادی اوسے ملتی رہی - جب اوسکے پاس ذاتی سرمایہ کچھہ نہ رہا تو اپنی حفاظت اور مندر سے نکال باہر کیا اور لمبی چوڑی دنیا میں بھیک مانگ کر پیٹ بھرنے کو چھوڑ دیا -

۵ - قانون قدرت پر غور کرنے سے یہ امر بدیہ نظر میں آتا ہے کہ نیچر نے مرد اور عورت کو

قدرت نے مرد اور عورت مین یکسان خواہشات نفسانی پیدا کی ہین

یکسان قوا اور یکسان آزادی بخشی ہے - جو جوش - جو ولولہ - امنگ اور قواء شہوی آدمی میں خدا تعالے نے پیدا کیے ہیں وہی جوش وہی قوت عورت میں بھی پیدا کی ہیں - ہر دو کی صحیح اور تندرست زندگی کا مدار طبعی اور نفسانی خواہشات کے پورا ہونے پر رکھا گیا ہے - طبعی خواہشات کے لحاظ سے اگر کسیکو کھانیکو غذا - پینے کو پانی - یا سانس لینے کو ہوا نہ ملے تو ہم قیاس کر سکتے

ہیں۔ کہ کیسی سخت مصیبت انسان کی جان پر گذرتی ہے یہانتک کہ اگر ان آدھاروں کی قطعی ممانعت کردیجاوے تو آخر تڑپ تڑپکر جان نکلجاتی ہے۔ اسیطرح نفسانی خواہشات کو بھی سمجھنا چاہیے۔ جب ایام بلوغیت کے موقع پر یہ خواہشیں ہر دو جنس میں زبردست قوتوں کے ساتھ نشو و نما ہو کر اپنا ظہور پکڑتی ہیں مست ہاتھی کی طرح اوسے اندھا بنا دیتی ہیں پھر لاکھہ انکس مارو یہ ایک نہیں سنتا۔ امنڈتے ہوئے دریا کا روکنا اگر ممکن ہو تو ہو لیکن ان قدرتی قوتوں کے دل بادل کو روکنا بہت مشکل کام ہے۔ علم طبعی کے اصول سے یہ بات صاف طور پر سمجھہ میں آتی ہے کہ عالم فطرت میں کوئی قوت زایل نہیں ہوتی۔ پھر ان قوتوں کے زایل کرنیکا دم بھرنا اور خلاف اصول علم طبعی انکو روکنا بال بدھواوں کے ذاتی اختیار کی حد سے باہر ہے۔ جیسے دریا میں بیرونی طبعی اثر سے لہروں میں جوش و خروش پیدا ہوتا ہے اوسی طرح انسان کی طبیعت پر بھی حواس خمسہ کے ذریعہ سے بیرونی اشیا کا ادراک ہو کر اندرونی حالت میں رنگ برنگ کا تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے۔ ماں بہن۔ سکھی سہیلی۔ جٹھانی دیورانی کی زندگانی کا مختلف نمونہ دیکھہ دیکھہ کر جو اثر ان بدھواوں کے دلوں پر پیدا ہو کر حرکت معکوس ظہور میں لاتا ہے۔ اوس شہ زور حرکت یا قوت کو روکنا مجموعی انسانی طاقت سے باہر ہے۔ ان بیچاری بدھواؤنکی اوسکے سامنے کیا مجال ہے کہ ٹھہر سکیں۔ ظاہرداری میں جو بال بدھواؤنکو جھوٹا پارسائی کا جامہ پہناکر یہ شیخی بگھارتے ہیں کہ وہ برہم چرج سادھن کر کے ان زبردست خواہشات نفسانی کو دبا سکتی ہیں اور اونپر غالب آسکتی ہیں یہ کیول انکی دیدہ و دانستہ خلاف بیانی ہے ورنہ فی الواقعی دیکھا جاوے تو آزادانہ قدرتی طور پر جب کسی خاص اعضا کو اصلی ورزش نصیب نہیں ہوتی تو وہ قوائے جسمانی صحت کی حالت میں نہیں رہ سکتا۔ آخر کار نتیجہ ہوتا ہے کہ یہ ناجایز رکاوٹیں جسمانی خلط میں صدہا طرح کی خرابیاں پیدا کر دیتی ہیں۔

خفقان۔ ہذیان۔ نسیان۔ مالیخولیا۔ پرمیہ اور سیکڑوں رحم کے عارضے پیدا ہو کر زندگی وبال اور جینا جنجال ہو جاتا ہے۔ آخرش خلاف فطرت۔ خلاف شاستر۔ خلاف سوسایٹی مختلف برے راستوں سے دفعتاً یہ فاسد مواد پھوٹ پڑتا ہے۔ بعض حالتوں میں عورتیں مردوں کی قایم مقام بنکر مردونکے فرایض غصباً بجانے لگتی ہیں۔ خدا کی خدائی کو خاک میں ملاتی ہیں

اور مردوں کی آنکھوں میں دھول ڈالکر آسمان میں تھیگلی لگاتی ہیں۔

خواہشات نفسانی پر غالب آنا یا اندری دمن کرنا بغیر دلکو قابو میں لائے نہیں ہوسکتا دلکو بغیر یوگک کریا اور اعلیٰ درجہ کی روحانی تعلیم کے قابو میں لانا محال ہے۔ اصلی برہمچرج اسیکا نام ہے کہ دل میں فاسد خیالات نہ پیدا ہوں۔ دنیا کے وشے باسنا کو دیکھ اندریاں اونمیں آسکت ہوکر اونکے بھوگ کے واسطے نہ دوڑیں لیکن جب یہ بات میسّر نہوئی اور دل چنچل بنا رہا تو صرف ظاہرداری میں ویدھوبہ ورت دھارن کرلیا اور من میں ہزاروں ناپاک خیالوں نے آکر جنگ جدل کی تو پھر ایسے برہمچرج کا نام لینا جھوٹا ہے۔ دیکھو گیتا میں لکھا ہے

कर्मेन्द्रियाणि संयम्य य आस्ते मनसा स्मरन् ।
इन्द्रियार्थान् विमूढात्मा मिथ्याचारः स उच्यते ॥

भगवद्गीता अ० ३ श० ६

ارتھ۔ کرم اندریوں کو روک کر جو من میں اندریوں کے وشے کو سمرن کرتا رہتا ہے وہ بے وقوف ہے اوسکو ٹھگ کہتے ہیں۔

کام کا ڈنک بڑے بڑے مہاتما اور رشیوں سے نہیں رکا ہے۔ وشوامتر سے [۵۱] گھرتاچی اور مینکا [۵۲] اپسراؤں کی الفت کا اتہاس کسنے کتھا میں نہ سنا ہوگا۔ پراشر نے ندی اوترتے سمے کہا سا ڈالکر ملاّح کی لڑکی ست وتی سے سنگ کیا جس سے ویدویاس [۵۳] پیدا ہوے۔ کنڈو رشی [۵۴] گومتی کے تیر تپ کر رہے تھے پرم لوچا اپسرا نے اونکا ورت نشٹ کیا برہما اور ست روپا کا اتہاس کسنے نہ پڑھا ہوگا۔ سوبھری رشی [۵۵] مچھلیوں کو جل میں کریڑا کرتے دیکھکر ایسے کام آتر ہوے کہ راجہ ماندھاتا کی پچاس لڑکیوں سے بواہ کیا۔ اندر کو اہلیا کیسا [۵۶]

۵۱ वाल्मीकी रामायण, किष्किन्धाकाण्ड सर्ग ३५.

۵۲ वाल्मीकी रामायण बालकाण्ड सर्ग. ६३

۵۳ महाभारत आदि पर्व.

۵۴ विष्णु पुराण.

۵۵ विष्णु पुराण.

۵۶ वाल्मीकी रामायण, बालकाण्ड सर्ग ४८.

اپنی غیبت میں اپنی گئی ہیں دیکھکر جو گوتم رشی نے شراپ دیا اوسکا حال کسکو نہیں معلوم ہے جب ایسے ایسے سامرتھی پُرشوں کا ورت کھنڈن ہوگیا تب کلجگ میں بیچاری بال بدھوائیں گھر کی چار دیواری کے اندر قید رہکر ان ویگوں کو کیونکر روک سکتی ہیں یہ بالکل خام خیالی ہے۔

(۶) - جب یہ بات تجربہ اور مشاہدہ سے ثابت ہو کہ عالم کائنات میں ہر چیز ایک خاص غرض سے پیدا کی گئی ہو۔ مرد ہو خواہ عورت - کوئی اس قاعدہ سے مستثنےٰ نہیں ہو۔ ہر ایک کے ساتھ علت غائی لگی ہوئی ہو۔ پھر انسان پر یہ فرض اور واجب ہو کہ قوانین فطرت سے آگاہ ہو کر انکو اپنے اعمال و افعال کا ہادی بنا دے اور اپنے تئیں صریح غلطی سے بچائے - منو مہاراج نے کہا ہے -

> عورت کے پیدا کرنیکا قدرتی سبب،

प्रजनार्थं स्त्रियः सृष्टाः संतानार्थं च मानवाः ।
तस्मात्साधारणो धर्मः श्रुतौ पत्न्या सहोदितः ॥

मनुस्मृति अ० ९ श्लो० ९६

ارتھ - استریوں کو گربھ دھارن کرنے اور پُرش کو سنتان اُتپن کرنے کے واسطے پیدا کیا ہو اسلیئے پُرش کے سادھارن دھرم استری کے ساتھ شرتی میں کہے گئے ہیں -

(۷) - پنر بواہ نکرنے کا آخر نتیجہ یہ ہوتا ہو کہ اکثر بیوگان گمراہ ہو جاتی ہیں اور چوری چوری بیبھچار کرنے لگتی ہیں - سماج پر پردہ فاش ہونیکی غرض سے جو جو کارروائیاں مابعد عمل میں آتی ہیں وہ نہایت شرمناک ہوتی ہیں ہمارے ملک کی فوجداری عدالتوں کے دفتر اس قسم کی مثلوں سے بھرے پڑے ہیں جن میں صدہا بیوگان بچہ کشی - جنین کشی - خودکشی - اسقاط حمل وغیرہ وغیرہ جرایم میں مبتلا ہو کر عدالتوں سے سزایاب ہوئی ہیں - خاندان کے خاندان اس قسم کی رسوائی سے غارت ہو گئے بہت سے باحیا رشتہ داروں کی جانیں مٹی میں ملگئیں - بہت سے دیس چھوڑ کر پردیس چلے گئے اور ہم قوموں کو پھر لوٹ کر منہ نہ دکھایا - جب کسی کمبخت بیوہ کو حمل رہ جاتا ہو اوّل اسقاط کا کاڑھا گھوٹ گھوٹ کر پلایا جاتا ہے - اگر نحوست طالع سے

> دوبارہ شادی نہونیسے بیوائیں صدہا طرح کے جرائم کا ارتکاب کرتی ہیں،

اسمیں کامیابی نہوئی تو پھر دائی وغیرہ سے پیٹ ملوایا جاتا ہے۔ اسپر بھی اگر جنین جاتا رہا تو بعد ولادت بچہ کو گلا گھونٹ کر مار ڈالتے ہیں اور کسی کونے کچیلے میں گاڑ دیا جاتا ہے یا تیرتھ جاترا کے بہانے سے آس پاس کے گانوں میں جاکر اس شرمناک کارروائی کا خاتمہ کیا جاتا ہے۔ اس اثنا میں اگر پولیس کو خبر لگ گئی تو پھر کل ازطشت ازبام ہو جاتا ہے اور پاپ سر چڑھکر بولنے لگتا ہے۔ گھر گھر میں چرچا ہونے لگتا ہے۔ جو جو خرابی جو جو فضیحت ذلت اور خواری غریب بیوہ اور اوسکے متعلقین کی ہوتی ہے ہمارے قلم میں طاقت نہیں کہ پوست کندہ اسجگہ بیان کیجاے

بمقدمہ سرکار مدعی بنام مسماۃ وجئی لکشمی قوم برہمنی جو بیس برس کی عمر میں بیوہ ہو گئی تھی اور جسنے اپنے نوزائیدہ حرامی بچہ کو گلا کاٹ کر مار ڈالا تھا۔ اپیل کرنے پر عدالت عالیہ ہائی کورٹ بمبئی کے فیصلہ ۲۵ مئی ۱۸۸۱ء میں آنریبل جسٹس ویسٹ صاحب نے اس طرح فرمایا ہے۔

”وہ اشخاص جنکی ذات میں بیبھچار نہایت برا سمجھا جاتا ہے لیکن ازدواج ثانی کی اجازت نہیں دیتے بڑی بھاری غلطی میں پڑے ہوے ہیں۔ ذاتی فواید مدنظر رکھکر سوسایٹی کو ایم عقلاً بار بار رعایت سوچنا چاہیے اور جن جاتوں میں بیوہ نکرنیکا قاعدہ ہے اگر کوئی نقص نظر آدے تو اوپر ضرور دباؤ ڈالنا چاہیے اور سوسایٹی کی اصلاح کیواسطے اس مادے میں مناسب تدابیر سوچنی چاہییے۔

”مقدمہ بالا اس قسم کے دیگر بیشمار مقدمات سے قابل استثناء کے نہیں ہے۔ عدالت یہ مناسب نہیں سمجھتی کہ قانون کی سب سے آخری سزا مجرم کو دیجاے۔ کیونکہ عدالت کے خیال میں بچہ کشی کا جرم ایسا عام نہیں ہوا ہے کہ ہر حالت میں جہاں عورت ملزم ہو پھانسی کی سزا لازمی سمجھی جاے لیکن اسکے ساتھ ہی یہ مقدمہ ایسا نہیں ہے کہ قابل سفارش گورنمنٹ تصور کیا جاے۔ لہذا عدالت حکم لگاتی ہے کہ جرم قرار دادہ عدالت ماتحت بحال لیکن بجاے پھانسی کے مجرم کو دایم الحبس کی سزا دیجاے“۔

بعض حالتوں میں ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ بیوہ گھر ہی میں اپنے رشتہ داروں سے خراب ہو جاتی ہے رفتہ رفتہ گناہ کرنے پر دلیر ہو جاتی ہے یہانتک کہ نوکر چاکر خدمتگار وغیرہ سے آنکھ لگ جاتی ہے۔ کل کی لاج گنوا بیٹھتی ہے اور شرم و حیا سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہے۔

انمیں جنکے پاس کچھہ سرمایہ رہا اور آزادی حاصل ہوئی وہ سماج کے رواج کی بیڑی فوراً توڑ ڈالتی ہیں اور کھلم کھلا زناکاری پر کمر باندہ لیتی ہیں۔ زیادہ تر افسوس کی بات یہ ہی کہ اکثر بعض حالتوں میں کمبخت بھائی باپ اور دیگر رشتہ داروںکو پردہ پوشی کرنی ہوتی ہی ایسی بڑے بھاری سوشیل برائیونکو سکوت کے ساتھ چپ چاپ دیکھنا اور اونکی چشم پوشی کرنا ضرور سماج کے بُرے آچاروں کے پھیلانے میں مدد دینا اور کھوٹا راستہ دکھانے میں ہمارا بننا ہی - اگر ہمارا دھرم شاستر سدآچار کی سکشا کرتا ہے - اگر سماج نیم یا سوسائٹی کے قواعد نیک اطواری اور خوش اخلاقی کی تعلیم دیتے ہیں - اگر دھرم کا مارگ سچائی اور صداقت کا سیدھا راستہ ہی - اگر ذات والے پنچ اور پرمیشور ہیں - اگر ہندوؤں کے سینہ میں انصاف کی ذراسی بھی حرارت باقی ہی - اگر ہندوؤں کے دل سے سماج کی اُنتی کا خیال بالکل اٹھہ نہیں گیا ہے تو ضرور اونکو بال بدھواؤں کے حق میں انصاف کرنا چاہیے اور اس قسم کے بھرشٹ آچار کو بدھوا بواہ کی رسم جاری کرکے اپنے اپنے جاتی میں بند کرنا چاہیے جو دستور اخلاقاً ناجایز ہے وہ شرعاً کبھی نہیں جایز ہو سکتا۔ جب ایسے ایسے دستور جنکے آئین ادب میں تحریک کے سامان پیدا ہوں۔ جو واجب حقوق کے بخشے جانے میں سدِراہ ہوں جنسے بنی نوع انسان کی عام ہمدردی اور منفعت کی غرض سے ڈنکے کی چوٹ دوشت کرنا چاہیے اور عام طور پر ڈھول بجاکر لوگونکو خبردار کرنا چاہیے کہ ایسی بیہودہ رواجیں ہمارے ملک اور قوم کی اصلی ترقی میں بادھا ڈالتی ہیں اور ہماری سماج کی اُنتی میں ہانی کارک ہیں۔

بیواؤں کی وجہ سے تیرتھوں کی خرابی

(۸) اکثر رشتہ داروںکی سختی اور روک ٹوک سے عاجز آکر بہت سی رانڈیں متھرا۔ بندرابن اجودھیا- پریاگ یا کاشی وغیرہ کو چلی جاتی ہیں اور یہاں پر جھوٹا ویراگ دھارن کر تیرتھ سیون کی مٹی خراب کرتی ہیں- مندروں کے حجروں اور سادھو سنتوں کی کٹیوں میں پاپ کرکرکے تیرتھوں کو جو شانتی کے آشرم ہیں بھرشٹ اور ناپاک کرتی ہیں- دیوتاؤں کے استھانوں میں اور استھانوں کے خادمونکو چھوٹونکو دباکر بدکاری- بدتہذیبی - بدچلنی - بداخلاقی اور ناشایستگی کا تخم بوتی ہیں- اور اس طرح تیرتھونکی

پن بھومی کو پاپ بھومی بناتی ہیں۔ اور صدہا غریب جاتریوں کی جاترا نشٹ کرتی ہیں۔ رفتہ رفتہ گناہ کرنے پر اس قدر دلیری اور جرات ہو جاتی ہے کہ دل کٹھور ہو جاتا ہے دیوتاؤں کی عظمت اور تیرتھوں کی پوترتا کا خیال ویسے اوٹھ جاتا ہے اور یہ خود بھی بھبھچار کی مجسم مورتی بنجاتی ہیں انکے بدن کے روم روم سے ناپاکی۔ نابکاری۔ جرابکاری کی بو آنے لگتی ہے۔ سوسائٹی پر جو زاں بعد اسکا اثر پیدا ہوتا ہے اوسکی شہادت ذیل کی ضرب المثل اچھی طرح دیتی ہے۔

رانڈ۔ سانڈ۔ سیڑھی سنیاسی ان سے بچے تو سیوے کاشی

سادھو اور مہاتماؤں کی صحبت کا بُرا اثر

(٩)۔ بہت سی بیوگان جنکو تیرتھ وغیرہ یا دور دیش جانیکا اوکاش نہیں ملتا۔ وہ شہر کی شہر میں روز شام کو گوردواروں۔ ٹھاکردواروں۔ مندروں۔ سادھوؤں کے پاس۔ فقیروں کے تکیوں۔ دھرم منڈلیوں۔ جوتشیوں اور پنڈتوں کے استھانوں پر۔ اوپدیش۔ کتھا بارتا۔ فال نکلوانے یا دیگر بہانوں سے جاتی ہیں۔ اور سنتوں کی سیوا کرکے اچھی طرح برہمچرج ورت نشٹ کرتی ہیں۔ بعض کنٹھی باندھ لیتی ہیں چیلی ہو جاتی ہیں۔ داسی بنجاتی ہیں۔ انمیں سے بہت سی جھنتنی سنتنی یا ابدھوتنی ہوکر مہنت جی مہاراج کی گھرستی کی گاڑی چلانے لگتی ہیں۔

اکثر بیواؤں کا مذہب تبدیل کرنا

(١٠) بہت سی بیوہ کسی آشنا یا ہمسایہ کے ساتھ بھاگ جاتی ہیں۔ روپوش ہو جاتی ہیں۔ فرار ہو جاتی ہیں۔ مذہب تبدیل کر لیتی ہیں۔ اکثر مسلمان ہو جاتی ہیں۔ اور اس طرح اپنے اُتم استری دھرم کو بھرشٹ کرتی ہیں۔

برن شنکر جاتی کی اوتپتی

(١١)۔ بیوگان کے گرد بمیل جول سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے ولد الزنا کہلاتی ہے۔ یہ کھوٹے رستہ پر چلنے والی آخر کار برن شنکر جاتی کی اوتپتی کا کارن بنجاتی ہیں اور دھرم کا ستیاناس کرتی ہیں۔ بھگوت گیتا میں لکھا ہے۔

अधर्माऽभिभवात् कृष्ण प्रदुष्यंति कुलस्त्रियः।
स्त्रीषु दुष्टासु वार्ष्णेय जायते वर्णसंकरः ॥

भगवद्गीता अ.१ श.४१

ارتھ - ہے کرشن! ادھرم ہونے سے کُل کی استریٔ دُوشت ہو نگی - ہے وارشنے! اون دُشٹ استریوں سے برن شنکر پیدا ہونگے -

(۱۲) اگر کم سِن بیوہ کسی کٹنی یا دلالہ کے پلّے پڑ گئی تو اوّل چوری چوری اور پھر کھلم کھلا کسب کرانا دکھانے لگتی ہیں اور سر بازار کوٹھا لیکر بیٹھ جاتی ہیں اور اپنے خاندان کا نام روشن کرتی ہیں - اِس برتاؤ سے نہ صرف زناکاری کو بلکہ شراب خوری و قماربازی وغیرہ کو بھی ترقی دیتی ہیں - صدہا امراض متعدی کے پھیلانیکا باعث ہوتی ہیں - بہت سے گھروں کے نوجوانوں کو عیاشی میں مبتلا کر کے نیست و نابود کر دیتی ہیں - اور سوسائٹی پر بڑا برا اثر پیدا کرتی ہیں - انکی سکونتیں چوروں جواریوں اور شرابیوں کی گذرگاہ ہو جاتی ہیں اور ہزاروں طرح کی بدی کا مسکن ہو جاتی ہیں -

(۱۳) - بہت سے نرم دل ماں باپ اپنی بیٹیوں کا دکھ دیکھکر خود ہر ایک قسم کی خوشی کا سامان ترک کر دیتے ہیں اور اونکی تمام زندگی تلخ ہو جاتی ہے - | والدین کی دوامی مصیبت

جو جو خرابیاں سماج میں پنر بواہ نہ جاری کرنے سے ہو رہی ہیں اونکا مختصر حال ہم اوپر لکھ چکے ہیں - اسکے متعلق مخالفین کے چند ضروری اعتراضات کا جواب بھی دینا ضروری خیال کیا جاتا ہے جسکو ہم ذیل میں مختصراً درج کرتے ہیں -

اوّل اعتراض ہمارے مخالفین کا یہ ہے کہ اگر بدھوا بواہ کا رواج عام ہو جائیگا تو استریاں اپنے خاوندوں سے محبت ترک کر دینگی اور انکو زہر دیکر مار ڈالینگی - یہ محض ایک جھوٹا شک دل میں بیٹھا ہوا ہے - گوجر - جاٹ - اہیر - کورمی وغیرہ ذاتوں میں بدھوا بواہ کا رواج جاری ہے لیکن ایسا کبھی نہیں دیکھنے میں آیا کہ دوبارہ شادی کی عام اجازت کی وجہ سے کسی نے اپنے شوہر کو زہر دیا ہو - ہاں جو بدچلن ہو گئی ہیں اور کھوٹے راستے پر چلنے لگی ہیں وہ اب بھی خلاف قانون فعل کرنے پر دلیر ہیں اور اس رسم کے جاری ہونے کے بعد بھی رہینگی - ماسوا اسکے یہ اعتراض مردوں کی ذات پر بھی عاید ہو سکتا ہے کہ جنکے دل اپنی بیوی سے نہ ملیں وہ اسے زہر دیکر مار ڈالا کریں - لیکن ایسا بہت

کم دیکھنے میں آتا ہی - لہذا یہ ایک محض خام خیالی ہے -

دوم بعضوں کا اعتراض یہ ہے کہ یہ رسم نیچ جاتیوں میں ہی اوتم جاتی میں ہونے سے اونچ نیچ کی تمیز جاتی رہیگی - جاتی کی اونچ نیچ پنربواہ جاری کرنے سے کم و بیش نہیں ہو سکتی بہت سی رسمیں ہماری اور شودر جاتیوں کی ایک ہیں اس سے کیا یہ کہا جا سکتا ہی کہ شودر دوج جاتی کے برابر ہیں - بال بدھواؤں کا پنربواہ نہ کرکے اونکے بیبھچار کو اوتم سمجھنا اور وید وکت ریتی سے پُنہ سنسکار کرکے دھرم اوکت زندگی بسر کرنیکو نیچ سمجھنا اگر ہمارے مخالفین کی بُدھی میں بھی اُتمتا کا چنہہ ہے تو ہمارے پاس اسکا جواب نہیں -

سوم اعتراض یہ ہے کہ اس رواج کا دستور نہیں ہی - نیا دستور جاری کرنیسے سماج میں اچھا نہیں سمجھا جائیگا - اسکا جواب اتنا ہی ہی کہ کل رسموں اور آچار بچار کے اتہاسوں کو اگر غور سے دیکھا جائے تو کسی نہ کسی کارن سے جاری ہوئے ہیں - اوّل عام پسند نہیں ہوتے جب اونپر بہت سے آدمی چلنے لگتے ہیں بُرائی دل سے اوٹھ جاتی ہی - اس امر کی بحث آگے مفصل کیجائیگی -

چہارم لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر بدھوا بواہ سماج میں بیبھچار آدی بُرائیاں بند کرنیکی غرض سے کیا جاتا ہی تو کیا بواہتا استریاں اس قسم کا دُراچار نہیں کرتی ہیں اسکا جواب صرف اتنا ہی کہ بواہتا استریونکو اسقدر آزادی نہیں حاصل ہے جیسی کہ بدھواؤں کو خراب صحبت کی اثر سے بواہتا استریاں بھی بگڑ جاتی ہیں لیکن اونکی تعداد بہت کم ہی - محض اس حجت پر کہ بعض بواہتا استری بھی خراب ہو جاتی ہیں لہذا اونکے سدھارنے میں بھی کوشش کرنی فضول ہی یہ ایک کمزور حجت ہے

رواج کی بے ثباتی

چہارم تجسس کی نگاہ سے اگر دیکھا جاے تو ملکی یا قومی دستور زمانہ کی رفتار کے ساتھہ ساتھہ برابر بدلتے رہتے ہیں - بہت سی رواجیں جو پرتھوی راج کے وقت میں ہندوستان میں جاری تھیں مسلمانوں کی عہد حکومت کے آتے ہی آہستہ آہستہ ملک سے رخصت ہوئیں - بہت سے مسلمانی دستور انگریزوں کی عہد حکومت کے ساتھہ موقوف ہو گئے

علمی و مذہبی تعلیم و تدریس کا ملک میں چرچا کم ہو جانے سے لوگوں کے دلوں پر مذہبی گرفت کم ہو جاتی ہے شاستروں کا پڑھنا پڑھانا چھوٹ جاتا ہے تحقیق و تلاش کا مادہ جاتا رہتا ہے رسموں کی برائی بھلائی کو لوگ بچارنا چھوڑ دیتے ہیں مذہبی پشتکوں میں من گھڑت اشلوک داخل کر دیتے ہیں۔ ملک کی حالت ابتر ہو جاتی ہے سماج کا تنزل شروع ہو جاتا ہے مذہبی خیالات اور عقاید میں ضعف آجاتا ہے۔ ایک ہی دستور یا رسم کی بابت مختلف دستور قائم ہو جاتے ہیں۔ ایک اوہ سے اچھا دوسرا برا کہنے لگتا ہے۔ مختلف فرقوں کے ہادی مختلف ہدایت کر کے دھرم شاستر کے اصولوں میں دھڑے ڈال دیتے ہیں کھنڈن منڈن کا چرچا جاری رہتا ہے سچ کو جھوٹ جھوٹ کو سچ بنانیکی کوشش ہونے لگتی ہے۔ رواج کو دیوی دیوتا کے سمان پوجنے لگتے ہیں غرضیکہ ان اسبابوں سے سماج کے دستوروں میں ترمیم و اصلاح ہوا کرتی ہے۔ کاٹ چھانٹ تراش خراش برابر جاری رہتی ہے۔ رسموں کی کایا پلٹتی رہتی ہے۔ مذہبی اصول کی تہ کو لوگ نہ پہونچکر بیرونی پابندی کو لازمی سمجھنے لگتے ہیں۔ سماج کی سوشیل حالت پست ہو جاتی ہے اور قومی دستوروں کی وقعت اور منیوں کے کلاموں کی عظمت دل سے اوٹھ جاتی ہے۔

ذیل کی نظیروں سے اچھی طرح ظاہر ہوگا کہ رسموں میں برابر تغیر و تبدل ہوا کرتا ہے

(۱) منو نے کنیا کی شادی کم از کم آٹھ اور زیادہ سے زیادہ بارہ برس کی عمر میں کرنیکی اگیا دی ہے۔ لیکن انگرا اسکے خلاف میں آٹھویں۔ نویں یا غایت درجہ دسویں برس کنیا کو بیاہنا لازمی لکھتا ہے آج کل کا دستور منو کے خلاف اور انگرا کے مطابق پایا جاتا ہے

(۲) منو نے ماموں کی بیٹی یعنی ممیری بہن سے شادی کرنی منع لکھی ہے۔ لیکن اپنے سے نیچ جاتی کی عورت کیساتھ شادی کرنیکی اجازت دی ہے۔ دکھن میں ممیری بہن سے براہمن برابر شادی کرتے ہیں لیکن اپنے سے نیچ جاتی کیساتھ شادی کرنیکا رواج قطعی اوٹھ گیا

(۳) منو نے لکھا ہے کہ براہمن سوت کا۔ چھتری سن کا۔ ویش اون کا یگیوپویت دھارن کرے اب ہر سہ برن خلاف احکام منو سوت کا جنیو پہنتے ہیں۔

(۴) منوسگائی کے بعد اگر بر مر جائے تو شادی کرنا منع لکھتا ہے اور نیوگ کا حکم لگاتا ہے۔ لیکن بششٹ دوبارہ شادی کرنیکی اجازت دیتا ہے۔ منو کی آگیا پر کوئی نہیں چلتا۔

(۵) اگنی ہوتر کرم کرنا۔ سندھیا کرنا۔ برہم چریج سادھن کرنا۔ وید پڑھنا پڑھانا۔ یگ کرنا اور کرانا وغیرہ وغیرہ برہمنوں کے کام دھرم شاستر میں لکھے ہیں۔ لیکن آجکل بہت سے براہمن دربانی کرتے ہیں چپراس گیری کرتے ہیں۔ چوکی پہرہ دیتے ہیں گاڑی ہانکتے ہیں۔ خوانچہ لیکر گلیوں میں پھرتے ہیں۔ حلوائی کی کڑھائی صاف کرتے ہیں۔ باورچی گیری کرتے ہیں اور رسوئی کے برتن مانجتے ہیں۔ رسموں نے جیسا کچھ انقلاب برہمنوں کی حالت میں کھایا ہے۔ جو کل ہندؤں کے ہادی پیر و مرشد گرو اور پروہت کہلاتے ہیں دوسرونکی حالت میں ایسا پلٹا کم کھایا ہوگا اسپر بھی ان لوگوں کا مدوشد کے ساتھ یہ کہنا کہ نیوگ جاری کرنے سے ہماری نندا ہوگی۔ ایسے لوگونکے منہ سے یہ اعتراض کہانتک زیب دیتا ہے اسکا انصاف ہم اس رسالے کے پڑھنے والوں پر چھوڑتے ہیں۔

(۶) جات کرم۔ نام کرم۔ گربھادھان وغیرہ جو دوج جاتی کیواسطے شاستر میں لازمی لکھے گئے تھے اب سوائے منڈن جنیو اور شادی کے دوسرے سنسکار بہت کم لوگ کرتے ہیں۔

(۷) شودروں کے ساتھ برہمن کا ایک فرش پر بیٹھنا منو نے سخت منع لکھا ہے[1] لیکن اب برہمن شودروں کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ ایک پنگتی میں کھاتے ہیں انکی نوکری کرتے ہیں شودروں سے ودیا لابھ کرتے ہیں اور گرو کی طرح پرنام کرتے ہیں۔ اگر غور سے دیکھا جائے

---

[1] منو مہاراج فرماتے ہیں۔

सहासनमभिप्रेप्सुरुत्कृष्टस्यापकृष्टजः ।
कट्यां कृतांको निर्वास्यः स्फिचं वास्यावकर्तयेत् ॥
मनुस्मृति अ० ८ श्लो० २८१

ارتھ۔ اگر شودر براہمن کے ساتھ ایک ہی فرش پر بیٹھ جائے تو گرم لوہے سے اوسکی کمر داغ دینی چاہیے اور اوسے جلا وطن کردینا چاہیے یا اوسکی کمر دھڑ سے علیحدہ کردینی چاہیے۔ (منوسمرتی ادھیائے ۸۔ اشلوک ۲۸۱)

تو یہ بڑا بھاری سوشل انقلاب ہو جو بھید اور تمیز انسان، اور انسان کے درمیان قایم ہو گئی
تھی وہ رفتہ رفتہ کم ہوتی جاتی ہے اور انسان اپنے ہمجنس کو برابر سمجھنے لگا ہے۔
نظائر مذکورہ بالا سے یہ امر اچھی طرح ثابت ہوتا ہے کہ حسب حالات اور حوادثات زمانہ سماج
کی ترقی و تنزل کے ساتھ پرانی رسمیں مفقود ہو جاتی ہیں اور نئی رسمیں اونکی جگہ قایم ہو جاتی
ہیں۔ غرضیکہ جس پہلو سے دیکھا جاوے یہ پرگھٹ نظر آتا ہے کہ ملکی رسم و رواج کسی ایسے
کلیہ قاعدے کے پابند نہیں ہیں جسمیں کبھی کوئی تغیر و تبدل واقع ہوتا ہو پھر شدھی بواد کے
جاری کرنے میں جو کیوں ایک پرانے رسم کا دوبارہ زندہ کرنا ہے اس قسم کا اعتراض
پیش کرنا معقول دلیل اور کافی وجہ ہماری سمجھ میں نہیں آتی ہے۔

غیر ملک کی حکومت اور قانون کا رواج پر اثر

پنجم۔ آج سے دو ہزار برس قبل جب ہندو راجہ ہندوستان میں راج کرتے تھے۔ براہمن عموماً
عالم ہوتے تھے۔ ریاست و سلطنت کے معاملات میں برہمنوں کو بڑا بھاری دخل تھا اکثر
اونسے ہی وستھا لی جاتی تھی۔ راجاؤں کے منتری بنائے جاتے تھے اور راجاؤنکی سبھا میں
سنگین جرایم پر اکثر فتوی لگاتے تھے۔ قانون بنانا اوسمیں ترمیم کرنا۔ یا اونکو منسوخ کرنا زیادہ تر
برہمنوں کے ہاتھ میں تھا۔ اوسوقت بھی ان لوگوں نے ذات کی اونچائی نیچائی خیال کر کے
ایک ہی جرم کی قانونی سزاؤں میں کمی بیشی کا بیج بو دیا۔ براہمن کو دوسرے براہمن کے قتل
کرنے۔ گرو کی شیا بھرشٹ کرنے۔ سونا چرانے یا شراب خواری کے جرم میں راجہ گرم لوہے
سے اوسکی پیشانی داغ کر دیش سے نکال دیتے تھے۔ لیکن جب کسی شودر سے یہ جرم اوتم جاتی کے
ساتھ سرزد ہوتا تھا وہ غریب مستوجب سزائے قتل سمجھا جاتا تھا اور جایداد ضبط ہو جاتی
تھی۔ ہندوستان میں بیبھچار سنگین جرایم میں سے خیال کیا جاتا تھا۔ لیکن پہلے تین برنوں میں
مجرم جلا وطنی کی سزا پاتے تھے اور شودر کو جان سے مار ڈالنے کا فتوی دیا جاتا تھا۔ شودر سے
اگر اوتم برنوں کی برائی منہ سے نکل جاوے تو فوراً اوسکی زبان کاٹ لیجاتی تھی۔ مسلمانونکی

عہد حکومت میں یہ رواج بند ہونے شروع ہوئے اور انگریزی حکومت قایم ہوتے ہی یہ سب
دستور ہوا ہو گئے۔ براہمن اور شودر کی تمیز جرم کے ارتکاب میں جاتی رہی۔ شودر اور براہمن دونو
برابر سمجھا جانے لگا۔ براہمن کو پہلے سزا قتل نہیں دیجاتی تھی۔ اب قانون کی نگاہ میں براہمن
اور شودر سزا دینے کے وقت مساوی سزا پانیکے مستحق ہیں۔ پہلے چور کے ہاتھ کٹوا دیتے تھے
اب سزا قید کافی سمجھی جاتی ہے۔ زنا پہلے جرایم کبیرہ میں سے سمجھا جاتا تھا اور اسکی بڑی بھاری سزا
تھی اب جب تک عورت مستغیث نہو اوسکی برائے نام سزا رہ گئی ہے۔ بہت سے جرموں کی سزا میں
مجرم کو پہلے وقتوں میں ہاتھی کے پیر کے تلے پسوا کر مار ڈالتے تھے ایسا دستور اب وحشیانہ
سمجھا جاتا ہے۔ بعض کو زندہ گڑوا دیتے تھے سنگسار کرتے تھے۔ اکثر کو مرچوں کا توبڑا چڑھا کر
مار ڈالتے تھے اب ایسا سلوک رعایا کے ساتھ گورنمنٹ ہرگز نہیں کر سکتی۔ پہلے گدھے پر
چڑھا کر اور منہ کالا کر کے دیس سے نکال دیتے تھے اب اس قسم کی قانونی سزا بالکل بند ہو گئی
پہلے مجرم کی جان سولی دیکر بیرحمانہ طور سے مارتے تھے۔ اب پھانسی کا دستور جاری ہے
جان لینے کے اس طریق کو بھی شایستہ قومیں ناپسند کرتی ہیں۔ امریکہ میں برقی کرسی پر بٹھا کر
برقی طاقت سے دو تین لمحہ میں ہلاک کر ڈالتے ہیں جس سے بہت کم تکلیف ہوتی ہے۔

دیوانی عدالتوں کے دستوروں میں پہلے کی نسبت زمین آسمان کا فرق ہے پہلے دستاویز
کے واسطے سادہ کاغذ کافی سمجھا جاتا تھا اب مقررہ اسٹامپ پر لکھا جانا لازمی ہو گیا
پہلے رجسٹری کا رواج نہیں تھا اب یہ رواج عام ہو گیا۔ معاہدوں کے قانون۔ شہادت
کے قانون سب انگریزی طور پر ڈھالے گئے ہیں۔ ضامنوں اور امینوں کے قانون
میں رات دن کا فرق ہے پہلے قرضہ میں تمادی موثر نہیں ہوتی تھی اور باپ کا قرضہ بیٹا
چکاتا تھا اب ہر بات میں تمادی عارض ہوتی ہے۔ سابق میں سیدھا سادھا پنچایت
کا دستور تھا اب جوری اور اسیسر کا دستور نکلا ہے۔ رعیت ملکی انتظام میں پہلے حصہ نہیں
لیتی تھی اب لوکل سلف گورنمنٹ و کونسل میں رعایا کی طرف سے ممبر ہو کر بہت سے فرائض
رعایا جمہوری طور پر بغیر کوڑی پیسہ ادا کرتے ہیں۔ قوانین مال میں بھی بہت سے نئے دستور

رواج جاری ہوئے ہیں ملک کے بعض حصوں میں ہر دس برس بعد بندوبست ہوتا ہے بعض میں بندوبست دوامی ہو زمین پر محصول لگان کے علاوہ بیسوں طرح کے ٹیکس اور کر جاری ہو گئے ہیں۔ زمین کی پیمایش اور سروے کے نئے نئے قاعدے مقرر ہوئے ہیں پولیس کا قانون۔ نہروں کا قانون۔ شہر کی صفائی کا قانون۔ ڈاکخانوں کا قانون۔ ریل کے قانون تار کے قانون۔ یہ سب نئے نئے دستور اور نئی نئی رواجیں گذشتہ صدی کے پچھلے نصف حصہ میں ظہور میں آئے۔

مختلف مذہبی فرقوں کا رواج پر اثر

ششم۔ ہندوستان میں سمپردائے کے چلانیوالوں آچارجوں اور مذہبی پنتھوں کے قایم کرنیوالوں نے رواج کو تہ وبالا کرنے میں بہت کچھ حصہ لیا ہے۔ بعض فرقوں کے پیر مرشدوں نے انسان کی گری ہوئی حالت کے اوٹھانے اوسکی اخلاقی طبیعت کے سدھارنے اور روحانی ترقی کے پھیلانے میں بڑی بڑی سختیاں اوٹھائی ہیں اور سخت سخت دشواریاں دقتیں گوارا کین انسانی بھلائی کے واسطے صدہا نے اپنی جان عزیز کو معرض خطر میں ڈالا ہی اور صداقت کے واسطے سیکڑوں نے اپنا جان و مال تصدق کر دیا ہی۔ کبیر۔ گرو نانک۔ بودھ۔ راما نند وغیرہ کی سوانح عمری اگر غور سے پڑھتے ہیں تو اس بات کی اچھی طرح تصدیق ہوتی ہی کہ ان قوم کے بزرگوں نے ذات پات کی پابندی کا لحاظ نہ کر کے بلا تمیز رتبہ درجہ اور مرتبہ کے عوام الناس کے ساتھ عام طور پر ہمدردی ظاہر کی ہی۔ اِن رہنماؤں کی زبان کی فصاحت من کی سچائی۔ مذہب کی راستبازی اور عقائد کی سادگی نے لوگوں کے دلوں کو ایسی آسانی سے مسخر کر لیا جو بڑے بھاری فتاح سے تلوار کے زور سے بھی ہونا مشکل تھا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں لکھو کھا آدمی اونکے جھنڈے کے تلے اکٹھے ہو گئے۔ اِن فرقوں کے پیرو کار نے چت ایکاگر کر کے انتہ کرن شدھ کرنا۔ گیان کے دوارے آتما کو سنتوش دینا۔ سچائی کو بھلا جھوٹ کو بُرا جاننا۔ ہندو مسلمان پر یکساں نظر ڈالنا مگر دغا کیر حسد سے پرہیز کرنا

لذائذ نفسانی سے بچنا- اندریوں کو قابو میں رکھنا- دھرم کے اصولوں کا اصلی تاثر سمجھا غرضکہ عوام الناس کی اخلاقی روحانی ترقی انکا خاص مقصد تھا- کبیر نے کہا ہے-

منکا پھیرت جنم گیو گیو نہ من کا پھیر
کر کا منکا چھوڑ کر تو من کا منکا پھیر

گرو نانک کی تعلیم نے سکھوں کو ایک بہادر- پھرتیلی مہم- چالاک اور محنتی قوم بنا دیا- بہت سے بیجا رواجوں اور چھوت چھات کے جھوٹے جھمیلوں کو جڑ سے اوکھاڑ کر پھینک دیا- جنکی گردنیں رواج کے بوجھ سے صدیوں سے زخمی ہو گئی تھیں انکے زخموں پر مرہم رکھا اور ہمیشہ کے لیے انکو آزاد کر دیا- فن سپاہگری اور کارزار کی جباری میں جو آج سکھوں نے رتبہ اور عزت پائی ہے وہ ہندوستان کی دوسری قوم کو نصیب نہیں- یہ فخر گرو نانک کی بدولت پنجاب کو حاصل ہوا- رواجوں کے مریدوں نے اوس زمانے میں بھی واویلا کیا لیکن خالصہ قوم نے کچھ دھیان نہ دیا اور افغان جیسی بہادر قوم کو فتح کر کے کابل میں جا جھنڈا گاڑا- اور واہ گرو کی جے جے کار کا غل و شور مچا دیا-

رامانجی- رامانج نے "شری سمپردا" کی بنیاد ڈالی- یہ سنسکرت کا بڑا بھاری عالم تھا- اسنے وشنو اور لکشمی یا لکشمی نارائن کی جنگل موتی میں پوجا جاری کی- اس "شری وشنو" فرقہ نے کھانا پکانے اور چھوت چھات کے بڑے سخت سخت دستور جاری کیے- کھانا پکتے ہوے یا اوس جگہ جہاں کھانا پکتا ہو اگر کسی بیرونی شخص کی نظر پڑ جاے تو فوراً بھرشٹ ہو جاتا ہے اور اوسے زمین کے اندر گاڑ دیتے ہیں- یہ لوگ اونی یا ریشمی بستر پہنکر پانی لاتے ہیں اور کھانا پکاتے ہیں اور نہایت پوشیدگی سے بھوجن کرتے ہیں-

رامانجوں کا اصلی عقیدہ یہ ہے کہ وشنو برہم سے سب کا کرتا اور سنسار کا آدی کارن ہے لیکن اسکے ساتھ ہی برہم سنسار سے پرتھک نہیں ہے- رامانج کے اپاسک ویدانت کے مسئلہ کے خلاف پرماتما کو ساکار اور سگن مانتے ہیں اسی خیال سے اس فرقے کا نام "وشسٹ آدویت" ہے یعنی برہم کا گنوں کے ساتھ ایک ہونا- رامانج نے

ویدانت سوتر کی ٹیکا "سری بھاشیہ" نام سے کی ہے۔ رامانج نے برہم کو نرگن نہیں مانا۔ بُدھی اچھا۔ دیا وغیرہ برہم کے گن بتائے ہیں۔ اسکے علاوہ جیوآتما اور سنسار کو بھی برہم سے پرتھک نہیں بتایا ہے۔ لیکن گھٹ گھٹ میں بسا ہوا اور سب کا انتریامی مانا ہے۔ سنسار کو اؤدیا سے اُتپن ہوا مایا روپی نہیں خیال کیا ہے بلکہ سچا گردانا ہے اور برہم کو ایک دیوتا کی صورت میں سنسار کا کرتا بتایا ہے۔ ان خیالات کیوجہ سے انکو شنکراچارج کی نسبت زیادہ کامیابی حاصل ہوئی۔ دکھن میں اس فرقے نے بہت کچھ ترقی پکڑی اور لاکھوں کو مرید کر ڈالا۔ یہ شیو کے بھکتوں کے سخت مخالف ہیں۔

مادھواچاری ویشنووں کے اس فرقے کا صدر مقام دوارکا ہے۔ اس فرقے کے گرو برہمن یا سنیاسی ہوتے ہیں۔ جہنتوں کے زیر سایہ مٹھوں میں جو شش رہتے ہیں وہ اپنی شادی نہیں کرتے۔ مادھواچارج کے سمپردائے پر چلنے والے شودروں کے سوا ہر سہ برن کے گرہست پائے جاتے ہیں۔ مادھواچارج کے سمپردائے کے سنیاسی اکثر ڈنڈی ہوتی ہیں یہ جنیو توڑ ڈالتے ہیں اور ڈنڈ کمنڈل دھارن کر لیتے ہیں۔ گیروے رنگ کے ایک بستر سے اپنا تن ڈھکتے ہیں۔ نقد روپیہ پیسہ نہیں لیتے۔ مادھواچاریونکا عقیدہ "دوت واد" ہے یہ جیوآتما اور پرماتما کو بھن بھن مانتے ہیں اس فرقے کے اپاسک اکثر دوارکا میں جاکر چھاپ لے آتے ہیں یعنی اپنے سینہ یا بازو پر وشنو کا چنہہ گرم لوہے سے دغوا لیتے ہیں یہ شیو کے بھگتوں سے ایسی مخالفت نہیں ظاہر کرتے جیسی کہ رامانجی۔ اس فرقہ کا نام "برہم سمپردائے" ہے۔

شنکر آچاری۔ یہ لوگ شیو یا سالگرام کی پوجن کرتے ہیں۔ شنکراچارج نے کسی خاص فرقہ کی بنیاد نہیں ڈالی۔ اسکا اصلی مطلب بودھوں کے دیوتاؤں کی پرستش موقوف کرنیکا تھا اور بودھونکا ہندوستان سے نکالنے کا تھا۔ بہت سے مندر اور دیوتا آجکل ایسے موجود ہیں جو فی الواقعی بودھوں کے مندر تھے اور ان میں بودھونکی مورتیاں استھاپت تھیں لیکن ہندو اب انکو ہندو دیوتاؤنکی مورتی خیال کرکے پوجتے ہیں۔ شنکراچارج کے اُپاسک ماتھے پر بھبھوتی سے ترپنڈ دھارن کرتے ہیں شنکراچارج نے مٹھوں میں

استریوں کو داخل کرنیکی سخت ممانعت کی۔ اِس فرقہ کے سنت "دُس نامی" کہلاتے ہیں شنکراچاریہ گو خود بڑا بھاری ویدانتی اور "ادویت واد" کا موجب تھا لیکن بودھوں کی مورتیوں کے پوجن کو بند کرنیکی غرض سے اوسنے بہت سے ہندو دیوی دیوتاؤں کے پوجن کو جایز رکھا۔ شیو کے اُپاسک مانس ہاری نہیں ہوتے ہیں یہ لوگ سمادھی لیتے ہیں۔

ولبھاچاری۔ اِس فرقہ کے ویشنو سری رادھا کرشن کے اُپاسک اور زیادہ تر گوکل استھ گوشائیوں کے چیلے ہیں۔ ولبھ سوامی لکشمن بھٹ کے بیٹے نے قریب چار سو برس ہوئے کہ سنیاس تیاگ کرشادی کی اور بال گوپال کی پوجا ایجاد کی۔ اِس فرقے کے مرشدوں کا جو گوشائیوں کے نام سے مشہور ہیں اور جنکو مہاراج کی پدوی حاصل ہے اصلی مسئلہ "تن من دھن گرو جی کے ارپن" ہے گجرات اور دکھن میں اِس فرقہ کے اُپاسک کثرت سے پائے جاتے ہیں راس لیلا کے سالانہ اُتسب پر استریاں گوپی اور گوشائیں جی کرشن کا روپ دھارن کرتے ہیں سب سے بڑی گدی اِن گوشائیوں کی سری ناتھ دوارے میں ہے۔ انھوں نے استریوں کو منتر اوپدیش کرنا۔ اپنی جھوٹن چیلوں کو کھلانا۔ اپنا پیر پجوانا۔ پیر کے انگوٹھے کا چرن آمرت پلانا۔ پان سپاری کا اُدگال کھلانا جن باتوں کا کسی شاستر میں ذکر تک نہیں پایا جاتا ہے جایز رکھا ہے۔ دو ہاتھ پیر والے انسان اپنے جیسے دو ہاتھ پیر والے انسان کی جسطرح اس فرقہ کے مرید پرستش کرتے ہیں ایسا ہندوستان کے اور فرقوں میں کم دیکھا جاتا ہے۔ بعض سمرپن جنکو برہم سمبندھ کہتے ہیں لے لیتے ہیں اور سمرپنی کے سوا دوسرے کے ہاتھ کا کھانا نہیں کھاتے۔ گجرات بھاٹیا قوم کے ویشنو اور ہندوستان کی دوسری جاتی کی استریوں پر جیسا کچھ اثر ولبھاچارجی فرقہ نے کیا ہے اسکی پوری کیفیت "مہاراجہ کی مان ہانی کے مقدمہ" کے حالات پڑھنے سے جو "ستیہ پرکاش" کے اڈیٹر بمبئی میں دایر ہوا تھا بخوبی ظاہر ہوتا ہے۔ سر چارلز ارنلڈ بمبئی ہائی کورٹ کے جج نے اپنے فیصلے میں شروع سے آخر تک اس فرقے کی تواریخ لکھی ہے اور جو بڑا اثر ویشنو گرہست کی عورتوں پر اِس فرقے کے عقاید نے پیدا کیا ہے اوسکی عمدہ تصویر کھینچی ہے۔

غرضیکہ دادو پنتھی۔ چرنداسی۔ پلٹوداسی۔ ست نامی۔ ملوک داسی وغیرہ وغیرہ فرقوں نے

نئے نئے مت قایم کرکے نئے نئے عقائد اور نئی نئی رسمیں پیدا کردیں۔ بعضوں نے سماج کی سدھار کیطرف خیال رکھا لیکن زیادہ تر اپنی ذاتی منفعت اور خودغرضی کو راستہ دیا اور دھرم کے پردے میں عجب طرحکا انرتھ کمایا ہے جنکے حالات پڑھنے سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ اِن ناعاقبت اندیشوں نے بیہودہ رسمونکو مذہبی صورت میں رواج دینے۔ مخش دستورونکے پھیلانے۔ ناپاک حالات کو ترقی دینے۔ اخلاق کو برباد کرنے اور مذہب کی توہین کرنیمیں اپنی عمر کے بیش قیمت وقت کو ضائع کیا ہو اور سوسائٹی پر نہایت خراب اثر چھوڑ گئے ہیں۔ مثلاً اگھورپنتھی۔ بام مارگی شاکتوں چارواکیوں اور اس قسم کے دیگر فرقوں کے رواجوں اور دستورونکو اگر دیکھا جائے تو شکتی پوجا کے بہانے اور لپٹی مارگ کے پردے میں انھوں نے سماج میں نئی نئی بدعتیں کھڑی کردی ہیں۔ انھوں نے دستور قایم کردیئے ہیں۔ دھرم شاستروں کے اصولونکی عجب کھینچا تانی کی ہے محض نفسانیت اور خودغرضی سے آدمیونکو اندھا بناکر اپنا سکہ جمایا ہے۔ اگھورپنتھی مُردوں کو اکھاڑ کر کھاتے ہیں کھوپڑی میں شراب پیتے ہیں نہایت ناپاک ہوتے ہیں جنکو غلاظت تک کھانے سے پرہیز نہیں۔ مرگھٹوں میں رہتے ہیں بعض کے شامل عورتیں ہوتی ہیں۔ جنکو اگھورنی کہتے ہیں یہ نہایت بیشرم بیحیا۔ بےغیرت اور دیدہ دلیر ہوتی ہیں۔ اور نہایت بدتہذیبی سے رہتی ہیں انکا آچار بھرشٹ ہوتا ہے جاہلونکو بھوت پریت کا ڈر دکھا کر اور گھرستونکو منتر شدہ کرادینے کی بہانہ سے خوب ٹھگتی ہیں۔ گانوں میں اکثر پیپل وغیرہ کے تلے ڈیرا ڈال دیتی ہیں اور مرد و عورتوں سے مال ہتھیاتی ہیں شاکتوں اور بام مارگیوں کی طرف اگر نگاہ ڈالتے ہیں تو یہ حضرات اگھورپنتھوں سے زیادہ تر سبقت لیگئے ہیں۔ یہ لوگ یوں پوجا کرتے ہیں ایک برہنہ عورت کو شکتی بناکر سامنے بٹھاتے ہیں "پنچ مکار" یعنی مانس (گوشت) متسیہ (مچھلی) مدرا (شراب) میتھن (جماع) مدرا (خاص حرکت کا نام ہے) پوجا کی ضروری سامگری خیال کی جاتی ہے۔ اس مدرا پان کی

مدیرا

मद्यं मांसञ्च मत्स्यञ्च मुद्रा मैथुन मेव च ।
मकार पञ्च कञ्चैव महापातक नाशनम् ॥ (श्यामारहस्य)

ارتھ۔ شراب۔ مانس۔ مچھلی مدرا۔ اور میتھن۔ یہ پنچ مکار مہاپاپوں کو ناش کرتے ہیں۔

اور تب میں ذات پات کا کچھ خیال نہیں کیا جاتا ہے مرد و عورت بلا تمیز ذات ہر دو شریک ہوتے
ہیں مرد بھیروں یا ویر کہلاتا ہے اور استری بھیروی یا نائیکا، کہلاتی ہے - ایک "شری چکر" یعنی حلقہ
قایم کیا جاتا ہے - براہمن سب سے اگوا بنتا ہے سرخ رنگ کا ریشمی بستر دھارن کر کے رودراکش اور
سرخ پھول کی مالا گلے میں ڈال لال قشقہ ماتھے پر لگا منتر وغیرہ کے ساتھ ایک برہنہ عورت کی
پوجا جسکو "شری چکر" کے بائیں طرف بٹھاتے ہیں شروع ہوتی ہے - شراب و کباب نیویدی کے بھینٹ
کیا جاتا ہے - تھوڑی دیر میں سب بدمست ہو جاتے ہیں - اپنے آپ کو بھول جاتے ہیں اور نہایت
خراب شرمناک کارروائی ظہور میں آتی ہے - اس طریقہ سے براہمن اور اُتم جاتی کے آدمی جو کھلے طور پر
شراب نہیں پی سکتے خراب آچرنوں سے دیوی کے بھگت بنکر درایان کرتے ہیں - ملک کے آچار دھرم
احکام - ذات کے ڈنڈا اور سماج کے رواج کی کچھ پرواہ نہیں کرتے - افسوس کا مقام یہ ہے کہ اس قسم کی نا روا
رواج جونکو سماج روا رکھتی ہے - لیکن بدھوا بواہ کے نام سے جو دھرم اوکت - شاستر اوکت - ویدوکت
سنسکار ہے ہر ایک کے کان کھڑے ہو جاتے ہیں اور چونک کر دور بھاگتے ہیں -

جگنا تھ پوری میں اور نیز دکھن کے بہت سے بڑے بڑے ویشنوؤں کے مندروں میں نوجوان لڑکیاں
ہر روز صبح و شام منگلا آرتی کیوقت نرت و کیرتن کرتی ہیں - حسب لیاقت مندر چار آٹھ یا بارہ
گنکا جنکو دیو داسی[2] کہتے ہیں ہر ایک مندر میں نوکر رہتی ہیں - یہ بدچلن عورتیں بازاری عورتوں
کے مانند مندروں میں دیوتاؤں کے سامنے اپنی چیتوں کی ناپاک حرکتوں اور اپنی پوشاک

[1] प्रवृत्ते भैरवी तन्त्रे सर्वे वर्णा द्विजोत्तमाः।
निवृत्ते भैरवी तन्त्रे सर्वे वर्णाः पृथक् पृथक्॥ (स्यामारहस्य)

ارتھ - جبکہ بھیروی منتر کریا ہوتی ہے سب جاتی براہمن سمجھی جاتی ہیں اور جب کریا ختم ہو جاتی ہے تب ان پر تھک پرتھک خیال کیے جاتے ہیں -

Mr Wilsons Religion of the Hindus

نوٹ جنکو مفصل حالات کے پڑھنے کا شوق ہو وہ صفحہ ۲۵۴ سے ۲۶۳ تک ملاحظہ کریں -

[2] دیکھو صفحہ ۱۱۴ - ۱۲۵ Mr Fullers wrongs of widow hood

و لباس کی چمک دمک سے یوں درشنیوں اور جاتریوں کا چت چنچل کرتی ہیں۔ اونکا ست ڈگاتی ہیں اور دیو استھانوں کو جہاں آدمی پوجن کے واسطے اکٹھے ہوتے ہیں اپنی بھرشٹ حرکتوں سے بھرشٹ کرتی ہیں جن عورتوں کے اولاد نہیں ہوتی وہ اکثر منتا مانتی ہیں کہ پہلا بچہ اگر دیوتا کی انوگرہ سے لڑکی پیدا ہوئی تو میں فلاں مندر میں دیوسی کی حیثیت سے سیوا کرنیکو بھینٹ کرونگی۔ مذہبی تعصب اور رواج کی پابندی نے لوگوں کو یہاں تک گمراہ کیا ہے کہ اپنی اولاد سے کھلم کھلا دیو استھانوں میں بیبھچار کرانا مذہبی خوبی سمجھنے لگے ہیں۔ سماج جو رواج پر مرتی ہے ذرا بھی نہیں سوچتی کہ اسکا سوسائیٹی پر جہاں گرہست کی بہو بیٹیاں درشنوں کو جاتی ہیں کیا اثر ہوگا۔ جو لوگ اپنی اولاد سے معبد گاہوں میں زناکاری کرانا مذہبی خوبی خیال کریں اونکے ہاتھوں سماج کے اُنتی کی توقع کرنی بڑی بھاری بھول ہے۔

دکھن میں بعض شیو اور بشنو کے ماننے والے اپنی لڑکیونکو دیوتی بنا دیتے ہیں یہ دیو داسیوں سے علحدہ ہیں۔ یہ صرف بھکیا۔ ادھیکاری اور گرو کی سیوا میں رہتی ہیں جو انہیں شیو یا بشنو کا اوتار مانتی ہیں۔ انکے ماتھے یا جسم کے کسی دوسرے حصہ پر گرڑ کی تصویر گودی جاتی ہے جس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ بشنو کے باہن یعنی سواری ہیں کرناٹک میں بعض مندر ایسے ہیں جہاں بانجھ عورتیں اولاد ہونیکی غرض سے وینکٹیشور دیوتا کے مندر و نمیں میلوں سے اکٹھی ہوتی ہیں مقام مقصود پر پہونچکر مندر کے ادھیکاریوں سے اپنا منورتھ ظاہر کرتی ہیں یہ بدمست شہوت پرست ان عورتونکو خاص خاص مقامات میں ڈتار دیتی ہیں اور اونسے کہدیتے ہیں کہ اگر تمھاری منت قبول ہوگی تو شب کو وینکٹیشور دیوتا انسانی صورت میں تم سے سنجوگ کرینگے راتکو یہ حضرات کہیں سنی جگہ پر جا پہونچتے ہیں اور اس طرح ہزاروں عورتونکی عصمت برباد کرتے ہیں۔ منتا پوری ہونیکے بعد جنکو بہت کچھ زر و زیور بھینٹ کے طور سے انسے لیتے ہیں۔

له دیکھو صفحہ ۱۰۴ و ۱۰۵

له دیکھو صفحہ ۱۰۶

ملک کے مختلف حصوں میں ایک ہی رسم کا مختلف اثر

ہفتم اکثر ایسا بھی دیکھا جاتا ہے کہ جو دستور ملک کے ایک خاص حصہ میں اچھا سمجھا جاتا ہے وہی دستور دوسرے حصے میں بُرا خیال کیا جاتا ہے۔ جو دستور ایک قوم کی نگاہ میں بعید از اخلاق و تہذیب معلوم ہوتا ہے دوسری قومیں اوسے مذہبًا اچھا سمجھتی ہیں۔ مارواڑ میں چرسے کا پانی اعلےٰ قومیں پیتی ہیں دوسری جگہ اسکا بالکل رواج نہیں۔ بنگال میں اکثر بنگالی ہندو مسلمان باورچی کے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا کھاتے ہیں دوسری جگہ ہندو ایسا ہرگز نہیں کرسکتے۔ دہلی میں ہندو مسلمان ایک ہی فرش پر بیٹھکر پانی پیتے ہیں پنجاب میں و دیگر جگہ اسکو سخت عیب خیال کرتے ہیں۔ پنجاب میں دھیور و دیگر قوم کے آدمی دال چاول پکاکر فروخت کرتے ہیں اور سب ہندو قومیں انکے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا کھاتی ہیں دوسری جگہ اسکی چال نہیں پنجاب کے ہندو اکثر لہسن و پیاز وغیرہ استعمال کرتے ہیں دوسری جگہ چھوتے تک نہیں۔ راجپوتانہ میں دودھ کی پکی ہوئی کھیر میں چھوت نہیں سمجھتے دوسری جگہ سمجھتے ہیں۔ تازہ کیا ہوا حقہ ملک کے بعض حصوں میں اگر مسلمان اوٹھاکر دیدے تو چنداں بُرا نہیں سمجھا جاتا دوسری جگہ اگر غلطی سے بھی مسلمان کا ہاتھ حقے کے لگجاے تو فورًا حقہ اوتر جاوے۔ دہلی میں تیل کی بنی ہوئی اور ہلدی پڑی ہوئی چیز میں چھوت نہیں سمجھتے پورب میں اسکے برخلاف ہی راجپوتانہ میں ہندو نائی حلوائی خانہ کا آٹا گوندھتا ہے دوسری جگہ نائی چھو نہیں سکتا کانیکبج برہمن بازار کی بنی ہوئی کوئی چیز نہیں کھاتے لیکن بعض بعض شہروں میں نائی پوری بانٹتا ہے اور سب کھاتے ہیں۔ پچھم میں مسلمان حجام سے خط بنوانا عیب نہیں سمجھا جاتا پورب میں ایسا کیا جاے تو فورًا پرایشچت کرنا پڑے۔ دہلی میں مسلمان بتاشے بناتے ہیں دوسری جگہ مسلمان کی چھوئی ہوئی چیز ٹھاکرجی کے بھوگ میں نہیں آسکتی۔ پورب میں ہندو محرم مناتے ہیں دوسری جگہ ہندوؤں کا محرم میں شریک ہونا

اچھا نہیں خیال کیا جاتا۔ ہندراہن ہیں کچی رسوئی مندر سے گھر پر آجاتی ہے اور گوشائیں و
جاتری پاتے ہیں دوسری جگہ چوکے کے باہر رسوئی لیجانا منع ہے۔ شملہ پہاڑ کے قریب کوٹھو
کے ضلع میں پہاڑی قوموں میں ایک خاندان کے کئی بھائیوں میں صرف ایک ہی بیوی
ہوتی ہے جو بھائی اندر جاتا ہے وہ اپنا جوتا باہر چھوڑ جاتا ہے اور یہ نوٹس کافی خیال کیا جاتا
ہے دوسری جگہ یہ امر ممکن نہیں۔ بنگالے اور میتھل کے براہمنوں میں ایک ایک کلین
براہمن بیس بیس عورتوں سے شادی کرتا ہے اور خدا کی راہ پر چھوڑ دیتا ہے ملک کے اور
حصوں میں اسے بہت برا خیال کرتے ہیں۔ پنجاب میں دریا یا تالاب کے کنارے عورتوں کا
برہنہ غسل کرنا ایسا برا نہیں سمجھا جاتا جیسا کہ دوسرے مقامات میں۔ بنگال کی عورتیں
دریا یا تالاب کے اندر اشنان کے وقت پیشاب کرتی ہیں اور جگہ ایسا فعل نہایت گندہ
تصور کیا جاتا ہے۔ میسور کے بعض حصوں میں جب مرد پاخانہ جاتا ہے تو عورت جا کر خود اپنے
ہاتھ سے آبدست کراتی ہے یہ رسم اگرچہ دیکھنے میں گندی نظر آتی ہے لیکن اوس ملک میں
اسے اچھا سمجھتے ہیں۔ بعض جگہ براہمن انگریزی شراب کی دوکان کرتے ہیں دوسری جگہ
کے براہمن اس پیشہ سے پرہیز کرتے ہیں۔ پنجاب میں برسات کے دنوں میں برابر شادی
بیاہ ہوتا ہے وہ دیوسونا نہیں مانتے دوسری جگہ اس ایام میں شادی بواہ کی رسم نہیں ہوسکتی۔

مغربی تعلیم و تہذیب کا رواج پر اثر

ہشتم مغربی تعلیم و تہذیب نے رواجوں میں ایک عجب طرح کی ہل چل ڈال دی ہے۔ ہماری
مادری زبان کی ہمارے اخلاق و اطوار۔ ہمارے خیالات۔ ہمارے پوشاک و لباس میں بہت
کچھ تغیر و تبدل ہو گیا ہے۔ ہماری خانہ داری کا طرز زندگی نرالا نظر آتا ہے۔ ہماری تعلیم ہماری تربیت
ہماری تہذیب ہمارے مذہبی خیالات کم و بیش مغربی اصولوں کی چاشنی لیے ہوئے ہیں۔
ریل نے سیر و سیاحت کا سامان آسان کر دیا تار نے زمین و آسمان کے قلابے ملا دیے ہر ایک
ملک و ملت کے آدمیوں کا میل جول ہونے سے نئی نئی رواجیں اور نئے نئے دستور قایم ہونے لگے

(۱) سب سے اوّل خور و نوش کے معاملے مین اگر نگاہ ڈالتے ہیں تو ایک بڑا بھاری تغیر نظر آتا ہے
ہندو بسکٹ - پانی کی برف - سوڈا واٹر - پھول گوبی - کرم کلہ - لوکاٹ - صابودانہ - ارا روٹ
ولایتی جما ہوا ٹین کا دودھ - فیلنر فوڈ - اور دیگر زود ہضم مصنوعی غذائین - کل کی چینی جو جلی ہوئی
ہڈی کے کوئلے اور بھینسے کے خون سے صاف ہوتی ہے - چاء و قہوہ - تمباکو - ولایتی سرکہ
مسلمان عطار کے یہان کا عرق و شربت اور گلقند وغیرہ کھٹک کے ہاتھ کے بنے ہوئے کچالو
و دیگر پھل لور پول کا نمک - بلا لحاظ دھرم و مذہبی رسم و رواج کے عموماً کم و بیش سب جگہ
کے ہندؤں نے انکا استعمال کشادہ پیشانی سے جاری رکھا ہے اور کوئی اُف تک نہین کرتا -
(۲) انگریزی دوا جسکو مسلمان وغیرہ سب چھوتے ہیں اور جو ولایت کے ملیچھ آدمیوں کے
ہاتھ سے طیار ہوا کرتی ہی اور جسکی طیاری میں سپرٹ یعنی انگریزی شراب استعمال کیجاتی ہے -
مہاتما پرش تک بلا کسی جھجک کے گٹک جاتے ہیں - کوڈ لور آئیل - جو ایک قسم کی مشہور
دریائی مچھلی کا تیل ہے بہت سے ہندو دیدہ و دانستہ امراض سینہ میں استعمال کرتے ہیں -
(۳) چرٹ - بیڑی اور سگار کا رواج حقے اور ناریل پر فوق لیگیا ہے -
(۴) ریل کا چلا ہوا پرشاد و مٹھائی جس گاڑی کو خاکروب دھوتا ہی اور سقہ پانی دیتا ہی
اور جسمیں چوڑھے چمار تک برابر سفر کرتے ہیں سب لوگ آدر ستکار کے ساتھ پلتے ہیں -
(۵) طرح طرح کی خوشبودار اور ولایتی صابون جسمیں چربی کی آمیزش رہتی ہی عورت مرد برابر
منہ دھونیکے کام میں لاتے ہیں - کپڑے دھونیکا صابون بھی اکثر استعمال ہوتا ہی اور برا نہیں سمجھا جاتا
لونڈر وغیرہ انگریزی خوشبویات کو عطر کی نسبت زیادہ پسند کرنے لگے ہیں -
(۶) بہت سا رواج پوشاک کا جسکو ہندو فخر سے کہتے ہیں کہ ہمارا ہی دراصل مسلمانی ہی - مثلاً
انگرکھا بجائے جامہ اور پاجامہ بجائے دھوتی - صدری - شلوکہ - فتوی - کمر بند - چپکن - صافہ
بجائے پگڑی کے یہ سب ہندؤں نے مسلمانی پوشاک اختیار کی ہے - اکبر کے عہد میں
ہندو مسلمان کا لباس بدلگیا - بادشاہ اور اہل دربار نے جبۂ اور دستار کے ساتھ ڈاڑھیونکو خدا حافظ
کہا - جامہ پہنکر اور کھڑکی دار پگڑی باندھکر ہندؤنکی نقل کرنی شروع کر دی - ادھر ہندو راجاؤں

وحہاراجاؤں نے ایرانی لباس پہنا اور فارسی زبان سیکھنا اپنا فخر سمجھا۔ لکھنؤ کی نوابی نے مردوں کے لباس میں عجیب زنانہ فیشن پیدا کر دیا۔ دیوالی دار ٹوپی۔ چوڑے سنجاف دار بڑے بڑے گھیر کے پائجامے۔ اونچی چولی کی چپکن اور گورگابی جوتے کا نرالا انداز ایجاد کیا۔ انگریزی حکومت کے آنے کی دیر تھی کہ کوٹ۔ پتلون۔ قمیص۔ جاکٹ وغیرہ کی نقل ہونے لگی۔ سلیم شاہی جوتے کے بجائے ولایتی بوٹ۔ کھڑاؤں کی جگہ سلیپر۔ عورتوں کی پوشاک میں بھی محرم انگیا یا چولی کے بجائے جھالر دار جاکٹ اور بوڈس کا فیشن جاری ہوتا جاتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کا انگریزی لباس زیادہ تر پسندیدہ خیال کیا جاتا ہے۔ انگریزی جوڑی انگریزی فیشن انگریزی بیوی۔ غرضکہ انگریزی کپڑوں کا مرد اور عورت دلدادہ معلوم ہوتا ہے۔ جو اپنے باپ دادا کے لباس کا فخر رکھتے ہیں وہ ہمارے سامنے آکر بتائیں کہ اونکے ملکی لباس اصل میں کیا تھا۔ اور زمانہ کی گردش سے کیا کا کیا ہو گیا۔

(۷) چربی کی ولایتی بتی موم کی بتی کے بجائے مندروں تک جھاڑوں وغیرہ میں جلائی جاتی ہیں کوئی وقت ایسا بھی تھا کہ ایک محض جھوٹے خیال نے کہ کارتوس میں چربی ملی ہوئی ہے ہندوستان میں غدر پیدا کر دیا تھا۔ افسوس اب وہی ملک اور وہی قوم ہے جو اپنے دیوتاؤں کی مقدس ویدی کے سامنے چربی کی بتی جلانے میں فخر کرتی ہے۔

(۸) ۔آسن۔چٹائی۔پیڑھے۔پٹڑے۔تخت پر بیٹھنے کی بجائے اب مونڈھے کرسی۔ اسٹول کی نشست لوگ زیادہ تر پسند کرتے ہیں۔

(۹) ہڈی کے دستے کے چاقو ترکاری اور پھل بنانے کے کام میں آتے ہیں چمڑے کے بٹوے روپیہ پیسہ رکھنے کے واسطے سبکے ہاتھ میں دکھائی پڑتے ہیں۔

(۱۰) گھروں میں خانہ داری کے اسباب پر اگر نگاہ پڑتی ہے۔ تو میز۔ کرسی۔ الماری سنگاردان۔ انگریزی تصاویر۔ لیمپ۔ لالٹین۔ وصدہا طرح کے انگریزی شیشہ آلات وغیرہ نظر آتے ہیں۔ بعض کے دیوانخانے یا نشست کی جگہ پیچ میچ ایسی سجی ہوئی ہیں جیسے کسی بھاری انگریزی سوداگر کی دوکان ہو۔

(۱۱) سواری کی حالت پر غور کیا جاتا ہے زمانہ کی رفتار کے ساتھ اسنے سب سے زیادہ تر تیز رفتاری کے ساتھ اپنا قدم آگے رکھا ہے۔ وکٹوریا فٹن۔ ٹم ٹم۔ پالکی گاڑی۔ ڈاک کارٹ۔ ہیوکارٹ لینڈو وغیرہ نے دیسی یکے۔ مجھولی۔ بہلی۔ تانگے۔ پالکی۔ تام جھام کو بہت پیچھے چھوڑ دیا ہے بڑے بڑے شہروں سے تو قریب قریب انکا نام اوٹھا جاتا ہے۔ بائیسکل۔ ٹرائیسکل۔ موٹر کار بجلی کی ٹرم ہوئے وغیرہ گھوڑے گاڑی کو تھوڑے روز میں الوداع کہتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

(۱۲) کھیلوں کیطرف اگر دیکھو تو ہمارے نوجوان پھر وہی انٹا گھر۔ کرکیٹ فیلڈ۔ بیڈمنٹن کورٹ میں نظر آتے ہیں۔ جسمانی ورزش کا خیال کرتے ہیں تو جمنیسیم کا چرچا ہے۔ ڈنڈ پیلنے اور مگدر ہلانے کا شوق بہت کم رہ گیا ہے۔ اکھاڑے اور کشتی کا تو چرچا ہی اوٹھا جاتا ہے۔

(۱۳) علم موسیقی بھی پہلا رنگ چھوڑ کر نیا طرز اختیار کرتا جاتا ہے طبلے۔ سارنگی۔ پکھاوج۔ ستار کے بجائے ہارمونیم۔ پیانو۔ فلوٹ لوگوں کے دلوں پر زیادہ اثر کرتا جاتا ہے۔ شادی میں انگریزی باجا دیسی باجے پر فوق رکھتا ہے۔

(۱۴) موجودہ زمانہ کی عمارت کی ساخت پر اگر نظر ڈالتے ہیں تو نرالی سج دھج کی محرابیں۔ اونچی اونچی چھتیں۔ لمبے لمبے دروازے جھلملی دار کنواڑوں نے عمارت کی تعمیر میں عجب طرح کا انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ حفظان صحت کے آئین کی پابندی کے ساتھ اب مکان کی تعمیر کرانا زیادہ تر عمدہ سمجھا جاتا ہے۔ ہوا اور روشنی کا اثر سبکو بھلا معلوم ہوتا ہے۔

(۱۵) شادی وغیرہ کے موقع پر بڑے شہروں میں ناچ محفل کی بجائے تھیٹر وغیرہ کا تماشا ہوتا ہے

(۱۶) اب سے پچاس برس پہلے پرانے خیالات کے ہندو انگریزوں سے ملاقات کرنیکے بعد غسل کرنا اور کپڑے بدلنا لازمی سمجھتے تھے۔ آجکل سب برابر ریل کے ایک درجہ میں سفر کرتے ہیں۔ سوداگروں کے آفس اور دوکانوں میں روز گوڈ مارننگ کر کے ہاتھ سے ہاتھ ملاتے ہیں۔ حکام سے روسا باشوق ملاقات کرتے ہیں۔ ناپاکی کا خیال ایکدم اوٹھ گیا اور سمجھنے لگے کہ انگریزی قوم صفائی میں ہندوؤں سے کم نہیں ہے۔

(۱۷) چینی کے روغنی برتن اور شیشے وغیرہ کے گلاس کم بیش ہر گھر میں بجائے پیتل وغیرہ

کے برتنوں کے استعمال ہونے لگے ہیں۔

(۱۸) سمندر جاترا کا پرچار روز بروز زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ مارواڑیوں کی دوکانیں چین عدن سنگاپور برہما ہونگ کونگ میں قایم ہوتی جاتی ہیں۔ مہاراجہ جیپور حال میں اپنے اسٹاف دیوان اور صدہا برہمنوں ویشوں چھتریوں کو ولایت کی سیر کرالائے۔ چین کی مہم میں ہزارہا کلرک کمسریٹ وغیرہ کے ساتھ چین ہو آئے۔ برادری والوں اور رسم کے مریدوں نے کان تک نہ ہلایا۔

(۱۹) پردے کا طریق ریل کے سفر میں اور تیرتھ جاترا کے مقامات پر بہت کم ہوتا جاتا ہے اب پردہ زیادہ تر گھر کے رشتہ داروں کی ریکھیا ہی ورنہ کہار خدمتگار اور دیگر نوکروں کے ساتھ مستورات برابر بولتی ہیں۔

(۲۰) پچیس برس پہلے ڈاکٹری علم سیکھنا خاص اس وجہ سے کہ مردے کے جسم کو چیر پھاڑ کر دیکھنا ہوتا ہی لوگ برا سمجھتے تھے اب وہ خیال جاتا رہا اور یہ پیشہ عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

(۲۱) تعلیم نسواں کی ترقی روز بروز زیادتی پر ہے قریبًا چالیس ہزار لڑکیاں مختلف سرکاری و پرائیوٹ اسکولوں میں تعلیم پاتی ہیں۔ لیڈی اڈیٹر۔ لیڈی ڈاکٹر۔ لیڈی شاعر۔ اور لیڈی بیرسٹر کا درجہ بعض نے بنگال و دکھن میں حاصل کیا ہے۔

(۲۲) ہندوستان میں جابجا علم و ہنر کا چرچا پھیلنے۔ سنسکرت وِدّیا کو ترقی ہونے مذہبی کتابوں کے چھپنے سے عام لوگوں کے خیالات اور مذہبی تعصبات کم ہوتے جاتے ہیں مذہبی کتابیں اب براہمنوں کی خاص میراث نہیں رہی۔ ہر ایک شخص خرید سکتا ہی۔ اور پڑھ سکتا ہے اور اپنے خیالات ظاہر کر سکتا ہے۔ خیالات ظاہر کرنیکی غرض سے مختلف سماجیں اور مذہبی اخبارات جاری ہوگئے ہیں جنھوں نے سماج کی اندرونی حالت میں بڑا بھاری انقلاب پیدا کر دیا ہے اور روز بروز پیدا ہوتا جاتا ہے۔ برھمو سماج۔ دیو سماج۔ آریہ سماج پرارتھنا سماج۔ سنگھ سماج۔ دھرم سماج۔ تھیوسوفیکل سوسایٹی وغیرہ وغیرہ ملک کے مختلف حصوں میں جابجا قایم ہوگئے ہیں۔ اور اکثر مذہبی مسایل پر مباحثہ جاری رہتا ہے۔ بہت سے سوسایٹیوں

اور سماجون نے وید و دیگر مذہبی کتابون کے بھاشائیں ترجمے شائع کیے ہیں جنکے پڑھنے سے عوام الناس کو بہت کچھہ واقفیت حاصل ہوتی ہو اور اس قسم کے وسائل سے لوگون کے سوشیل خیالات میں بہت کچھ انقلاب پیدا ہو گیا ہے۔

اوپر کی مثالوں سے یہ بات ایک سادھارن عقل کے آدمی کی سمجھ مین اچھی طرح آسکتی ہی کہ نہ ہمارا لباس۔ نہ ہماری خوراک۔ نہ ہماری بولی۔ نہ ہماری تعلیم۔ نہ ہماری تجارت نہ ہماری صنعت و حرفت۔ نہ ہمارے خیالات اصلی پورانے طرز پر قایم ہیں۔ اسپر بھی ہمارے منصف مزاج مخالفین کا زور دینا کہ ہم رواج کے پابند ہیں صداقت سے خالی اور سچائی سے باہر ہے۔

رواج کی ذاتی برائی بھلائی کی سماج چنداں پرواہ نہیں کرتی

نہم۔ اوپر کی مثالون سے یہ بڑا بھاری نتیجہ نکلتا ہو کہ رواج کی اصلی یا ذاتی برائی یا بھلائی کی سوسایٹی کچھہ پرواہ نہیں کرتی۔ ایک ہی رواج ملک کے ایک حصے میں اچھا سمجھا جاتا ہے اور دوسری جگہ برا خیال کیا جاتا ہے۔ غرضکہ کوئی دستور برا ہو یا بھلا جب زیادہ آدمی ایک خاص سوسایٹی کے اسے مانینگے وہ رواج ہو جائیگا رواج کی بیرونی برائی یا بھلائی اوسکے ماننے والوں کی کمی و بیشی کی تعداد پر موقوف ہے۔ جو نیا رواج ایک یا دو آدمی شروع کرتے ہیں وہ خواہ کیسا ہی اچھا یا برا ہو لیکن پبلک اوسکو بدعت یا افترا پردازی سے منسوب کرتی ہے لیکن جہاں اسمیں ایک دل شریک ہوا اور بہت سے آدمی اوسے ماننے لگے اوسیدم وہ بری رسم اچھی ہو جاتی ہے اور مثل دیگر رسموں کے رفتہ رفتہ سند گردانی جاتی ہے یہانتک کہ بعض رواجیں عام ہو جاتی ہیں اور بمنزلہ سند قانونی گردانی جاتی ہیں۔ جن رواجوں پر ہم آجکل چل رہے ہیں۔ اگر انکا سراغ لگایا جاے تو یہ امر پورے طور سے ثابت ہو جائیگا کہ کوئی رواج ایسا نہیں ہی جسکو کل آدمیوں نے پہلے مرتبہ قبول کر لیا ہو بلکہ رفتہ رفتہ سوسایٹی کے اوتار چڑھاؤ کے ساتھہ بعض رواجیں چل نکلتی ہیں اور بعض ہمیشہ کے لیے اوٹھہ جاتی ہیں

نتیجہ۔ جب کسی قوم کے تنزل کا زمانہ قریب آتا ہو۔ سب سے پہلے مذہبی اصول ڈگمگانے لگتے ہین

ہیں۔ اصلی سچے دھرم پر تاریکی چھا جاتی ہے۔ جھوٹے دھرم کی تقلید ہونے لگتی ہے۔ ملکی اور ذاتی آزادی ہاتھ سے جاتی ہے۔ تجسس اور تلاش کا مادہ کم ہو جاتا ہے۔ سوچ اور بچار کی عادت چھوٹ جاتی ہے۔ علوم اور فنون کی تعلیم سے طبیعت ہٹ جاتی ہے۔ عقل سے کام لینا چھوڑ دیتے ہیں۔ زمانہ کے مختلف اسباب اور حوادثات اور وجوہات سے نئی نئی رواجیں اور دستور پیدا ہونے لگتے ہیں۔ آدمی اونہر بے سمجھے چلنے لگتے ہیں۔ ہندوستان کے پراچین زمانے کی تواریخ پڑھنے سے ان حیرت انگیز تغیر و تبدل کی تصدیق اچھی طرح ہوتی ہے اور دل پر ایک عجیب اثر پیدا کرتی ہے۔ بودھوں کے زمانہ آغاز سے عجب عورتوں کے اوج کا ستارہ تنزل کی طرف رجوع ہوا سچے ویدک دھرم کا پرچار بہت کم ہوتا گیا۔ لوگوں نے وید کا پڑھنا پڑھانا کم کر دیا۔ یگ کرنا اور کرانا برائے نام رہ گیا۔ سنسکرت ودیا کا پرچار ملک سے قریباً اوٹھ گیا۔ بہت سے نئے نئے فرقے پیدا ہو گئے۔ اور نئے نئے عقائد نے لوگوں کے دلوں کو تسخیر کر لیا۔ سوساٹی کی حالت پست ہونے لگی اور ساتھ ساتھ عورتوں کے مصائب اور تکالیف بڑھتے گئے۔ یہ بیکسیں خاوند کی چتا پر برابر جلتی رہیں اور کسی نے آہ نہ کی۔ یہ رنڈاپے کی آگ میں زندہ سلگتی رہیں اور کسی نے انکے ساتھ ہمدردی ظاہر نہ کی۔ کنیا کی ہتیا برابر ہوتی رہی اور کسی نے اونکی رکشا کے واسطے ہاتھ نہیں اوٹھایا۔ لوگ چھوٹی چھوٹی بھولی بھولی ابول ابودھ اور اگیان کنیاؤں کو شادی کے بیدی کے آگے سپت پدی کی رسم کرا کر اور پروہتوں اور پادھاؤں کے مُکھ سے منتر پڑھوا پڑھوا اور بچن اچارن کروا کروا کر بال بدھواؤں کی تعداد کو ترقی دیتے رہے اور کسی نے عاقبت اندیشی کے خیال سے ذرا نہیں سوچا کہ آخر اسکا نتیجہ ملک کے سماج پر کیا ہوگا۔

افسوس! قوم کی بدبختی اور زمانے کی نحوست سے کوئی ایسا ہمدرد اور حب الوطن پیدا نہیں ہوا جو ان رواجوں کی پوست کندہ برائیوں کو مشل ہرنکیسی اور

جیمنی جی مہاراج دکھاتا۔

اے رسم[1] کے غلاموں! اے لکیر پر فقیر ہونے والوں! اے جھوٹے دھرم کی رکشا کرنے والوں! اے جو فروش گندم نماؤں! ذرا خواب غفلت سے جاگو اپنی اور اپنے سماج کی تباہی زدہ حالت پر غور کرو کہ آجکل کے زمانے میں جب بڑے بڑے گیانی اور مہاتماؤں سے برہم چرج ساودھن نہیں ہو سکتا تو اِن بال بدھواؤں کو برہم چرج کے جھوٹے نام سے کیول کلنکت کر کے پاپ بٹورتے ہو۔

مندرجہ بالا تحریر سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔

(۱) بدھوا بواہ کے جاری کرنے میں قانون ملک مانع نہیں ہے۔
(۲) مذہبًا رواج کو کسی حالت میں شرتی و سمرتی پر ترجیح نہیں دی جا سکتی۔
(۳) سوسائٹی کی اندرونی سوشیل لائف پر نظر ڈالنے سے پنر بواہ کی رسم کو رواج دینا نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے۔
(۴) کوئی رواج ہمیشہ کے لیے ایک حالت پر مستقل نہیں رہ سکتا۔

تمت

[1] رسم سے ہماری مراد اس کل مضمون میں بُری رسموں اور بیجا رواجوں سے ہے جو ہماری سوشیل ترقی کے مانع ہیں،

اشتہار ضروری

ہر خاص و عام کو واضح ہو کہ (ایس لال اینڈ کمپنی کانپور) سے جو اشیاء خاص کانپور
لکھنؤ کلکتہ بمبئی میرٹھ آگرہ دہلی بنارس مین تیار یا فروخت ہوتی ہین یعنی کپڑا
سوتی و اونی وغیرہ و جملہ اسباب چرمی (جوتہ و زین و ساز وغیرہ) اور دیگر سامان چاندی
لوہا پیتل و گوٹہ زری - اسباب سنگ مرمر - ٹوپی - قینچی وغیرہ وغیرہ اور عام اشیاء
خریداران کو بہت کفایت کے ساتھہ دستیاب ہو سکتی ہین علاوہ خرید فروخت کے
اور جو کوئی بات دریافت کرنا منظور ہو تو اوسکی اطلاع بھی بہت قلیل فیس لیکر دیجا سکتی ہے
اور اِس امر کی پورے طور سے ذمہ داری کیجاتی ہے کہ قیمت اشیاء نرخ بازار سے ہرگز زیادہ
نہ لیجائیگی اور حتی الامکان جو اطلاع دیجائیگی صحیح و درست ہوگی - اور پورے طور سے
رازداری کیجائیگی - اور جو صاحب کسی قسم کی فرمایش کرین وہ اپنا ٹھیک منشاء
مفصل طور سے تحریر فرمائین اور پتہ نشان صاف لکھین تاکہ تعمیل مین دقت نہو

ایس لال اینڈ کمپنی کانپور

اعلان

رسالۂ ہذا کا دوسرا

حصہ عنقریب طبع ہو کر شائع ہوگا

جن صاحبان کو درکار ہو مؤلف رسالۂ

کے پاس درخواست ارسال کرین اونکی

خدمت مین روانہ کیا جائیگا